حقوق و معاملات

www.KitaboSunnat.com

مؤلفہ

عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری رحمہ اللہ

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

حقوق و معاملات

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حقوق و معاملات

مؤلفہ

عبد الرؤف رحمانی جھنڈانگری رحمہ اللہ

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ جملہ حقوق طباعت محفوظ ﴾

ایڈیشن اول ---------------- جنوری 2000ء

نام کتاب ---------------- حقوق و معاملات

نام مصنف ---------------- مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈا نگری

ناشر ---------------- نعمانی کتب خانہ

---------------- حق سٹریٹ اُردو بازار

2 81.4

ر ح - ح

لاہور 7321865

پریس ---------------- آداب پرنٹرز لاہور

تعداد ---------------- 1100

ملنے کے پتے

(1) نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ' اُردو بازار' لاہور۔ فون 042-7321865

(2) مکتبہ نعمانیہ' اُردو بازار' گوجرانوالہ۔ فون 0431-235072

المکتبۃ الرحمانیۃ

99 - .. ب ماڈل ٹاؤن - لاہور

15027

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1

مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری رح

محمد رمضان یوسف سلفی

ایڈیٹر "صدائے ہوش" لاہور

بیسویں صدی عیسوی میں برصغیر کے جن فحول علمائے کرام نے اسلام کی وسیع نشرواشاعت کیلئے وعظ و تقریر' تالیف و تصنیف اور درس و تدریس میں نام پیدا کیا اور شہرت ودوام حاصل کی ان میں نیپال کے جلیل القدر عالم دین مولانا عبدالرؤف رحمانی جھنڈانگری کا اسم گرامی بھی نمایاں نظر آتا ہے۔ وہ خوش الحان واعظ' بلند آہنگ خطیب' منجھے ہوئے تجربہ کار مدرس اور عمدہ تحقیقی ذوق رکھنے والے محقق و مصنف تھے۔ ان کی معلومات کا دائرہ وسیع اور مطالعے کی حدود وسعت پذیر تھی۔ ورع و تدین اور تقویٰ و پرہیزگاری میں یگانہ تھے۔ نہایت خوش خلق' ملنسار' منکسر المزاج' خوش طبع' بذلہ سنج' ذہین و فطین' نیک اطوار اور باغ و بہار طبیعت کے عالم دین تھے۔ انہوں نے نیپال کے پسماندہ اور سنگلاخ علاقے جھنڈانگر میں توحید کی شمع کو فروزاں کیا' سنت کی اہمیت کو اُجاگر کرکے عمل بالحدیث کے فروغ کی طرح ڈالی' درس و تدریس کی بزم سجا کر ہزاروں تشنگان علم کو مستفید کیا۔ ظلمت و تیرگی میں ڈوبے ہوئے اس علاقے میں انہوں نے شب و روز توحید و سنت کی تبلیغ کی اور خوب کام کیا۔ ان کا مدرسہ "جامعہ سراج العلوم سلفیہ" اس خطے میں "مینارہ نور" ثابت ہوا۔ بلاشبہ رحمانی صاحب نے اس گلشن توحید کی خونِ جگر سے آبیاری کی اور اپنے آباؤ اجداد کے قائم کردہ اس تعلیمی ادارے کی تعمیر و ترقی میں ہمیشہ سرگرم عمل رہے۔ یہ بہت بڑی سعادت ہے جو ان کے حصے میں آئی۔ مولانا مرحوم کی کوششوں اور کاوشوں کا ثمرہ ہے کہ "سراج العلوم سلفیہ جھنڈانگر" کا شمار جماعت اہلحدیث برصغیر کے چند گنے چنے مدارس میں ہوتا ہے۔ مولانا بہت سی خوبیوں اور اوصاف حمیدہ کے حامل تھے۔ انہوں نے اپنے علاقے میں مسلک اہلحدیث کے فروغ کیلئے بڑا کام کیا۔ نیپال میں جمعیت اہلحدیث کی بنیاد انہوں نے رکھی' وہ جمعیت اہلحدیث ہند کے معزز رکن تھے' رابطہ عالم اسلامی نے بھی ان کو اپنا ممبر بنانے کا شرف حاصل کیا اور مولانا تادم آخر اس کے رکن رہے۔ اس کے علاوہ جامعہ سراج العلوم کا مہتمم ہونے کا اعزاز بھی ان کو حاصل تھا اور وہ نصف صدی سے زائد عرصہ اس منصب پر فائز رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو بہت سی علمی' ادبی' تدریسی اور تصنیفی صلاحیتوں سے نوازا تھا' اسی باعث ان کے حصے میں بہت سے اعزاز آئے۔ آئندہ سطور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2

میں ہم مولانا مرحوم کی تابناک زندگی کے درخشاں پہلو قارئین کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ یہ وہ معلومات ہیں جو ہمیں محترم مولانا بدرالزماں نیپالی حفظہ اللہ کی کتاب "علمائے اہل حدیث بستی و گونڈہ" سے ملی ہے۔ مولانا عبدالرؤف رحمانی مرحوم 10۔1911ء میں ضلع گونڈہ کپلو ستوتولھوا (نیپال) کے مشہور گاؤں کدربٹوا میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام حاجی نعمت اللہ' دادا کا اسم گرامی سردار خاں بن موتی خاں بن بختیار خاں تھا۔ گھر کا ماحول دینی تھا' والدین نیک اور تقویٰ شعار تھے۔ انہوں نے اپنے اس لخت جگر کو دینی تعلیم دلوانے کا مصمم ارادہ اور عزم کر رکھا تھا۔ مولانا موصوف جب ذرا باشعور ہوئے تو ان کے والد مکرم حاجی نعمت اللہ صاحب نے انہیں جامعہ رحمانیہ (اُس وقت اس کا نام مصباح الہدیٰ تھا) بنارس بھیج دیا۔ دو سال وہاں زیر تعلیم رہے' ایسے میں ان کی والدہ وفات پاگئیں۔ ان کے غم میں دوبارہ بنارس نہ جاسکے اور سراج العلوم جھنڈا نگر میں ہی مولانا عبدالغفور بسکوہری سے پڑھنے لگے۔ دو سال کے بعد مدرسہ دارالحدیث رحمانیہ دہلی کی طرف شد رحال کیا اور دو سال وہاں زیر تعلیم رہ کر عظیم المرتبت اساتذہ کرام سے انتہائی درجے کی کتب پڑھ کر سند فراغت حاصل کی۔ ان اساتذہ کرام کے نام یہ ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا احمد اللہ مرحوم' شیخ الحدیث مولانا عبید اللہ مبارک پوری مولانا عبدالرحمان نحوی' مولانا نذیر احمد رحمانی' مولانا عبدالسلام درانی' اور مولانا خلیل احمد آخرالذکر سے صرف و نحو وغیرہ کی ابتدائی کتب پڑھی تھیں یہ مرحوم کے پہلے استاد تھے۔

مولانا مرحوم تحصیل علم کے بعد کچھ عرصہ دارالحدیث رحمانیہ میں ہی مدرس رہے' اس کے بعد جامعہ رحمانیہ بنارس چلے گئے اور وہاں تین سال تک پڑھایا۔ یہاں سے واپس گھر آگئے اور تین سال درس و تدریس سے الگ رہ کر بیکاری میں گزار دیئے۔ آخر اپنے والد محترم کا خیال کرتے ہوئے سراج العلوم میں پڑھانے لگے۔ اور یہ سلسلہ ایک مدت تک چلتا رہا۔ 1946ء میں ان کے والد حاجی نعمت اللہ کی وفات ہوگئی۔ ان حالات میں مدرسے کی نظامت انہیں سنبھالنا پڑی۔ مولانا عبدالرؤف مرحوم نے سراج العلوم کی زمام انتظام سنبھالتے ہی اپنے والد کے قائم کردہ اس گلشن کی تعمیر و ترقی میں کسی قسم کا کوئی دقیقہ فروگزاشت اٹھا نہ رکھا۔

وہ انتہائی درجے کے اعلیٰ منتظم ثابت ہوئے ان کی زیر سرپرستی سراج العلوم نے ترقی کی بہت سی منزلیں طے کیں۔ اس علاقے میں اب یہ ایک تناور درخت بن چکا ہے۔ اور اسکی شاخیں دور دور تک پھیلی نظر آتی ہیں۔ ہماری تو دعا ہے اللھم زد فزد

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا مرحوم بلند پایہ واعظ تھے اللہ نے ان کو خوبصورت آواز کے ساتھ' سلیقے سے بات کرنے کا ڈھنگ بھی عطا کیا تھا' اپنی بات کو احسن پیرائے میں سامعین کے گوش گزار کرتے اور اپنے مافی الضمیر کا اظہار نہایت عمدہ طریقے سے کرتے تھے۔ ان کی تقریر بڑی مدلل اور جامع ہوتی قرآنی آیات اور احادیث مبارکہ بکثرت پڑھتے۔ نوگڑھ کی کانفرنس میں ان کے خطبہ استقبالیہ نے پورے ہندوستان میں ان کے علم و فضل اور خطابت کی دھوم مچا دی تھی' اسی باعث آپ کو خطیب السند اور خطیب الاسلام کے القاب سے نوازا گیا۔

قلم و قرطاس سے آپ کو بے حد محبت تھی تادم زیست تحریر و نگارش کا سلسلہ جاری رکھا۔ پاک و ہند کے مختلف رسائل و جرائد ان کی قلمی نگارشات سے مزین ہوتے رہتے تھے۔ خود بھی انہوں نے ماہنامہ السراج جاری کر رکھا تھا۔ جو گزشتہ 6 سال سے برابر شائع ہو رہا ہے۔ اس کے مضامین بڑے علمی' معیاری اور معلومات افزاء ہوتے ہیں۔ راقم کے نام جماعت اہلحدیث کے جو رسائل آتے ہیں ان میں ایک یہ بھی ہے۔ میں اس کے مضامین سے مستفید و متفیض ہوتا ہوں۔

تالیف و تصانیف کے میدان میں مولانا نے گراں قدر خدمت انجام دی۔ آپ نے بہت سے علمی و اصلاحی موضوعات پر لکھا اور داد و تحسین حاصل کی۔ آپ کے گوہربار قلم سے جو کتب ضبط کتابت میں آئیں ان کی مقدار پچاس سے متجاوز ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے۔

صیانۃ الحدیث' نصرۃ الباری' العلم والعلماء' سیرت النبیؐ' ایمان و عمل' ایام خلافت راشدہ' حقوق و معاملات' تردید حاضر و ناظر' دلائل ہستی باری تعالیٰ' رسالہ عشر مسئلہ زکوۃ' صحابہ کرام کی دولت مندی اور سخاوت و فیاضی' تعلیمات اسلام کی حقانیت اور تبلیغ محمدی کی انقلابی قوت' ضلالت و ہدایت سے متعلق آیات کریمہ کی تشریح' مذہب اہل حدیث اپنے نظریات و خصوصیات کے آئینے میں' سفر حج کے آداب و شرائط اور چند مقدس آثار و شعار' عاملین حدیث کا پہلا مقدس گروہ' اشعار و عقائد کی دینی حیثیت' علماء دین اور امراء اسلام' عربی زبان اور خوش حال مسلمان' مقررین اور واعظین پر عتاب کا جواب' قربانی پر معیشت کی آڑ میں اعتراض' دینی تعلیم و امرائے زمانہ' علم دین کا مقام اور مدارس اسلامیہ کی تاریخ' عشرہ ذی الحجہ کے فضائل مومنین عابدین' ذاکرین کے اوصاف' اسلام ایک عالمگیر مذہب صداقت قران اور اصطلاحات بائبل' انفاق فی سبیل

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ و دینی و ملی ادارے، نعم البدل، حقانیت اسلام اور تہذیب حاضر کے ظلمات، لادینی تحریکات کے دور میں دینی اداروں کا قیام، آپ بیتی و جگ بیتی کے چند واقعات، خلافت فاروق اعظم، مطالب خطاب و فوائد حمد و صلوۃ فہم قرآن، استقبالیہ نوگزہ، کائنات عالم میں زمین کی اہمیت، فلسفہ خیر و شر، اسلام اور سائنس، مسئلہ عشر عقل و نقل کی روشنی میں، تقویٰ کی خصوصیات، صبر و استقامت کا پیغام امت مسلمہ کے نام، حرمت سود و جوا، فضائل و مسائل نماز، قرآن کریم پر پادریوں کے پانچ شبہات اور جوابات، احوال قیامت و حشر اجساد، اقلیت و اکثریت کے مسائل، کتاب الدعا، دلائل صداقت و رسالت، کلمات دعا مع ثمرات، ماہ رمضان کے احکام و مسائل، احترام مسلم، توحید باری تعالیٰ، تحقیق منہ سفرنامہ حجاز، خلفائے راشدین۔

بلاشبہ مولانا عبدالرؤف اس دور کے یگانہ روزگار عالم دین تھے انہوں نے اپنی حیثیت و ہمت سے زیادہ کام کیا۔ ایک عرصے سے مختلف عوارض نے ان کو گھیر رکھا تھا۔ وہ پامردی سے بیماری کا مقابلہ کرتے رہے، یونہی کچھ افاقہ ہوتا قلم و قرطاس سے تعلق قائم کر لیتے، اور وعظ و تبلیغ کیلئے بھی دور دراز جانے کو تیار ہو جاتے۔ کچھ عرصہ پہلے بیماری شدت سے حملہ آور ہوئی، آخر 30 نومبر 1999ء کی شام سوا چھ بجے اسلاف کی یہ نشانی 90 سال کی عمر میں ہم سے ہمیشہ کیلئے رخصت ہوگئی ﴿انا للہ و انا الیہ راجعون﴾ جماعت اہل حدیث کے اس عظیم فرزند کی وفات پر عالم اسلام میں بے حد افسوس کا اظہار کیا گیا۔ بی بی سی لندن بھی مولانا کی خدمات بو قلمونی کے اعتراف میں اپنی یکم دسمبر 1999ء کی صبح اور رات کی نشریات سے ان کی وفات کا اعلان نشر کیا اور ان کے حالات زندگی بیان کئے۔ وہ اس دور میں برصغیر کی عظیم علمی شخصیت تھے۔

ان جیسے صاحب فضل و کمال اور عالم باعمل لوگ برسوں بعد ہی دنیا میں آتے ہیں سچ ہے کہ

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبول فرما کر انہیں جنت الفردوس میں ارفع مقام سے نوازے۔ (آمین یارب العالمین)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

پیش لفظ	۱۷	اخلاق حسنہ کی چند اور قسمیں	۳۰
رسولِ اکرم اور معاملات کی صفائی	۱۷	نابینا کی رہنمائی	۳۰
حضرت ابوبکرؓ کی بہترین معاملہ داری	۱۹	پُرخطر راہ میں ہمراہی کا اجر	۳۱
ادائیگی حق کا بہترین صلہ	۱۹	ساتھ چلنے میں مرتبے کا لحاظ	۳۱
ایک درہم خیانت کی سزا	۲۰	اپنے ساتھی کا لحاظ و خیال	۳۲
غیر اقوام کے ساتھ حُسنِ تعلق	۲۴	مسلمان کی عزت و احترام	۳۲
شاعروں کے ساتھ حُسنِ اخلاق	۲۴	پردہ پوشی کا اجر و ثواب	۳۳
باورچی کے ساتھ حُسنِ سلوک	۲۵	پریشان و سرگرداں انسان کی مدد	۳۴
تحفہ کا نعم البدل	۲۵	ایک واقعہ	۳۵
مجلس کا لحاظ	۲۵	صاحبِ خانہ سے ملنے کا طریقہ	۳۵
لوگوں کی دلجوئی و ملائمت	۲۶	ایک عجیب واقعہ	۳۷
دلجوئی کی ایک مثال	۲۶	معاملہ سلجھانے کے لئے سعی جمیل	۳۸
تعاون باہمی	۲۷	عہدِ نبوی کا ایک واقعہ	۳۸
امداد باہمی کی ایک مثال	۲۷	گواہوں کی ایک تکریم	۳۹
ضرورت مند کے حاجات کی تکمیل	۲۸	قومی لیڈروں کی تکریم	۳۹
صاحبِ اثر سے سفارش	۲۸	بوڑھی عورت کی تکریم	۴۰
قدمے سخنے امداد	۲۹	مریض کی عیادت کا اجر و ثواب	۴۱
سواری کے جانور یا دودھ دینے کا اجر	۲۹	سائل نوازی	۴۱
آگ، پانی، نمک وغیرہ دینے کا اجر	۲۹	ایک نادر واقعہ	۴۲

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سائلوں کے ساتھ حسنِ سلوک کے چند واقعات ۴۲
فاقہ کش خاندان کی امداد ۴۴
فاقہ کش کی امداد نفل حج سے بڑھ کر ہے ۴۶
ایذائے خلق پر صبر کرنے کا مقام ۴۶
غصہ دبانے اور معاف کرنے کا مقام ۴۷
مقام صلح و اصلاح ۴۸
مصلحتہً دروغ گوئی کا جواز ۴۹
فوائد صلح ۵۰
جنگ میں جانی و مالی نقصان ۵۰
ایفائے عہد ۵۱
ایفائے عہد باعثِ نجات ہے ۵۲
وعدہ کی پابندی ۵۴
بدعہدی کا قومی وبال ۵۵
معاہدے کی خلاف ورزی پر سزا ۵۵
امانت داری کا مقام ۵۶
امانت داری کی حفاظت ۵۷
امانت داری کا معاملہ سب سے اہم ہے ۵۸
حضرت ابوبکرؓ کا ایک نادر واقعہ ۵۸
کمال امانت داری ۵۹
مشورہ میں امانت داری ۶۰
حضرت علیؓ کا ایک واقعہ ۶۱

قاضی شریح کی امانت داری ۶۱
سعید ابن جبیر کا ایک جذبہ ایثار ۶۳
خرید و فروخت کے احکام و مسائل ۶۴
خریدار کو کچھ زیادہ دینا چاہیئے ۶۴
ردی اور عمدہ غلہ کی ملاوٹ درست نہیں ۶۵
بیع پر بیع جائز نہیں ۶۵
حضرت ابوبکرؓ کا ایک واقعہ ۶۵
بیچی ہوئی چیز کی واپسی ۶۶
حضرت عثمانؓ کا ایک سبق آموز واقعہ ۶۶
گراں فروشی کی آرزو غلط ہے ۶۷
گرانی کے انتظار میں غلہ روکنا منع ہے ۶۷
غلہ روکنے پر سلطانی سزا ۶۸
بیع کے لئے جھوٹی قسم ۶۸
تجارت میں راست بازی ۶۸
ایک لطیف واقعہ ۷۰
زمین کو پہلے شریک پر پیش کرے ۷۱
زائد پانی کا فروخت ناجائز ہے ۷۱
زمین کی بیع میں معدن داخل نہیں ۷۱
سواری کی بیع میں اس کا سامان شامل نہ ہوگا۔
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ۷۲
خرید و فروخت کا ایک واقعہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طے شدہ دام میں کسی غیر کا اضافہ موثر نہ ہوگا	٧٣	چند رشتہ داروں کے	٨٣
بیع بلا رضامندی منعقد نہیں ہو سکتی	٧٥	صلہ رحمی بطور کفارہ گناہ	٨٤
عیب دار چیز کی بیع ممنوع ہے	٧٥	رشتہ داروں کی امداد کا ثواب	٨٤
سودی لین دین ناجائز ہے	٧٦	بُرا سُلوک کرنے والے کا عمل قبول نہ ہوگا	٨٤
سود پر ایک زریں مقولہ	٧٧	رشتہ منقطع کرنے والے سے حُسنِ سُلوک کا حکم	٨٥
رشتہ داروں کے حقوق		حُسنِ سُلوک کا انجام	٨٥
رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سُلوک		**حقوق یتامیٰ**	٨٦
حُسنِ سُلوک کی برکت		یتیم کا مال اس کے بالغ ہونے پر سپرد کر دیا جائے	٨٨
رشتہ داروں سے بدسُلوکی کا وبال	٧٩	یتیموں کا مال گواہوں کے سامنے دیا جائے۔	٨٨
رشتہ داروں کو محروم واپس کرنے کی اُخروی سزا	٨٠	یتیم کا مال خُرد بُرد نہ کیا جائے	٨٩
رشتہ داریوں کو خراب کرنے کی دنیوی سزا	٨٠	یتیم کے ساتھ شفقت کا برتاؤ	
صلۂ رحمی کا ثواب جلد مل جاتا ہے		**مہمان کے حقوق**	٩١
کنبہ پروری کا اجر		مہمان وجہ مغفرت	٩١
خاندان کی مساعدت وحمایت	٨٢	مہمانی کی مدت	٩٢
حقوق و رشتہ عرش الٰہی کا سایہ	٨٢	بقدر مرتبہ مہمان کے ساتھ سُلوک	٩٣
تین طرح کے جنتی	٨٣	مہمان کو رخصت کرنے کا طریقہ	٩٣
حقوق و رشتہ ملحوظ رکھنے کا خاص درجہ	٨٣	مہمان کی خدمت	٩٣
		مہمان نوازی کے آداب	٩٥

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہمان کو رخصت کرنے کی ہدایت ۹۵

آداب اکل و شرب ۹۵

کھانے سے پہلے بسم اللہ ۹۶

علماء کے حقوق

مقام علم ۹۷

علماء کا مرتبہ ۹۸

علماء کی صدارت ۹۸

اہلِ علم کی قدر افزائی ۹۹

علم کی عزت اہلِ علم کرتے ہیں ۱۰۰

علماء کے بعض نقائص کا تحمل ۱۰۱

علماء میں تحمل و ترحم چاہیئے ۱۰۲

علماء کے معاش کا انتظام ۱۰۳

اہلِ علم کی پوشیدہ امداد ۱۰۴

علماء کے لئے وظیفہ ۱۰۴

گھر جل جانے پر اعانت ۱۰۵

رمضان کے وسیع اخراجات کے لئے نذرانہ ۱۰۵

خدمت علماء پر ایک تنقید کا جواب ۱۰۶

اہل علم کی قدر شناسی ۱۰۶

سلطان عادل کے حقوق ۱۰۸

امام عادل عرش الٰہی کا مستحق ہے ۱۰۹

امام عادل کا ایک دن ۱۰۹

خلیفہ اور رعایا کا حق یکساں ہے ۱۰۹

سلطان عادل پر اموال کا تحفظ لازم ہے ۱۱۰

سلطان عادل پر رعایا کی خبرگیری لازم ہے۔ ۱۱۰

عدل کا سلوک، رشوت سے پرہیز ۱۱۱

معاہد و ذمی سے سلوک ۱۱۲

ذمی کے معاملہ میں انصاف ۱۱۲

دادرسی ہمہ وقت ۱۱۳

رعایا پروری میں ذمہ داریوں کا احساس ۱۱۳

غیر منصف حاکم کا انجام ۱۱۴

بے گار اور ظلماً کام لینے کا انجام ۱۱۴

غلاموں کے حقوق ۱۱۶

غلاموں کے ساتھ مراعات ۱۱۶

غلام کے ساتھ سختی کرنے کی سزا ۱۱۷

غلطی کا اعتراف ۱۱۷

غلاموں کی سزا میں اعتدال ۱۱۸

خادمہ کی نالائقی پر صبر و تحمل ۱۱۹

غلاموں کا لباس ۱۱۹

غلاموں کے ساتھ کھانا ۱۲

غلاموں کی آسائش کا اہتمام ۱۲

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلاموں کے آزاد کرنے کا اجر و ثواب ۱۲۱

غیر مسلموں کے حقوق ۱۲۲

غیر مسلم والدین ۱۲۴

غیر مسلم بھائی ۱۲۴

غیر مسلم رشتہ دار ۱۲۵

غیر مسلم پڑوسی ۱۲۵

غیر مسلم قیدی ۱۲۵

غیر مسلم طلباء ۱۲۶

غیر مسلم رعایا ۱۲۶

غیر مسلموں کی عیادت ۱۲۶

غیر مسلموں کے جنازہ کا احترام ۱۲۷

غیر مسلم سفیروں کی خدمت ۱۲۷

جانوروں کے حقوق ۱۲۸

جانوروں کو اچھی طرح سے کھلانے کا حکم ۱۲۹

گھاس دانہ خود کھلانے کا اجر ۱۳۰

خواہ مخواہ جانوروں کو دوڑانا منع ہے ۱۳۰

جانوروں کی پشت کو ممبر بنانا منع ہے ۱۳۱

بیمار و زخمی جانوروں کی سواری منع ہے ۱۳۱

سواری کے جانوروں کو آرام پہنچانا ۱۳۲

گھوڑے کا ایال کاٹنا منع ہے ۱۳۲

خچر سازی ممنوع ہے ۱۳۲

راہ چلتے چلتے کھیت چرنے والے ۱۳۳

جانوروں کا معاملہ

جانوروں کو باہم لڑانا منع ہے ۱۳۴

گھوڑے کو کانٹا دار لگام لگانا منع ہے ۱۳۳

پرندوں کو گھونسلوں سے نکالنا منع ہے ۱۳۴

جانوروں کو نشانہ بنانا منع ہے ۱۳۴

زندہ جانوروں کو جلانا منع ہے ۱۳۴

مرغ کو لڑانا منع ہے ۱۳۵

بکری پر ترحم ۱۳۶

پھل کا کیڑا ۱۳۶

کتا کے ساتھ ترحم ۱۳۶

حضرت شاہ عبدالرحیم کا واقعہ ۱۳۷

مکھی پر ترحم کا اجر ۱۳۷

بلی کو مارنے کی سزا ۱۳۸

بلی پر ترحم کا واقعہ ۱۳۸

پڑوسی کے حقوق ۱۴۰

پڑوسی کو ایذا دینے والا مومن نہیں ہے ۱۴۱

پڑوسی کی اعانت ۱۴۱

پڑوسی کے حدود ۱۴۲

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک کا پڑوسی ۱۴۳
کئی قسم کے پڑوسی ۱۴۳
پڑوسی کے ساتھ حسن سلوک کے چند واقعات
پڑوسی کے بال بچوں کا احترام ۱۴۴
پڑوسی کو ستانے والے ۱۴۵
پڑوسی کا حصہ سالن میں ۱۴۵
پڑوسی کا بچہ ۱۴۵
پڑوسی کے لئے ہدیہ ۱۴۵
بہترین پڑوسی ۱۴۶
ایک واقعہ ۱۴۶
پڑوسی کا لحاظ ۱۴۷
پڑوسی کی مدد ۱۴۸
پڑوسی کی غلط گرفت ۱۴۹
موذی پڑوسی کا واقعہ ۱۴۹
پڑوسی کی بروز محشر شکایت ۱۵۰
پڑوسی کام آئے گا ۱۵۰
پڑوسی کو تکلیف دینے والے کا حشر ۱۵۱
پڑوسی (بقال) بنیا سے خریداری ۱۵۱
پڑوسی کے ساتھ مراعات ۱۵۱
پڑوسی سے حسن اخلاق ۱۵۲
پڑوسی کو تکلیف پہنچانا حرام ہے ۱۵۳
حقوق الوالدین ۱۵۴
اپنے فرائض پر نظر چاہیے ۱۵۵
والدین کے ساتھ حسن سلوک ۱۵۵
احسان بالوالدین ۱۵۷
خدمت والدین جہاد سے افضل ہے ۱۵۹
ماں باپ کی نافرمانی اکبر الکبائر ہے ۱۶۰
والدین کو راضی رکھنے کا حکم ۱۶۱
خدمت والدین موجب جنت ہے ۱۶۱
خدمت والدین کا مبارک پھل دنیا میں ۱۶۲
والدین کی نافرمانی کا وبال ۱۶۲
والدین سے ملائم زبان کا استعمال ۱۶۳
والدین سے بے پرواہی کرنے والا ۱۶۴
اولاد سے والدین کے متعلق سوال ۱۶۴
والدین کی اطاعت کے لئے بار بار حکم دینے کا راز ۱۶۴
باپ کے ساتھ حسن ادب ۱۶۵
باپ کی خدمت کے چند واقعات ۱۶۵
ایک نادر واقعہ ۱۶۶
ایک اور لطیف واقعہ ۱۶۷
خدمت والدین کا ایک عظیم اجر ۱۶۸
والدین کی نافرمانی کا وبال ۱۶۹

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوڑھے باپ کی خدمت کا نادر واقعہ ١٧١
ایک ناخلف اولاد ١٧١
والدین کی خدمت کا اجر ١٧٢
خالہ کے ساتھ حسنِ سلوک ١٧۴
ماں کے ساتھ محبت و ادب ١٧۴
ماں کی خدمت کا ایک نایاب واقعہ ١٧۴
ماں کی خدمت کا ایک اور لطیف و نادر واقعہ ١٧٥
ماں کی خدمت اگرچہ مرتکب فسق ہو ١٧٦
سب سے بڑا حق ١٧٧
ایک واقعہ ١٧٧
باپ کا اولاد کی کمائی پر حق ١٧٧
مالدار لڑکے پر والدین کی خبر گیری لازم ہے ١٧٨
جب لڑکا اپنے والد کا انکار کرے ١٧٩
باپ کو مارنے کی سزا ١٧٩
باپ کے حکم سے طلاق ١٧٩
ماں کے حکم پر طلاق ١٨١
والدین کی موت کے بعد حسنِ سلوک کا طریقہ ١٨١
ایک واقعہ ١٨٢
والدین کی طرف سے حجِ بدل ١٨٢
والدین کے لئے دُعا کرنے کا اجر و ثواب ١٨٣
حقوق الاولاد ١٨٥
بچّے کے تولّد پر خدا کی حمد ١٨٥
بچوں کے ساتھ محبّت ١٨٦
اولاد کی محبّت سب پر مقدم ہے ١٨٦
بچوں کا بوسہ ١٨٧
اولاد سے بے انتہا محبّت ١٨٧
نواسے کا چومنا ١٨٨
اولاد سے پیار و محبت میں مساوات ١٨٨
اولاد کو قرآن کی تعلیم ١٨٨
تعلیم دین پر خرچ کی ایک مثال ١٩٠
نماز کی تعلیم و تاکید ١٩١
تربیت اولاد کا اہتمام ١٩٢
والدین کی ناقص تربیت کی شکایت ١٩٣
ایک عبرت انگیز واقعہ ١٩٣
ایک صحابیہ کی تربیت ١٩٣
اولاد کے متعلق والدین سے سوال ١٩۴
والدین کی صحیح تربیت کی ایک مثال ١٩۴
ناقص والدین کی غلط تربیت ١٩٥
لڑکیوں کی پرورش و پرداخت درجہ ١٩٩
حقوق الزّوجین ٢٠١
حُسنِ معاشرت کا حکم ٢٠١

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند مثالیں	۲۰۲
حُسنِ معاشرت کے لئے صحابہ کو تعلیم	۲۰۴
ایک عجیب معاہدہ	۲۰۶
حُسنِ معاشرت کے لئے ایک زرّیں نصیحت	۲۰۷
عورتوں کو مارنے کی ممانعت	۲۰۸
اہل وعیال کے ساتھ حُسنِ سلوک	۲۰۹
اہل وعیال پر خرچ کرنے کا ثواب	۲۰۹
اہل وعیال کے نان نفقہ کی ذمّہ داری	۲۰۹
عورتوں کے ساتھ تعلق وشب باشی	۲۱۱
چند عورتوں کے نکاح وحُسنِ معاشرت	۲۱۱
عورتوں کے باہمی آویزش میں انصاف	۲۱۲
بدلہ دلانے کا ایک واقعہ	۲۱۲
میاں بیوی کے معاملہ میں ثالث کا تقرّر	۲۱۳
عورت کی بدگمانی پر صبر	۲۱۴
عورت کی بد کلامی پر صبر	۲۱۴
بچّہ کو دودھ پلانے کا مسئلہ	۲۱۶
عورت کو اپنے رشتہ داروں سے ملنے کا حق	۲۱۶
عورت مکان کا حق رکھتی ہے۔	۲۱۶
عورت کو رضامند رکھنے کی اہمیت	۲۱۷
ایک لطیف واقعہ	۲۱۷
عورت کی دلجوئی	۲۱۸
ذومعنی جملہ کا استعمال	۲۱۹

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت کے ساتھ حکمتِ عملی سے کام	۲۲۰
عورت کے لئے پردہ کا حکم	۲۲۰
ایک لطیفہ	۲۲۲
پردہ کی اہمیت	۲۲۲
عورت بلا محرم کے سفر نہ کرے	۲۲۳
سامان جہیز کی مالک بیوی ہے	۲۲۴
مہر عورت کا حق ہے	۲۲۴
مہر کے بغیر خلوت نہ کرے	۲۲۵
مہر میں کثیر رقم کی اجازت ہے	۲۲۵
عمر فاروق رضؓ نے گراں قدر مہر ادا کی	۲۲۶
عورت کو اپنی ملکیت پر حق حاصل ہے	۲۲۶
قانون وراثت پر عمل ضروری ہے	۲۲۷
عورتوں کا حصہ ترکہ و میراث میں	۲۲۷
اعلام	۲۲۸
انتباہ	۲۲۸
دو تقویٰ شعار عورتیں	۲۲۹
عورت کو اندرونی اختیارات	۲۳۰
بخیل کی تعریف	۲۳۱
شادی کے موقع پر کشادہ خرچ	۲۳۱
سسرالی رشتہ کا احترام	۲۳۲
صورت شکل کی مناسبت اور عمر کی موزونیت ضروری ہے	۲۳۳
داماد کا انتخاب	۲۳۴

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے جوڑ رشتہ کا انجام ۲۳۵
شادی کے وقت دیکھ بھال ۲۳۵
بیوی کے سامنے حسین رہنے کی خواہش ۲۳۶
شوہر کی اطاعت کا مقام ۲۳۷
عورت کے لئے جنّت کی بشارت ۲۳۸
مجذوم شوہر کی خدمت ۲۳۸
شوہر کی ناشکری ۲۳۹
نافرمان عورت کے لئے وبال دُنیا و آخرت ۲۳۹
شوہر کی خدمت و اطاعت ۲۴۲
شوہر کو ہم بستری سے روکنا درست نہیں ۲۴۴
جماع اور افزائش نسل ۲۴۴
اسقاط حمل حرام ہے ۲۴۵
اندھے پن کا ایک سبب ۲۴۵
مجذوم ہونے کا سبب ۲۴۵
لاولدی کا سبب ۲۴۶
ایک حکیمانہ تعلیم ۲۴۶
جمعہ کے دن جماع کا اجر و ثواب ۲۴۷
عمل قلیل و ثواب کثیر کا موجب ۲۴۸
مدت جماع ۲۴۸
شوہر کی لطیف انداز میں شکایت ۲۴۹
حُسنِ معاشرت کے لئے حضرت عمرؓ کا فرمان ۲۴۹
مرد کی پیرانہ سالی قابل ہی ہے ۲۵۱

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ کے پاس ایک مقدمہ	۲۵۰
عورت کا درجہ گھریلو کام میں	۲۵۱
زیادہ کشادہ برتاؤ مصلحت کے خلاف ہے	۲۵۲
عورتوں کو قبلہ نہ بناؤ	۲۵۲
ایک لطیفہ	۲۵۳
عورت شوہر کے بعد کھانا کھائے	۲۵۳
عورت شوہر کے کاموں میں معاونت کرے	۲۵۴
شوہر کی محبت و خدمت	۲۵۴
ایک عقلمند محب شوہر صحابیہ	۲۵۶
محبت سے کھلانے کا نادر واقعہ	۲۵۷
حُسنِ معاشرت پر امام احمد ابن حنبلؒ کا ایک واقعہ	۲۵۷
حُسنِ معاشرت کا ایک لطیف واقعہ	۲۵۸
نیک بیویاں دُنیا کی جنت ہیں	۲۵۸
کلمۂ جامعہ (خلاصۂ کلام)	۲۵۹
امام غزالیؒ کی ایک نصیحت	۲۶۲

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق ومعاملات

پیش لفظ اس مختصر رسالہ میں میں نے حقوق ومعاملات کے ان مسائل کو یکجا کیا ہے جن سے ہماری زندگی میں روزمرہ کا واسطہ پڑتا ہے۔ قرآن کریم واحادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتاریخ اسلام وسیر وسوانح کی کتابوں سے متعلقہ نصوص واقعات یکجا کردیئے گئے ہیں جو نصیحت وموعظت اور عبرت پذیری کے لئے کافی وافی ہیں۔ خداوند کریم اس کے لکھنے والے اور پڑھنے والوں کو توفیق دے کہ وہ اہل حقوق کے حقوق کو ادا کریں اور معاملات باہمی کو پاک وصاف رکھیں۔ اس طرح ان کی زندگی اسلامی زندگی ہوگی جو سماج ومعاشرہ میں خیر وبرکت لائے گی اور اُخروی سعادت بھی حاصل ہوگی۔

رسول اکرمؐ اور معاملات کی صفائی

معاملات کی صفائی اور ادائے حقوق کی اہمیت کو سمجھنے کے لئے سیرت نبویؐ کا ایک نفیس واقعہ سنئے:۔

سیرت نبویؐ کے قدیم ماخذوں میں ایک مستند ماخذ ابن سعد کی کتاب الطبقات الکبیر ہے جو لیڈن (ہالینڈ) کی چھپی ہوئی ہے اور کئی جلدوں میں ہے اس میں ابن ابی موسیٰ کی زبانی سے یہ روایت ملتی ہے کہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما توفی امر علیؓ صائحا یصیح من کان لہ عند رسول اللہ عدۃ او دین فلیاتنی

ترجمہ:۔ یعنی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو حضرت علی رضؓ کے حکم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک منادی نے صدا لگائی کہ نبی کریمؐ نے اگر کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو یا آپؐ پر کسی کا قرض رہ گیا ہو تو وہ میرے پاس آجائے۔

اور یہ کارروائی صرف اسی وقت نہیں کی بلکہ اسے ایک باضابطہ سالانہ معمول بنالیا فکان یبعث کل عام عند العقبۃ یوم النحر من یصیح بذالک حتی توفی علی یعنی ہر سال یوم حج (۱۰ ذی الحجہ کو) منٰی میں جمرۂ عقبیٰ کے پاس آپؓ کا منادی یوں ہی پکارتا رہا یہاں تک کہ خود آپ کی وفات ہوگئی اور سائل کوئی بھی ہوتا آپ اس کا مطالبہ بلا تامل ادا کردیتے اور اس کے دعویٰ کی صحت و کذب کی تحقیق میں نہ پڑتے فلا یاتی من خلق اللہ الی علی بحق ولا باطل الا اعطاہ (طبقات ابن سعد ج ۲)

زندگی بھر کے معمول یعنی ۳۰۔۲۰ سال کی مدت یوں ہی کیا کم تھی کہ یہ معمول آپ کی ذات پر ہی ختم نہ ہوا۔ صاحب زادہ حضرت حسنؓ نے بھی اسے جاری رکھا ثم کان الحسن بن علی یفعل ذالک حتی توفی یعنی حسن بن علی نے بھی اس معمول کو جاری رکھا یہاں تک کہ آپ کی بھی وفات ہوگئی۔

رسولؐ کے چھوٹے نواسے حضرت حسینؓ بھی اس سنت پر عمل کیسے چھوڑتے آپ کے بعد کہیں جاکر یہ دستور بند ہوا ثم کان الحسین یفعل ذالک وانقطع ذالک بعدہٗ۔

غور فرمائیے کہ رسول معصوم بلکہ سردار معصومین کی جانب سے ادائیگی حقوق کا کتنا زبردست اہتمام رکھا گیا۔ اس کا عشر عشیر بھی کوئی قریب یا زن و فرزند اپنے مرنے والے کی جانب سے حقوق کی ادائیگی کے بارے میں آج کوئی فکر و خیال رکھتا ہے۔ ضرورت اور سخت ضرورت ہے کہ آج کی دنیا آج کے ماحول میں ہر آدمی اپنا لین دین اپنا معاملہ خود صاف رکھے اور اپنے ذمہ کے حقوق کی ادائیگی کا خود اہتمام کرے، ورنہ اعزہ و اقربا سے ادائیگی حقوق کی امید صرف زعم باطل ہے شیخ سعدیؒ نے کیا خوب لکھا ہے ؎

غم خویش در زندگی خور کہ خویش　　بردہ نہ پردازد از حرص خویش

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملات کی صفائی اور اس کی اہمیت کو سمجھنے کے لئے حضرت ابوبکر صدیق کے ایک واقعہ پر غور کیجئے۔

حضرت ابوبکرؓ کی بہترین معاملہ داری

حضرت معیقیب دوسیؓ حضرت ابوبکرؓ کے گھر کے منتظم تھے۔ ان کا ذاتی بیان ہے کہ جس وقت آپ مرض الموت میں تھے میں حاضر ہوا اس وقت آپ کچھ اہم کام میں معروف تھے۔ فارغ ہو کر فرمانے لگے معیقیب! "تم میرے گھر کے منتظم تھے اب اپنا حساب کتاب کر لو" میں نے عرض کیا کہ میرے پچیس درہم آپ کی طرف نکلتے ہیں وہ میں نے آپ کو معاف کر دیا۔ یہ سن کر فرمایا کہ خاموش رہو میرے توشۂ آخرت کو قرض سے کیوں بار کرو گے؟ معیقیب کہتے ہیں کہ اس جملہ پر میرا دل بھر آیا اور میں رونے لگا فرمایا صبر کرو ایسی جگہ جا رہا ہوں جو انشاء اللہ میرے لئے ہر طرح بہتر ہوگی۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ کو بلا کر فرمایا معیقیب کے پچیس درہم میرے ذمہ نکلتے ہیں اسے ادا کر دو۔ (ازالۃ الخفاء مقصد دوم ص۴۸)

اہل حقوق کے حق کی ادائیگی اور معاملات میں صفائی پسندی و پاکیزہ شعاری انسان کو خدا کا محبوب بنا دیتی ہے اور خاتمہ بالخیر ہونے کی سعادت و توفیق مل جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ کے ملفوظات سے ایک واقعہ سنئے۔

ادائیگی حق کا بہترین صلہ

ایک دن حضرت شاہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ میں جس زمانہ میں پرانی دہلی میں رہتا تھا کوچہ انبیاء میں ایک سید کے گھرانے میں پوربی باندی رہتی تھی جو بالکل جاہلہ تھی اور نماز کی کوئی خاص پابند نہ تھی چونکہ وہ عمر رسیدہ ہو گئی تھی اور گھر کے تمام صاحبزادوں پر اپنا حق رکھتی تھی اس لئے وہ لوگ اس کی بڑی خدمت اور دیکھ بھال کرتے تھے۔ جب اس کا آخری وقت ہوا تو وہ ایک آواز پوربی لہجے میں بلند کرتی تھی جس کا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب و مفہوم کسی کے سمجھ میں نہیں آتا تھا، حکماء و صلحاء کو بلا کر دریافت کیا گیا کچھ معلوم نہ ہوا آخر میرے چچا اہل اللہ کے بلانے کی نوبت آئی وہ تشریف لے گئے انھوں نے معلوم کر لیا کہ اس کی زبان سے لا تخافی ولا تحزنی نکل رہا ہے۔ چچا صاحب نے اس کے تیمارداروں سے فرمایا کہ دریافت کرو کہ کس وجہ سے یہ بات کہہ رہی ہے۔ بڑی کوشش کے بعد اس نے جواب دیا کہ جماعت فرشتوں کی آئی ہوئی ہے، ان کی زبان سے یہ الفاظ نکل رہے ہیں جو میری زبان پر آگئے ہیں، پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تو اس کا مطلب سمجھ رہی ہے، اس نے کہا کہ مجھے تو بس یہ معلوم ہو رہا ہے کہ یہ جماعت مجھے تسلی دے رہی ہے پھر پوچھا کہ دریافت کرو کہ کس عمل کی وجہ سے یہ تسلی دی جا رہی ہے؟ اس نے کچھ دیر بعد کہا کہ یہ حضرات کہہ رہے ہیں کہ تیرے پاس کوئی اور عمل خیر تو نہیں ہے البتہ تو موسم سرما میں ایک دن گھی لانے کے لئے بازار گئی تھی جب تو نے گھی لا کر گھر میں جوش دیا تو اس میں سے ایک روپیہ نکلا اول تو تو نے چاہا کہ اس روپئے کو اپنے پاس رکھ لے اور اپنے کام میں لائے اس لئے کہ کسی کو اس راز کی خبر نہ تھی پھر یہ خیال کر کے کہ حق تعالیٰ تو دیکھ رہا ہے تو نے وہ روپیہ دوکان دار کو لوٹا دیا یہ تیرا عمل خدا کے یہاں پسند ہوا اس وجہ سے ہم تجھ کو بشارت دیتے ہیں۔ (ملفوظات شاہ عبدالعزیزؒ مرتبہ نسیم احمد فریدی امروہوی)

ایک درم کی خیانت و غصب کی سزا

بعض روایات میں یہ بات صراحت موجود ہے کہ اگر کسی نے کسی کا چھ رتی حق مار لیا خواہ غاصبانہ قبضہ کر لیا، خواہ رشوت کے طور پر یہ رقم لی خواہ کسی فریب کاری و خیانت پسندی سے چھ رتی کے برابر رقم حاصل کر لی تو اس کے عوض سات سو مقبول نمازیں دلائی جائینگی۔ غور کیجئے کہ اول تو ہماری نمازوں کے قبول ہونے کی کوئی خاص امید نہیں، نہ اس میں صحیح قیام ہے نہ رکوع نہ خشوع و خضوع، اگر وہ عنایت ربانی سے مقبول بھی ہو گئیں تو چھ رتی مال حرام لینے کے عوض میں سب تلف و برباد ہو جائینگی، نماز جیسی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گراں مایۂ عبادت ایک ذرہ نجس وخبیث مال کے عوض اکارت وبرباد و بے فیض ہو کر رہ جائیگی اس لئے ادائیگی حقوق وصحت معاملات پر بڑی کڑی نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو حقوقِ خلق وحقوق خالق کو ملحوظ رکھنے اور اس کے مطابق پوری زندگی گزارنے کی توفیق مرحمت فرمائے

وما ذٰلك على الله بعزيز

ناچیز محتاجِ دُعا، خادم

عبدالرؤف رحمانی عفی عنہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاق حسنہ

معاملات وحقوق کی فہرست میں اخلاقِ حسنہ کا بڑا مقام ہے، اخلاق کا شرعی درجہ اور اس کی چند قسمیں ہیں جو ذیل میں بیان کی جارہی ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہم اپنے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کریں اور ایک با اخلاق مومن کامل کی زندگی بسر کریں اس طرح ہم لوگوں کے حقوق ادا کر سکیں گے اور معاملات باہمی میں صاف ستھرے ثابت ہوں گے وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْق۔

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ما من شیئ یوضع فی المیزان اثقل من حسن الخلق لان صاحب حسن الخلق یبلغ درجۃ صاحب الصوم والصلوٰۃ (ترمذی)

یعنی نامۂ عمل جب میزان میں وزن کیا جائے گا تو اس میں سب سے زیادہ وزن اچھے اخلاق کا ہوگا اور اچھے اخلاق والا نمازی وروزہ دار کا درجہ پاتا ہے۔

۲۔ ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن اپنے اچھے اخلاق کے سبب صائم الدہر وقائم اللیل کا ثواب حاصل کرلیتا ہے۔ (ابوداؤد)

مخلوق خدا کے ساتھ احسان

قرآن کریم میں ارشاد ہے وقولوا للناس حسنًا اس آیت کریمہ میں لوگوں سے اچھی بات کہنے اور اچھے اخلاق سے پیش آنے کا حکم دیا جارہا ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ ساری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے۔ اللہ پاک کا سب سے پیارا بندہ وہ ہے جو اس کے مخلوق کے ساتھ حسنِ سلوک اختیار کرے۔
(مشکوٰۃ)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر اقوام کے ساتھ حُسنِ تعلّق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کا سلسلہ یہاں تک بڑھایا کہ ہر قوم، ہر درجہ، ہر طبقہ کے لوگوں سے ملنے کی ترغیب فرمائی چنانچہ ارشاد ہے خالطوا الناس باخلاقھم وخالفوھم باعمالھم یعنی لوگوں سے اپنے اخلاق کے ذریعہ ربط و ضبط رکھو مگر اپنے دینی اعمال کے معاملہ میں کوئی رواداری اور مداہنت نہ برتو۔

۲۔ حضرت ابو الدرداءؓ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ بعض قوموں کے سامنے خوب کِھل کِھلا کر ہنستے اور ان سے ملتے ہیں، حالانکہ ہم کو ان کی دینی معاملات سے بیزاری نفرت ہوتی ہے۔ (منتخب کنز العمّال ج ۱ ص ۲۲۷)

مطلب یہ ہے کہ ہم دل سے ان کے عقائد و عبادات سے اگرچہ بالکل متنفر اور بیزار ہوتے ہیں لیکن دیگر تمام معاشرتی و معاشی ضروریات و معاملات میں ہم اچھی طرح میل ملاپ رکھتے ہیں۔

۳۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ مخرمہ بن نوفل آیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کے لئے آواز دی آپ نے فرمایا کہ بُرا بُرا آدمی ہے لیکن جب وہ اندر آیا تو آپ اس سے بڑی خندہ پیشانی سے ملے، جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ یہ دورنگی کیسی آپ تو اسے دل سے بُرا جانتے ہیں پھر اس سے اس طرح خوش خلقی سے ملتے ہیں فرمایا یہ ملنا ملانا اور یہ رواداری برتنا اس کے شر سے بچنے کے لئے ہے معلوم ہوا کہ جن کی شرارت و فتنہ انگیزی خوب ظاہر ہو رہا ہو، ان سے بھی اپنا اخلاق کشادہ برتاؤ شریفانہ ہی رکھنا چاہیئے۔

شاعروں کے ساتھ حُسنِ اخلاق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مال کے ذریعہ اپنی آبرو بچاؤ پوچھا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر مال دے کر آبرو بچانے کا کیا مطلب ہے فرمایا تعطون الشاعر تخافون لسانہ کر شاعروں کو کچھ دو جن کی زبان سے ذلیل ہو جانے کا خطرہ ہے ان کو اپنے مال میں سے کچھ دے کر اپنی آبرو بچا لو۔ (منتخب کنز العمال ج ۱ ص ۱۴۴)

باورچی کے ساتھ حسنِ سلوک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تمہارا خادم کھانا لے کر حاضر ہو تو اسے بھی اپنے ساتھ بٹھا لو اور اگر وہ ساتھ بیٹھنے میں تکلف کرے تو اس کے لئے چند لقمے چھوڑ دو کیونکہ اس نے گرمی، دھواں وغیرہ کی مشقت اٹھائی ہے (مسند احمد ج ۲ ص ۲۸۳)

تحفہ کا نعم البدل

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم لوگ ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو اس سے طرفین میں محبت بڑھے گی، آپ ہدیہ لیتے بھی تھے اور اس سے بہتر بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریمؐ کو ایک نوجوان اونٹ ہدیہ کے طور پر دیا تو آپؐ نے اس کے عوض میں چھ اونٹنی ہدیہ میں دیں۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۲۹۲)

حق مجلس کا لحاظ

قرآن کریم میں ارشاد ہے والصاحب بالجنب کہ پہلو کا ہم نشین بھی تمہارے اوپر ایک حق رکھتا ہے۔ حسن بصریؒ کے پاس ایک نصرانی آدمی اکثر آیا جایا کرتا تھا اور دیر تک آپ کے پاس بیٹھتا تھا، جب اس کا انتقال ہو گیا تو حضرت حسن بصریؒ اس کے گھر ماتم پرسی و تعزیت کے لئے گئے اور اہل خانہ سے صبر و تسلی کی باتیں کہیں اور فرمایا کہ تمہارے دین میں اس قسم کی مصیبت پر جو اثر و ثواب موعود ہو خداوند کریم تم کو اس سے بہرہ ور کرے۔ (کتاب الخراج ص ۲۵۷)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کی دلجوئی وملائمت

۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ اللہ رفیق یحب الرفق ویعطی علی الرفق مالا یعطی علی العنف۔

یعنی اللہ پاک نرم دل ہے، نرمی کو پسند کرتا ہے اور جو کچھ نرم دلی پر دیتا ہے سخت دلی و درشت مزاجی پر نہیں دیتا ہے، صحیحین کی روایت ہے کہ رفق بمعنی نرم دلی، ہر چیز کے لئے وجہ رونق و زینت ہے اور درشت مزاجی و سختی ہر چیز کے لئے عیب ہے۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام معاملات میں اعزہ واقرباء سے نرم دلی سے ملتے اور ان کا لحاظ رکھتے تھے چنانچہ جب ان کے پاس کوئی حاجت والا آتا تو آپ اس کی حاجت پوری کرتے یا ملائم وشیریں الفاظ کے ذریعہ خوش فرماتے۔

۳۔ آپؐ کے بعض رشتہ داروں نے صدقات وغیرہ کے وصول تحصیل کا عہدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تو آپؐ نے فرمایا کہ یہ صدقہ محمدؐ وآل محمدؐ کے لئے حرام ہے لیکن جب ان کو عہدہ نہیں دیا تو ان کو اپنی طرف سے خوش رکھنے کے لئے اپنا کچھ مال پیش کر دیا۔

(السیاسۃ الشرعیۃ صفحہ ۹۳)

دلجوئی کی ایک مثال

حضرت حمزہ رضؓ کی شہادت کے بعد ان کی نابالغ صاحبزادی کے پرورش کا مسئلہ پیش ہوا تو حضرت علی رضؓ، حضرت زید بن ثابت رضؓ و حضرت جعفر رضؓ تینوں حضرات نے ان کی پرورش کا مطالبہ کیا۔ آپ نے بچی کو ان میں سے کسی کے حوالہ نہ کیا، بلکہ بچی کو اس کی خالہ کے حوالہ کر دیا لیکن ہر ایک دل کو مختلف باتوں کے ذریعہ خوش فرما دیا چنانچہ حضرت علی رضؓ سے فرمایا انت منی وانا منک یعنی تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں ہم تم دو نہیں ہیں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت جعفرؓ سے فرمایا کہ تم تو میری سیرت وصورت کے بالکل نمونہ ہو، حضرت زیدؓ سے فرمایا کہ تم میرے بھائی و میرے دوست ہو۔

۲۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ بسا اوقات چاہتا ہوں کہ حق بات فی الفور کہدوں لیکن لوگوں کی نفرت و ناراضگی کا خیال کر کے صرف صبر کرتا ہوں مگر جب دُنیا کی چیزیں میرے پاس آجاتی ہیں اور بطور عطیہ لوگوں کو دیتا ہوں تو اس وقت ان باتوں کو رکھتا ہوں۔ فاذا نفروا الھذہ اسکنو ابھذہ کہ اگر کلمۂ حق سُننے سے کچھ متنفر ہوں تو پھر اس مال سے ان کی دلجمعی ہو۔ (السیاسۃ الشرعیۃ لابن تیمیہ ص۶۴)

تعاون باہمی

۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف انداز میں آپس میں ہمدردی اور حمایت اور تعاون باہمی کی تعلیم دی ہے کبھی فرمایا کہ مسلمانوں کی مثال ایک عمارت جیسی ہے، اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو سنبھالے ہوئے ہے یا ایک دیوار جیسی ہے جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کی مضبوطی و بقاء کی ضامن ہے کبھی ارشاد فرمایا کہ ملتِ اسلامیہ کے جملہ افراد ایک بدن کے اعضاء کی طرح ہیں اگر چھوٹے عضو میں درد ہوتا ہے تو سارا دل مضطرب و بے چین ہو جاتا ہے۔ شیخ سعدیؒ گویا اس کا ترجمہ کرتے ہیں۔

بنی آدم اعضاء یک دیگر اند! — کہ در آفرینش زیک جوہر اند
چوں عضوے بدرد آورد روزگار — دگر عضو ہا را نماند قرار!

امداد باہمی کی ایک مثال

حضرت سلمان فارسی کو بنی کلب کے ظالم تاجر نے غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ بیچ دیا جب انھوں نے اسلام قبول کیا اور نبی کریم کے دامن سے وابستہ ہو گئے تو آنحضرت نے ان کو مشورہ کہ اپنے یہودی آقا سے مکاتبت کر لو یعنی کچھ دیگر آزادی کی شرط کر لو چنانچہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے کھجور کے تین سو درختوں کے اودھیوں کو اپنے پاس سے لگانے اور ان کو سرسبز کرنے کی ذمہ داری پر مکاتبت کر لیا، آپ نے اس موقع پر اپنے صحابہ سے فرمایا اعینوا اخاکم یعنی تم سب اپنے بھائی کی مدد کرو تو کسی صحابی نے تیس اودھی، کسی نے پندرہ اودھی کسی نے دس اودھی دیا۔ آخر کار تین سو اودھی فراہم ہو گئے، اب حضور نے فرمایا جاؤ زمین تیار کرو، زمین تیار کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اودھی کو اپنے ہاتھ سے لگایا، حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ آپ کے دستِ مبارک کے لگائے ہوئے قلموں میں سے ایک قلم بھی ضائع نہ ہوا۔ (صفوۃ الصفوۃ ج ۱ ص۲۷۵)

ضرورت مند کے حاجات کی تکمیل

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من قضی لاخیہ المسلم حاجۃ کان لہ من الاجر مثل حج او عمرۃ یعنی جس شخص نے کسی مسلمان بھائی کی ضرورت کو پوری کر دیا اس کو اسی قدر اجر ملے گا جتنا حج اور عمرہ کرنے والے کو ملے گا۔
(تاریخ خطیب ج ۵ ص۱۲۱ و منتخب کنز العمال ج ۲ ص۵۲۷)

کسی صاحب اثر سے سفارش

قرآن کریم میں ارشاد ہے ومن یشفع شفاعۃ حسنۃ یکن لہ نصیب منہا یعنی جو شخص کسی کے معاملہ میں اچھی سفارش کرے گا تو اس کو اس سفارش کا اجر بھی ملے گا۔

حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو شخص کسی بادشاہ وقت کے پاس کسی مسلمان بھائی کا معاملہ پہنچا کر اس کو کسی طرح کا فائدہ پہونچائے گا یا اس کی مشکل آسان کر دے گا تو اللہ تعالے اس کو بروز قیامت اس پل صراط سے پار کر دے گا جہاں سب کے قدم ڈگمگا جائیں گے۔ (منتخب کنز العمال ج ۲ ص۲۵۹)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدمے سخنے امداد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی مدد کے لئے کچھ چل کر سعی و کوشش کرے گا میں بروز محشر اس کے نامۂ عمل کے وزن کے وقت اس کے پاس موجود رہوں گا۔ اگر اس کی نیکی بدی پر غالب آگئی تب تو بہتر ہے ورنہ پھر میں اس کے لئے سفارش کروں گا۔ (منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۵۲۹)

۲۔ ایک حدیث میں اس طرح وارد ہے کہ جو شخص کسی مرد مسلم کے کام سے کسی جگہ بھی جائے گا تو اس کے ہر قدم پر ستر نیکی لکھی جائے گی۔

(منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۵۲۹)

سواری کے جانور یا روپیہ یا دودھ وغیرہ دینے کا اجر

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار صحابہ کرامؓ سے دریافت کیا تم کو معلوم ہے کہ سب سے خیرات اور سب سے افضل صدقہ کیا ہے؟ پھر خود جواب دیا کسی کی نقد امداد روپیہ وغیرہ سے کرنا یا کبھی جانور سواری کے لئے دیدینا یا کبھی گائے بکری وغیرہ کے دودھ کو بطور عطیہ دیدینا، یہ عطیات و تبرعات اعلیٰ ترین اجر کے باعث ہیں۔

(منتخب کنز ج ۲ ص ۵۳۴)

آگ، پانی، نمک وغیرہ دینے کا اجر

عام طور پر منگنی کی چیزیں یہی نمک، پانی، آگ وغیرہ ہیں جو ایک گھر سے دوسرے گھر میں منگنی دی جاتی ہیں۔ برتنے کی ان معمولی معمولی چیزوں کے نہ دینے پر سخت وعید قرآن میں موجود ہے ویمنعون الماعون یعنی جو لوگ برتنے کی چیزوں سے روکتے ہیں ان کے لئے ویل ہے، ویل جہنم کے اس طبقہ کا نام ہے جو سب سے بڑا عذاب گھر ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان چیزوں کے منگنی دینے کے سلسلے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کھانا پکانے کے لئے آگ منگنی میں دیا تو گویا اس نے آگ سے پکے ہوئے پورے کھانے کو خیرات کیا اور جس نے منگنی میں نمک دیا تو گویا اس نے وہ پورا کھانا خیرات کیا جس کو نمک نے مزیدار بنایا ہے اور جس نے کسی مسلمان کو پانی پلایا اور اس علاقہ میں پلایا جہاں عام طور پر پانی ملتا ہے تو گویا اس نے ایک گردن آزاد کیا اور جس نے نایاب جگہ پر پانی پلایا تو گویا اس نے اس کو از سر نو زندہ کر دیا۔ (منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۵۳)

اخلاق حسنہ کی چند اور قسمیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی بہرے آدمی کو زور سے پکار کر آواز اس کے کان تک پہنچا دینا ایک صدقہ کا ثواب ہے۔ اسی طرح اپنے کسی مسلمان بھائی سے مسکرا کر ملنا، کسی مسلمان کو اچھی بات بتلا دینا اور بری بات سے روک دینا اور کسی راستہ بھولے ہوئے انسان کی رہنمائی کرنا، راستے سے کانٹا یا ہڈی یا پتھر کا ہٹا دینا یا اپنے ڈول یا اپنے برتن سے دوسرے کے ڈول یا برتن میں پانی ڈال دینا ان سب کاموں میں ایک صدقہ کا اجر ہے۔

(ادب المفرد و منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۵۳)

اخلاق حسنہ کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں ھو طلاقۃ الوجہ وبذل المعروف وکف الاذی (ترمذی)

یعنی خندہ پیشانی سے ملنے اور لوگوں کو تکلیف سے بچانے اور ان کے ساتھ احسان کرنے کا نام اخلاق حسنہ ہے۔

نابینا کی رہنمائی کرنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من مشیٰ مع اعمیٰ میلاً یرشدہ کان لہ بکل ذراع من المیل عتق رقبۃ (منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۵۳)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جو شخص کسی نابینا کی رہبری و رہنمائی کے لئے ایک میل اس کا ساتھ دے گا تو ایک میل کے ہر گز پر اس کو ایک گردن کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عبداللہ بن عمر روایت کرتے ہیں کہ جس نے کسی نابینا کی چالیس گز تک رہنمائی کر دی اور اس کے ساتھ چلا تو جنت اس کے لئے مشتاق ہے۔ (تاریخ خطیب بغدادی ج ۵ ص ۱۰۵)

پر خطر راہ میں ہمراہی کا اجر

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کسی مسلمان بھائی کا وحشت ناک راستہ میں ساتھ دے گا تو وہ ایک گردن آزاد کرنے کے برابر ثواب پائے گا۔ (منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۵۳۵)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بات سنا رہا ہو تو اس کا سننا اور اچھی طرح سے سننا خلق و مروت میں داخل ہے اور ساتھ چلنے والے ساتھی کا دوسرے ساتھی پر یہ حق ہے کہ اگر ایک ساتھی کا جوتا ٹوٹ جائے تو اسے درست کرنے کے لئے رک جائے تو دوسرے ساتھی کو اس کے انتظار میں ٹھہر جانا چاہیئے۔

(تاریخ خطیب ج ۲ ص ۳۹۵)

ساتھ چلنے میں عمر اور مرتبہ کا لحاظ

ایک بار حضرت ابوبکرؓ حضرت ابوالدرداءؓ وغیرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتے تھے یکایک حضورؐ کی نظر اپنے ساتھ چلنے والے اصحاب پر پڑی تو ابوالدرداءؓ کو دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ کے آگے آگے چل رہے ہیں، آپؐ نے ابوالدرداءؓ کو مخاطب کر کے فرمایا: اتمشی بین یدی من ھو خیر منک کہ کیا تم اپنے سے بہتر و افضل ہستی کے آگے چل رہے ہو؟ (استیعاب لابن عبدالبر و تاریخ خطیب بغدادی ج ۱۲ ص ۴۳۸)

۲۔ حضرت طلحہؓ نے ایک بار اپنے ساتھی سے فرمایا کہ اگر ایک رات کے حساب سے بھی تم مجھ سے بڑے ہوتے تو میں تمہارے آگے نہ چلتا۔ (صفوۃ الصفوۃ ج ۴ ص ۵۳)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِن روایات سے معلوم ہوا کہ اخلاق حسنہ میں ساتھی کی مراعات بھی داخل ہے۔ اور اس کے عمر و تقدم کا لحاظ بھی ضروری ہے۔

ساتھی کا لحاظ و خیال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الرجل احق بمجلسه وان قام منه ثم رجع فهو احق به۔ (مسند احمد ج ۳ ص ۴۲۳)

یعنی ایک آدمی اپنے مقام و نشست کا سب سے زیادہ حقدار ہے اگر وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ سے اٹھ گیا ہو اور پھر واپس آجائے تو وہ اپنی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہو گا۔

عام طور سے ہم لوگ آج ان مجلسی آداب و قواعد سے کتنے دور جا چکے ہیں، اپنے ہم نشیں کے اسی حق کا آج کسے لحاظ رہ گیا ہے۔ ٹرینوں کے سفر میں آج کل روز کا تجربہ ہے کہ اگر اپنی سیٹ سے اُٹھ جائیے تو آپ کی جگہ محفوظ نہ رہ جائے گی، دوسرے لوگ فوراً ہی قبضہ کر لیں گے۔ کچھ کہنے پر یہ جواب دیں گے کہ کیا یہ جگہ تمہاری ملکیت بن گئی ہے۔ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم جو جامع تعلیم دے گئے ہیں اس میں ہر ساتھی و ہر مسافر کے لئے آرام و راحت کا پیغام موجود ہے۔

مُسلمان کی عزت کا احترام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مُسلمان کو ذلیل ہوتا دیکھے اور اس کی امداد کی قدرت رکھتے ہوئے صرف نظر کرے خداوند کریم اس کو ایسی جگہ لاوارث چھوڑ دے گا جہاں وہ خدا کی مدد کا بے حد محتاج ہو گا۔ (ابو داؤد)

۱۔ ایک بار حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے خانہ کعبہ کی طرف نظر اُٹھا کے دیکھا اور فرمایا کہ تو کس قدر واجب التعظیم ہے لیکن مومن کی عزت تیری عزت سے بھی بڑھ کر ہے (ترمذی ج ۲ ص ۲۴)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ مسند احمد میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص دیکھے فلاں مسلمان ذلیل کیا جارہا ہے اور قدرت و اثر کے باوجود اس کی مدد نہ کرے تو ایسے ہر لب بے حس و بے مروت انسان کو اللہ تعالیٰ بروز قیامت تمام خلائق کے روبرو ذلیل کرے گا۔ (مسند احمد ج ۱ صفحہ ۲۵)

پردہ پوشی کا اجر و ثواب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کے عیب پر دنیا میں پردہ ڈال دے گا اللہ پاک اس کے عیب پر قیامت کے دن پردہ ڈال دے گا۔

(ریاض الصالحین ص۴۲ بروایت مسلم)

صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ اللہ پاک ایک بندہ سے سرگوشی کے انداز میں سوال کرے گا کہ تو نے فلاں فلاں کام کیا تھا وہ اقرار کرے گا حق تعالیٰ فرمائیں گے کہ میں نے تیرے ان عیوب پر دنیا میں پردہ ڈالا تھا اب بھی میں پردہ ڈالتا ہوں اور تجھے بخش دیتا ہوں۔

امام غزالیؒ اس حدیث کے نقل کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ بخشش اسی بندۂ مومن کے لئے ہے جو لوگوں کے عیوب پر دنیا میں پردہ ڈالتا ہے اور ان کی برائیوں کے ذکر سے پرہیز کرتا رہتا ہے۔ (احیاء العلوم ج ۲ ص۲۰۵ مع تعلیق علامہ عراقی)

۲۔ ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کی امامت میں کسی مقتدی کی ہوا کھل گئی۔ حضرت عمرؓ نے جب نماز ختم کرلی تو فرمایا کہ ہوا کھولنے والے کو چاہیئے کہ پھر سے وضو بنا کر دوبارہ نماز پڑھ لے۔ نکو مطعون ہو جانے کے احساس سے کوئی نہ اٹھا تو حضرت جریر بن عبداللہ البجلی نے عرض کیا کہ بہتر ہوگا کہ ہم سب وضو بنالیں اور پھر سے ہم سب نماز پڑھ لیں ہماری نفل ہو جائے گی اور اس کی فرض ہو جائے گی اور وہ شخص بھی مذاق و دل لگی سے بچ جائے گا حضرت عمرؓ نے فرمایا نعم السید کنت فی الجاھلیة نعم السید فی الاسلام یعنی تم جاہلیت میں بھی سردار تھے اور اسلام میں بھی سردار ہو واقعی تمھاری رائے بہتر ہے۔ اس طرح

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل کر لینے سے صاحبِ معاملہ کا عیب چھپ جائے گا چنانچہ سب نے پھر سے مع حضرت عمرؓ کے وضو بنایا اور پھر سے نماز پڑھی۔ (منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۲۰۰)

۳۔ حضرت عمرؓ کے پاس ایک شخص نے یہ واقعہ بیان کیا کہ اسلام سے پہلے میں نے اپنی لڑکی کو زندہ درگور کر دیا تھا پھر کچھ خیال آیا تو میں نے اس کو مرنے سے پہلے نکال لیا پھر وہ وقت آیا کہ میرے ساتھ میری بیٹی بھی مسلمان ہوگئی، زمانۂ اسلام میں وہ زنا کی مرتکب ہوگئی اس نے غم کی شدت میں اپنے آپ کو چھری سے ذبح کر لینا چاہا چنانچہ اس نے اپنی بعض رگوں کو کاٹ لیا، ہم لوگوں کو علم ہوا ہم نے اس کا علاج کیا وہ اچھی خاصی ہوگئی اور توبہ کر کے ایک دیندار لڑکی بن گئی ہے اس کی اب منگنی کی بات چیت آرہی ہے تو اب یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس کے زنا کا واقعہ منگنی کرنے والے سے بیان کروں، حضرت عمرؓ نے سختی سے منع فرمایا کہ اللہ پاک نے اس پر پردہ ڈال دیا ہے اگر تو نے ظاہر کر دیا تو تجھے عبرت ناک سزا دونگا۔ پاک دامن مسلمہ، صالحہ کی طرح تو اس کا نکاح کر دے۔ (منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۲۰۰)

۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من ستر اخاہ المسلم فی الدنیا سترہ اللہ فی الدنیا والاخرۃ (تاریخ خطیب ج ۱۰ ص ۵۰)

یعنی جس شخص نے کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈال دیا اللہ تعالیٰ اس کے عیوب پر دنیا و آخرت میں پردہ ڈالے گا اور جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی کی مصیبت کو دور کر دے گا اللہ پاک اس کے مصائب کو دن قیامت کے دور کرے گا۔

پریشان و سرگرداں انسان کی مدد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی پریشان حال (مسافر مسکین) لاوارث، بیوہ یا کسی مقدمہ میں پریشان آدمی کی) مدد کر دی خداوند کریم اس کے لیے ۷۳ مغفرتیں لکھے گا اور صرف ایک ہی مغفرت سے اس کو نجات مل جائے گی باقی ۷۲ مغفرت سے اس کے ۷۲ درجے بلند ہوں گے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ جنت اس آدمی کے لئے مشتاق ہے جو اپنے پریشان حال بھائی کی ضرورت کو پوری کرنے کے لئے سعی کرے مزید فرمایا کہ اللہ پاک جس طرح آدمی سے یہ سوال کرے گا کہ اپنے مال وزر کو کہاں کہاں خرچ کیا، اسی طرح یہ بھی سوال ہو گا کہ اس نے اپنے جاہ واثر سے کسی کو کیا فائدہ پہنچایا۔؟ (تاریخ خطیب ج ۳ ص ۱۱۱)

ایک واقعہ

پریشان حال انسان کی مدد کا یقیناً ایک اچھا اثر اس شخص پر بھی پڑتا ہے جس کی پریشانی دور کی جاتی ہے اس سلسلہ میں ایک تازہ واقعہ سُنئے۔

پروفیسر رشید احمد صدیقی لکھتے ہیں کہ مدراس کے لق ودق اسٹیشن پر ایک مسلمان حیران وپریشان زبان سے ناواقف ایک ملازمت کی تلاش میں پھر رہا تھا۔ اسٹیشن کے وسیع عملہ میں سے کسی کو بھی اس پر رحم نہ آیا، اچانک ایک ہندو نوجوان نمودار ہوا اس نے اس کو ایک جگہ بٹھا دیا اور ملازمت کی تلاش میں نکل پڑا، کبھی اس آفس میں جاتا اور کبھی اس آفس میں جاتا۔ کبھی اس بابو سے ردوکد کرتا کبھی اس بابو سے بحث کرتا، کبھی کسی دوسرے بابو سے کچھ کہتا سُنتا اور کبھی کسی تیسرے کی منت سماجت کرتا۔ بالآخر اس غریب کو مطلوبہ جگہ مل گئی۔ مسافر اس ہندو کے نیک سلوک پر حیران تھا اس نے متعارف ہونا چاہا تب اس نے کہا کہ میری کہانی کیا پوچھتے ہو ایک زمانہ تھا کہ میں تلاش روزگار میں مارا مارا پھر رہا تھا قسمت نے ڈاکٹر عبد الحق صاحبؒ مدراسی کرنولی کی خدمت میں پہنچا دیا اور مجھے نوکری مل گئی اس وقت سے میں نے عہد کر لیا جس طرح ایک ہندو کی مدد ڈاکٹر صاحب نے انسانی فریضہ سمجھ کر کی ہے اسی طرح میں بھی جب تک جیوں گا جس کسی مسلمان کو پریشانی ومصیبت میں دیکھ لوں گا اس کی مدد کروں گا۔ میرا یہ عہد وقول وقرار ڈاکٹر صاحب کی انسانیت نوازی اور ان کے نگہ کرم کا کرشمہ ہے، غالباً ایسے ہی موقع کے لئے علامہ اقبالؒ نے لکھا تھا ؎

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

صاحب خانہ سے ملنے کا طریقہ

قرآن کریم نے کسی کے آباد گھر میں بلا اجازت و بلا اطلاع داخل ہونے سے منع کیا ہے ارشاد ہے یا ایھا الذین اٰمنوا لا تدخلوا بیوتًا غیر بیوتکم حتی تستانسوا و تسلموا علی اھلھا ذلکم خیر لکم لعلکم تذکرون یعنی اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا کسی اور کے گھر میں داخل نہ ہو جب تک کہ اجازت حاصل نہ کر لو اور اس کے گھر والوں کو سلام نہ کر لو تمھارے حق میں یہ بہتر ہے (سورۂ نور)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ غیر کے گھروں میں داخل ہونے سے پہلے صاحب خانہ سے اجازت لینا ضروری ہے، اجازت حاصل کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ اہل خانہ کے پاس پہنچ کر پہلے سلام کرے اور پوچھے کہ کیا میں اندر آسکتا ہوں، جانے کے لئے اجازت مل جائے تو اچھا اگر کچھ جواب نہیں ملتا ہے تو تین مرتبہ اجازت کے لئے سوال کرے، اگر تیسری بار بھی جواب نہ ملے تو پلٹ آنا چاہیئے۔

امام بخاریؒ ادب المفرد میں نقل کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت ابوہریرہؓ کو حضرت عمرؓ کی کسی پوتی نے قاصد کے ذریعہ طلب کیا، حضرت ابوہریرہؓ جب ملنے کے لئے آئے تو آپ نے دروازہ پر کھڑے ہو کر پہلے سلام مسنون پیش کیا، پھر فارسی میں بولے اندر آیم یعنی کیا میں اندر آسکتا ہوں، اجازت کے بعد اندر گئے۔ (ادب المفرد)

نوٹ: حضرت ابوہریرہؓ جس جگہ کے حاکم تھے وہاں نبطی زبان بولی جاتی تھی جو فارسی کی ملی جلی زبان تھی۔

. . . .

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عجیب واقعہ

ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازہ پر بطور پاسبان حضرت انس رضؓ متعین تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بطور تحفہ چڑیوں کا بھنا ہوا گوشت آن پہنچا تھا نبی کریمؐ کی زبان مبارک سے یہ جملہ نکلا کہ اے خدا اس تحفہ کے کھانے میں ایک ایسے انسان کو بھیج جس سے تو اور تیرا رسُول محبت کرتا ہو اور وہ آدمی بھی تجھ سے اور تیرے رسُول سے محبت کرتا ہو، اتنے میں حضرت علی رضؓ تشریف لائے اور حضرت انس رضؓ سے کہا کہ نبی کریمؐ سے میرا سلام مسنون عرض کرو اور میرے داخلہ کی اجازت طلب کرو، حضرت انس رضؓ اندر گئے اور واپس آگئے تو پوچھا کہ اجازت ملی کہا کہ نہیں تو کہا کہ جاؤ دوبارہ اجازت حاصل کرو، دوبارہ جا کر پھر پلٹ آئے حضرت علی رضؓ نے ان کو سہ بارہ بھیجا۔ یہ تیسرے مرتبہ بھی لوٹ آئے اور کہدیا کہ اجازت نہیں ملی۔

حضرت علی رضؓ کو کچھ شبہ ہوا کہ شاید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک میرا سلام نہیں پہنچاتے اور میرے داخلے کی اجازت نہیں لیتے اس لئے حضرت علی رضؓ نے بلا واسطہ خود پہنچ کر سلام مسنون کیا اور داخلہ کی اجازت چاہی۔ نبی کریمؐ نے ان کا خیر مقدم کیا اور فرمایا کہ بھائی خوب آئے اس تحفہ کے کھانے میں شریک ہو جاؤ گے حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ میں کب سے اجازت حاصل کرنے کے لئے انس رضؓ کو بھیج رہا ہوں مگر آپ نے اجازت ہی نہ دی نبی کریمؐ نے حضرت انس رضؓ کو بلایا اور پوچھا کہ تم نے مجھ سے ان کا سلام کیوں نہیں کہا اور ان کے داخلے کے لئے کیوں نہیں پوچھا، حضرت انس رضؓ نے کہا کہ آپؐ نے ایک جملہ فرمایا تھا کہ اس کھانے میں ایک ایسے شخص کو بھیج دے جو خدا اور اس کے رسول کا محب بھی ہو اور محبوب بھی ہو تو میں چاہتا تھا کہ کوئی شخص میری قوم کا آجائے اور اس فضیلت کا مستحق قرار پائے، اسی لیے اجازت نہ لیکر وقت کو ٹالتا رہا کہ شاید اس اثنا میں کوئی آدمی میری قوم کا آجائے۔ آنحضرتؐ نے ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا لا یلام الرجل محبۃ قومہ مالم یبغض سواھم۔
(مسند احمد و تاریخ خطیب)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی آدمی کا اپنی قوم سے محبت کرنا اس وقت تک مضر نہیں جب تک کہ وہ اپنے ماسوا سے بغض نہ کرے خلاصہ یہ کہ سلام کہہ کر صاحب خانہ سے ملنے کیلئے اجازت لینی چاہئے۔

معاملہ سُلجھانے کے لئے سعی جمیل

کسی کو اپنے قرض خواہ وغیرہ سے کوئی پریشانی لاحق ہو تو صاحب اثر حضرات سے اُس کے سُلجھانے کی درخواست بھی کرنی چاہئیے اور با اثر حضرات کو معاملہ سُلجھانے کی پوری سعی کرنی چاہئیے۔ اس طرح کی کوشش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ کے عین مطابق ہے۔ ایک واقعہ ملاحظہ کریں۔

عہدِ نبویؐ کا ایک واقعہ

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میرے والد کے ذمہ کچھ کھجوروں کا قرض رہ گیا تھا والد کے انتقال کے وقت قرض خواہ سخت تقاضا کرنے لگے میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے آکر عرض کیا کہ تقاضا سخت ہے مگر ہمارے باغ میں امسال کھجوریں اتنی نہیں آئی ہیں جو قرضخواہوں کے لئے کافی ہوسکیں، کچھ آئندہ سال کے لئے مہلت دلا دیجئیے۔

آپ نے فرمایا کہ اچھا دوپہر کو تمھارے گھر آجاؤں گا۔ حسب وعدہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لے گئے اور جو فرش بچھا ہوا تھا اس پر آرام کرنے لگے۔ اتنے میں آنحضور کو نیند آگئی۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے موقع غنیمت جان کر ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور تاکید کر دیا کہ حضورؐ کے جاگنے سے پہلے تیار ہو جائے۔ آنحضرتؐ کے بیداری کے بعد میں نے بھنا ہوا گوشت ہماری محبوب غذا کو کھلایا، کھا پی کر فارغ ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جابرؓ سے فرمایا کہ اچھا تم قرض خواہ کو بلاؤ جب وہ آیا تو آپ نے فرمایا کہ جابر سے امسال کچھ قرض لے لو اور آئندہ سال کے لئے مہلت دیدو اس نے تسلیم نہ کیا تو آپ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا جابر تم ناپ دو، عنقریب اللہ کافی وافی کر دے گا۔ یہ کہہ کر آپ نماز پڑھنے کے لئے تشریف لے گئے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میں نے قرض خواہ کے برتن میں کھجوروں کا ناپنا شروع کردیا تو اس کا قرضہ پورا ہوگیا اور گھر خرچ کے لئے کچھ بچ بھی گیا میں تیزی سے چل کر حضورؐ کے پاس مسجد میں گیا تو دیکھا کہ نماز جماعت ختم ہوچکی ہے تو میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ قرض بھی ادا ہوگیا اور خرچ کے لئے بچ بھی گیا حضورؐ نے خوش ہوکر حضرت عمرؓ کو بلایا کہ ان کی روداد سُن لو حضرت عمرؓ نے کہا کہ جب آپ نے فرمایا تھا کہ ناپ دو انشاء اللہ قرض ادا ہو جائے گا۔ مجھے اس وقت یقین ہوگیا تھا کہ اللہ تعالےٰ پوری کردے گا۔ (مسند احمد ج ۳ ص۳۹۵)

گواہوں کی تکریم

محاسنِ اخلاق میں گواہوں کی خاطرداری و دلنوازی وعزت افزائی بھی داخل ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اکرموا الشھود فان اللہ تعالیٰ یستخرج بھم الحقوق ویدفع بھم الظلم (مسند احمد ج ۲ ص۴۹)

کہ تم گواہوں کی خاطرداری وعزت افزائی کرو، کیونکہ انھیں لوگوں کے گواہی کے ذریعہ لوگوں کے ضائع شدہ حقوق کا فیصلہ کیا جاتا ہے اور لوگوں کے مظالم کے دفعیہ کی صورت بنتی ہے۔

ان گواہوں ہی کے ذریعہ کسی کی منفعت کے اور کسی کے معاملہ میں دفع مضرت کے بیانات ملتے ہیں، لہٰذا ان کی دلجوئی وخوشنودی ضروری ہے کہ یہ ناخوش ہوکر اغوائے شیطانی سے خلاف توقع بیان نہ دینے لگ جاویں اس لئے ان کی بہر نوع تکریم و تعظیم ضروری ہے۔

کس قدر جان دار اور حکیمانہ ہے یہ تعلیم۔

قومی لیڈروں کی تکریم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک صحابی آئے آپؐ نے ان کو عزت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ اپنے پہلو میں بٹھایا اور اعزاز کے لئے آپ نے ان کو اپنی چادر، اپنا عصا، اپنا نعلین مبارک عطا فرمایا، ان کے چلے جانے کے بعد ایک شخص نے کہا کہ آپؐ نے اس شخص کی بڑی تکریم فرمائی آپ نے جواب دیا ھٰذا شریف قوم فاذا اتاکم شریف قوم فاکرموہ۔ (منتخب کنز العمال ج ۵ ص ۲۱۷)

یہ اپنی قوم کا معزز آدمی ہے جب ایسے آدمی آدیں جو قوم کے معزز و ممتاز آدمی ہوں تو ان کی ہر طرح تکریم بجالاؤ۔

ایک حدیث میں ارشاد فرمایا گیا لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا یعنی جو ہمارے چھوٹوں کے ساتھ شفقت دبڑوں کے ساتھ عظمت کا برتاؤ نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی رو سے چھوٹوں کے ساتھ شفقت اور بڑوں کے ساتھ تعظیم وتکریم کا برتاؤ ہمارے شرعی واجبات میں سے ہے۔

بوڑھی عورت کی تکریم

ایک بوڑھی عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو حضور نے بڑی توجہ وعنایت سے اس کا حال پوچھا، جب وہ ضعیفہ چلی گئی تو حضرت عائشہؓ نے حضور سے پوچھا کہ آپ نے ایک بڑھیا پر اس قدر توجہ فرمائی، آنحضورؐ نے جواب دیا کہ یہ عورت حضرت خدیجہؓ کے زمانہ میں آیا کرتی تھی اور ان سے ایک طرح کی ملاقات رہا کرتی تھی، اسی لیے ان تعلقات کو قائم رکھتا ہوں کہ یہ ایمان واخلاق کی نشانی ہے۔ (منتخب کنز ج ۵ ص ۱۱۶)

احادیث میں یہ بھی روایت ہے کہ ایک بوڑھی عورت نبی کریم کو سر راہ روک کر دیر تک باتیں کرلیتی تھی۔ الغرض نبی کریم نے اپنی اس گرانمایہ اخلاق میں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہترین نمونے چھوڑے ہیں ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنے بزرگوں اپنے بوڑھوں کی عزت کریں اور ان کی تعظیم بجالائیں۔

مریض کی عیادت کا اجروثواب

مسند احمد میں روایت ہے کہ حضرت علیؓ کے ایک صاحب زادے حضرت حسنؓ بیمار تھے۔ ایک صاحب عیادت کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت علیؓ نے ان سے فرمایا کہ اگر تم خالص عیادت کے لئے آئے ہو تو خوش خبری سُن لو۔ آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لئے صبح کے وقت آئے تو ستر ہزار فرشتے صبح سے شام تک اس کے لئے دُعا، و استغفار کرتے ہیں اور اگر شام کے وقت عیادت کے لئے آئے تو شام سے لے کر صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دُعائے رحمت کرتے ہیں۔ مسند احمد کی تعلیق میں علامہ محمد احمد شاکر لکھتے ہیں کہ اس کی سند نہایت صحیح ہے۔

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جمعہ کی تیاری میں غسل فرما رہے تھے۔ اسی اثناء میں اطلاع ملی کہ حضرت سعید بن زید بدری صحابی سخت بیمار ہیں اور آپ کو یاد کرتے ہیں جمعہ کا وقت قریب تھا لیکن آپ ان کے پاس تشریف لے گئے اور جمعہ چھوڑ دیا۔ امام بیہقیؒ کے الفاظ ہیں فَاَتَاهُ وَتَرَكَ الجمعة (سنن کبرےٰ بیہقی) جمعہ کی فرصت و اہمیت اپنی جگہ پر مسلم ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ مریض صحابی سے فوری ملاقات و عیادت کے موقع پر جگہ کی دوری یا وقت کی قلت کے سبب ان سے جمعہ فوت ہوگیا۔ بہرحال ان روایات سے عیادت کی اہمیت صاف ظاہر ہے۔

سائل نوازی

قرآن کریم میں ارشاد ہے فاما الیتیم فلا تقھر واما السائل فلا تنھر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی یتیم پر غصہ نہ کرو اور سائل کو نہ جھڑکو۔ ایک جگہ ارشاد ہے گیا و فی اموالھم حق للسائل والمحروم یعنی اہل ایمان کے مال میں سائل و محروم کا بھی حق ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سائل و مسکین کو محروم نہیں لوٹایا۔ اگر کبھی آپ کے پاس کوئی رقم نہ ہوتی تو آپ قرض لیکر سائلوں کو دیتے۔

ایک نادر واقعہ

ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دو ایک وقت فاقہ سے تھے۔ حضرت عثمانؓ نے اس کو محسوس کیا اور بازار سے بہت جلد انگور خرید کر ایک طبق میں لے آئے۔ ابھی آپ کے سامنے رکھا ہی گیا تھا کہ دروازے پر ایک سائل نے سوال کر دیا تو نبی کریمؐ نے اس کو پورا طبق دلوا دیا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے سوچا کہ بازار سے جاکر خرید کر لانے میں دیر ہوگی چنانچہ سائل مذکور ہی سے آپ نے دام دے کر انگوروں کو خرید لیا اور آنحضورؐ سامنے رکھا ہی تھا ایک سائل نے پھر آن کر سوال کر دیا آپ نے پھر دلوا دیا۔ حضرت عثمانؓ نے دیکھا تو یہ وہی سائل تھا پھر دوبارہ اس سے خریدا اور حضورؐ کے سامنے رکھا ہی تھا کہ پھر سہ بارہ ایک سائل آیا اور سوال کیا آپ نے پھر اس کو پورا طبق دلوا دیا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے دیکھا کہ پھر تیسری بار بھی وہی سائل ہے۔ پھر انگوروں کا طبق خرید کر سہ بارہ لائے نبی کریمؐ نے اس کو استعمال فرمانا چاہا تھا پھر ایک سائل کی آواز آئی۔ آپ نے حضرت عثمانؓ سے کہا کہ لے جاؤ سائل کو دے آؤ حضرت عثمانؓ نے دیکھا کہ وہی پہلا سائل بار بار آ رہا ہے اس لئے آپ نے حضورؐ سے شکایت کی کہ وہی پہلا سائل بار بار آ رہا ہے اور صورت واقعہ بتلایا کہ اس طرح میں اس سے بار بار خرید کر لاتا رہا ہوں تو آنحضورؐ نے باہر نکل کر سائل سے فرمایا أانت سائل أم بائع کہ تم سوال کرنے والے ہو یا کہ خرید و فروخت کرنے والے؟ صرف اتنی سی بات پر یہ حکم آسمانی نازل ہوا واما السائل فلا تنھر کہ سائل کو جھڑکا نہ کرو۔ (تفسیر کبیر امام رازیؒ)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سائلوں کے ساتھ سلوک کے چند واقعات

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سخت بیمار تھے جب اچھے ہوئے تو ایک دن بیوی سے فرمایا کہ مجھ کو مچھلی کھانے کا شوق ہے آپ کی بیوی نے غلاموں وغیرہ کے ذریعہ بازار میں مچھلی تلاش کرائی تو کئی دن تک نہ مل سکی آخر ایک دن ایسا ہوا کہ مچھلی بازار میں آگئی اور خرید کرلائی گئی جب اچھی طرح پک کر مچھلی وغیرہ چیزیں تیار ہوگئیں اور کھانا آپ کے سامنے رکھا گیا تو اتنے میں ایک سائل کی آواز آئی آپ نے مچھلی کا پورا خوان سائل کو دلادیا بیوی نے کہا کہ ہم سائل کو پیسے دیدیں گے جتنا کہ مچھلی پکانے میں لگا ہوا ہے، مگر آپ سائل کو مچھلی نہ دیں کیونکہ یہ آپ کی دل پسند چیز ہے آپ اسے کھالیں تو فرمایا کہ آج عبداللہ کو مچھلی محبوب ہے اور محبوب چیز ہی اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم ہے اس لئے ہم سائل کو یہی دیں گے۔

۲۔ حضرت حارثہ بن نعمان ایک جلیل القدر صحابی ہیں آپ اخیر عمر میں نابینا ہوگئے تھے اور انھوں نے اپنی جانماز سے حجرہ تک ایک رسی لگوادی تھی اور اپنے پاس کھجور سے بھرا ہوا ایک جھابہ رکھ لیتے ہر سائل کو اسی جھابہ میں سے کھجور لے کر حجرہ کے دروازہ تک اسی کے سہارا جاکر خود دیا کرتے تھے ان کے اہل وعیال نے کہا کہ آپ یہ زحمت نہ کریں ہم لوگ دیدیا کریں گے انھوں نے فرمایا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مناولۃ المسکین تقی میتۃ السوء کہ میں نے نبی کریمؐ سے سنا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے کہ مسکین کو اپنے ہاتھ سے دینا انسان کو بری موت سے بچاتا ہے۔

معلوم ہوا کہ صدقات وخیرات کو اپنے ہاتھ سے دینا اور اس کا اہتمام رکھنا نہایت ہی مبارک بات ہے۔

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ان کنت سائلا فاسال الصالحین یعنی اگر سوال کرنا ضروری ہوجائے تو تم نیک لوگوں سے سوال کرو۔ برے لوگ تمھارے سوال سے الٹے ناراض ہوں گے سائلوں کے سوال پر توجہ ومساعدت نیک وبا اخلاق وایماندار

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی کا کام ہے۔

۴۔ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے گھر گئے، دروازہ پر ایک سائل نے سوال کیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا رُدَّتَ السائل وھذا التمر عندك یعنی تمھارے پاس کھجور موجود ہے اور تم نے سائل کو محروم واپس کر دیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آج میں نے روزے رکھے ہیں اور یہ چند دانے محض افطار کے لئے رکھے ہیں فرمایا کچھ بھی ہو اگر تم چاہتے ہو کہ خدا تم سے راضی رہے تو تم سائل کو محروم واپس نہ کرو۔

فاقہ کش خاندان کی امداد

قرآن کریم میں ارشاد ہے وفی اموالھم حق للسائل والمحروم یعنی ان کے مالوں میں سائل و محروم کا حق مقرر ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا من لم یرحم المسلمین فلن یرحم اللہ عزوجل یعنی جو شخص مسلمانوں پر رحم نہ کرے گا اللہ عزوجل اس پر بھی رحم نہ کرے گا، ہمارے رحم و کرم کے سب سے زیادہ مستحق وہ حضرات ہیں جو ذریعہ معاش سے محروم ہوں اور جو فاقہ زدہ و آفت رسیدہ ہوں۔

۱۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جو حضرات مال و متاع مکہ میں چھوڑ کر محروم المال ہو کر مدینہ پہنچے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کا مدینہ کے انصار سے مؤاخات کر دیا تھا۔ انصار رضی اللہ عنہم نے خوشی خوشی اپنے ان مہاجر بھائیوں کی مالی امداد کی اور ہر طرح سے ان کے ساتھ تعاون کیا، اپنے باغات دیئے، اپنی زمین دی، اپنے مکان میں رہنے کے لئے جگہ دی اس طرح ایثار کے شاندار مثالوں سے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی تاریخ معمور ہے۔ فاقہ زدہ افراد کی امداد انفرادی طور پر بھی ہوتی رہی اور خود حکومت ایسے فاقہ کش مصیبت زدہ لوگوں کی مساعدت کرتی رہی۔

۲۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک بار قبیلۂ بنی طے کے لوگوں کو دو دو ہزار روپئے دے رہے تھے عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں مکہ میں قبیلۂ طے کے نامور افراد میں سے تھا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا لیکن ان کی نگاہ مجھ پر نہیں پڑ رہی تھی تو میں آپ کے سامنے آ گیا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے پھر بھی اعراض کیا پھر دوسرے رُخ سے آ کر پاس ہی بیٹھ گیا مگر آپ نے پھر منہ پھیر لیا۔ یہ رنگ دیکھ کر مجھ سے نہ رہا گیا تو میں نے پوچھا کہ اے امیر المؤمنین کیا آپ مجھ کو نہیں پہچانتے۔ یہ سُنکر حضرت عمرؓ بڑی زور سے ہنس پڑے اور ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گئے جب ذرا سنبھلے تو بولے میں تم کو خوب پہچانتا ہوں مگر میں آج بنی طے کے صرف ان لوگوں کی مدد کر رہا ہوں جن کے جسموں کو فاقہ کشی نے دُبلا کر دیا ہے۔ فرمایا انما فرضت لقوم اجحفت بهم الفاقة چونکہ تم خوشحال اور صاحب دولت ہو اس لئے تم اس کے مستحق نہیں ہو۔ (مسند احمد)

فاقہ کش خاندان کی امداد نفلی حج سے بڑھ کر ہے۔

ائمہ کرام میں ایک مشہور امام حضرت عبداللہ بن مبارکؒ گزرے ہیں آپ بے حد سخی اور بڑے بامروّت اور دردمند بزرگ تھے، آپ ایک بار نفلی حج کو جاتے ہوئے ایک شہر سے گزر رہے تھے کہ آپ کا ایک مُرغ مر گیا آپ کا قاعدہ تھا کہ سفر میں ہمیشہ مُرغ اور گھی اور حلوا وغیرہ سامان اونٹوں پر لاد کر ہمراہ رکھتے تھے۔ مرے ہوئے مُرغ کو باورچیوں نے کوڑا کرکٹ کے ایک ڈھیر پر پھینک دیا تھا۔ رُفقاءِ سفر آگے نکل گئے۔ آپ سب سے پیچھے چل رہے تھے جب آپ اس ڈھیر کے قریب پہونچے تو آپ نے دیکھا کہ قریبی مکان سے ایک لڑکی نکلی اس نے وہ مُرغ اُٹھا لیا اور کپڑے میں لپیٹ کر گھر لے گئی۔ آپ سیدھے اس کے پاس پہنچے اور اس سے کہا کہ مرا ہوا مُرغ حرام ہے اسے تم نے کیوں اُٹھا لیا۔ لڑکی نے کہا کہ حاکم شہر نے میرے باپ کو ظلماً قتل کرا دیا ہے اور گھر کا سب مال و اسباب لٹوا لیا ہے اب فقر و فاقہ کے سبب ہم سب کے لئے مُردار کھا کر زندگی بچانا حلال ہو گیا ہے۔ لڑکی سے یہ ماجرا سُن کر حضرت عبداللہ بن مُبارکؒ نے اپنے خزانچی کو بُلا کر پوچھا کہ ہمارے پاس اس وقت کس قدر زادِ راہ ہے اُس نے کہا کہ ایک ہزار اشرفی، فرمایا کہ اس میں سے پچاس اشرفی لے لو، یہ ہمارے مرو وطن تک پہنچنے کے لئے کافی ہو گا۔ باقی سب کچھ نقد و جنس اس لڑکی کے حوالہ کر دو۔ اس وقت یہ مال ان پر خرچ کرنا اور ان کو فاقہ کشی و مصیبت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بچانا نفلی حج سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ (البدایہ والنہایۃ لابن کثیرؒ)

آج کے نفلی حج کرنے والے امراء بھی اس نکتہ کو ملحوظ رکھیں تو بہتر ہوگا کہ اُن کے پڑوس میں یتیم بچے، بھوکے ننگے ہیں معاشی اعتبار سے تباہ حال ہیں، اسی طرح بیوہ، رانڈ ان کی پڑوس میں ہر طرح ان کی امداد وکفالت کے محتاج ہیں ان سب کو بھرپور امداد دینا اور قوم کے غریب نادار بچوں کی تعلیم وصحت اور دوسری ضروریات میں خرچ کرنا ان کی دینی ودنیوی زندگی کو سنبھالنا نفلی حج کے مقابلہ میں بدرجہا بہتر ہے۔ کسی نے کیا خوب لکھا ہے ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر است

از ہزاراں کعبہ یک دل بہتر است

ایذاء خلق پر صبر کرنے کا مقام

قرآن کریم میں ارشاد ہے ادفع بالتی ھی احسن فاذالذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم وما یلقھا الا الذین صبروا وما یلقھا الا ذوحظ عظیم یعنی تم لوگوں کے بُرے رویتے کا جواب اچھے رویتے سے دیا کرو، تمھارے اس سلوک سے تمھارا دشمن بھی مخلص دوست بن جائے گا اس کی توفیق اہل صبر کو ہوگی اور بڑے نصیبہ والے اس پر عمل کریں گے۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے المومن الذی یخالط الناس ویصبر علی اذا ھم اعظم اجرا من الناس لا یخالط الناس ولا یصبر علی اذاھم یعنی وہ مومن جو لوگوں سے مل جل کر رہتا ہے اور ان کے ایذا رسانی کے واقعات پر صبر وتحمل سے کام لیتا ہے، اس انسان کے مقابلے میں بڑا اجر حاصل کرنے والا ہے جو نہ لوگوں سے گھل مل کر رہے اور نہ لوگوں کی ایذاء رسانیوں پر صبر کرے۔ یحییٰ بن معاذ رازیؒ فرماتے ہیں کہ ہر مومن کا دوسرے مومن پر تین حق ہے اوّل یہ کہ اگر اس کو نفع نہ پہنچا سکے تو ضرر بھی نہ پہنچائے دوسرے یہ کہ اگر اس کو خوش نہ کر سکے تو رنج بھی نہ پہنچائے،

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرے یہ کہ اگر اس کی مدح نہ کرے تو مذمت بھی نہ کرے۔

جو لوگ ان حقوق کا لحاظ نہیں کرتے اور کسی نہ کسی طرح سے لوگوں کو ایذا پہنچاتے رہتے ہیں کبھی ان کی مذمت کر کے اور کبھی مالی ضرر میں مبتلا کر کے اور کبھی پریشانی و مقدمہ میں ڈال کر کے تو ان کی بدسلوکیوں پر صبر کرنا اولوالعزم انسانوں کا کام ہے جو اپنے اخلاق عالیہ سے ایسے لاخیرے انسان کو شرمندہ کرتے رہتے ہیں اور اپنے اس صبر و عزیمت کے باعث خداوند کریم سے بے انتہا اجر حاصل کرتے رہتے ہیں ارشاد ہے اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ۔

غصّہ دبانے اور مُعاف کرنے کا مقام

قرآن کریم میں ارشاد ہے ولمن صبر وغفر ان ذٰلک لمن عزم الامور یعنی جس نے خلاف مزاج معاملہ دیکھ کر صبر کیا اور مُعاف کر دیا تو بیشک یہ اہم معاملات میں سے ہے۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے والکاظمین الغیظ والعافین عن النّاس یعنی اچھے ہیں وہ لوگ جو غصّہ کو چبانے والے اور لوگوں کو مُعاف کرنے والے ہیں۔

ایک جگہ ارشاد ہوا والّذین یجتنبون کبٰئر الاثم والفواحش واذا ما غضبوا ھم یغفرون (سُورۂ شوریٰ)

یعنی جو لوگ بچتے ہیں بڑے گناہوں اور بے حیائی سے اور جب غصّہ آوے تو مُعاف کر دیتے ہیں، ایک اور جگہ ارشاد ہوا وجزاء سیئة سیئة مثلها فمن عفا واصلح فاجره علی اللّٰه انه لا یحب الظالمین یعنی بُرائی کا بدلہ ویسے ہی بُرائی ہے پھر جو کوئی مُعاف کرے اور اصلاح کرے تو اس کا اجر خدا کے ذمّہ ہے۔ بے شک وہ ظالموں کو دوست نہیں رکھتا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ بہترین خصلت یہ ہے کہ آدمی جتنا بدلہ لے سکتا ہے اس سے بھی درگزر کرے بشرطیکہ درگزر کرنے میں بات سنورتی ہو۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلوان وہ نہیں جو لوگوں کو زمین پر پچھاڑ دے بلکہ پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو رکھے۔

(بخاری ومسلم۔ ریاض الصالحین ص۱۶۱)

نبی کریمؐ نے فرمایا من کظم غیظہ وھو یقدر علی ان ینتصر دعاہ اللہ علی رؤس الخلائق حتی یخیرہ فی الحور العین ایتھن شاء

(مسند احمد)

یعنی جو شخص اپنے غصہ کو جیالے حالانکہ وہ اس سے بدلہ لینے کی طاقت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو تمام مخلوقات کے روبرو بلا کر یہ اختیار دے گا کہ وہ جنت کے حوروں میں سے جس کو چاہے پسند کرے۔

مقام صلح واصلاح

قرآن کریم میں ارشاد ہے انما المؤمنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم فاتقوا اللہ لعلکم ترحمون

یعنی سب مسلمان بھائی بھائی ہیں پس ملاپ کرادو اپنے بھائیوں کے درمیان اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ جب دو مسلمان بھائی آپس میں ٹکرا جائیں تو یوں ہی ان کے حال پر ان کو نہ چھوڑنا چاہیئے بلکہ اصلاح کی پوری پوری کوشش کرنی چاہیئے اور اس کوشش میں خدا سے ڈرتے رہنا چاہیئے کہ کسی کی بے جا طرفداری نہ ہونے پائے اور نہ کسی انتقامی جذبہ سے کام لینا چاہیئے۔ دوسری جگہ ارشاد ہے وان جنحوا للسلم فاجنح لھا وتوکل علی اللہ انہ ھو السمیع العلیم یعنی اگر جھکیں صلح کی طرف تو تو بھی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھک اسی طرف اور بھروسہ کر اللہ پر بے شک وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

اس آیت کریمہ کا تعلق معاملات جنگ سے ہے۔ اگر فریق مخالف صلح کرنے پر آمادہ ہو تو صلح کر لیجئے اور اگر یہ احتمال ہو کہ شاید صلح پردہ ہم کو دھوکہ دیدیں گے تو پرواہ نہ کیجیے خدا پر بھروسہ کیجئے وہ ان کے اندرونی مشوروں کو سنتا اور ان کی نیتوں کو جانتا ہے، اللہ کی حمایت کے سامنے ان کی بدنیتی نہ چل سکے گی۔

صلح کی ضرورت سے کذب کا استعمال

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اصلاح بین الناس کے سلسلہ میں فرمایا ہے کہ اصلح بین الناس ولو بالکذب (معجم کبیر للطبرانی)

یعنی لوگوں کے درمیان اصلاح کرو اگر تم کو جھوٹ بولنا پڑے اور صلح پیدا ہو جائے تو بہتر ہے۔

۲۔ آنحضورؐ نے فرمایا لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس یعنی جو شخص لوگوں کے درمیان صلح و صفائی کے لئے کچھ جھوٹ بولتا ہے تو اس کا شمار جھوٹ بولنے والوں میں نہ ہو گا مثلاً زید و بکر میں کوئی رنجش و جھگڑا ہے تو عمر زید سے کہے کہ بکر تمہاری بڑی تعریف کر رہا تھا اور بکر سے یہ کہے کہ زید تم کو بڑے اچھے القاب سے یاد کر رہا تھا تمہاری بہت سی خوبیوں کا برملا اعتراف کر رہا ہے۔ حالانکہ بکر و زید دونوں میں سے کسی نے کسی کی بھی کوئی تعریف نہیں کی نہ بکر نے زید کی کچھ مدح کی ہے نہ زید نے بکر کی تعریف، مگر ایک دوسرے کی طرف اس مدح وثناء کے واقعات کو اس لئے منسوب کر رہا ہے تاکہ دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی طرف سے عقیدت و محبت پیدا ہو جائے اور مصالحت سے باہم زندگی گزاریں تو اس طرح کی اچھی کوشش کرنے والوں کو جھوٹا نہ شمار نہ کیا جاوے گا۔

۳۔ ایک حدیث شریف میں وارد ہے کہ جھوٹ صرف تین؎ موقع پر جائز ہے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عورت کو راضی کرنے اور اس کی دلجوئی کی خاطر جھوٹ بول سکتا ہے تاکہ اس کو تسلی و تشفی ہو جائے۔ ایک جھوٹ جنگ کے موقع پر جائز ہے۔ دشمن کو چکمہ دینے کے لئے اگر بجائے سچی بات کے جھوٹ بولے تو حربی مصلحتوں کی وجہ سے جھوٹ جائز ہے۔

ایک جھوٹ لوگوں کے درمیان اصلاح و صفائی کے لئے بولے تو یہ جھوٹ بھی جائز ہے۔ (منتخب کنز العمال ج ۱ ص ۳۱۶)

فوائدِ صلح

جس طرح دو شخصوں یا دو جماعتوں یا دو قوموں کے جنگ میں جان و مال کی تباہی و بربادی ہوتی ہے اسی طرح دو سلطنتوں کے باہمی جنگ و خونریزی اور قتل و قتال میں بھی بے شمار جانی و مالی تباہی ہوتی ہے۔ اگر بجائے بدخواہی و معاندت باہمی کے ہر دو سلطنت کے اندر امن و امان قائم رہے تو جنگی بجٹ پر جو کروڑوں' اربوں روپیہ صرف ہوتا ہے وہ بچ جائے اور وہ ملک کے لوگوں کے کام آئے۔

بنگال کے ایک نامور فاضل ڈاکٹر تارک ناتھ مدت دراز سے "کولمبیا یونیورسٹی" میں تاریخ کے استاد ہیں سینتالیس برس بعد پہلی بار ہندوستان آئے تھے چلتے چلتے بمبئی میں کہہ گئے کہ ہندوستان و پاکستان اگر اپنا دفاع مشترک کرلیں اور باہم مفاہمت و مصالحت کرلیں تو دونوں کا جنگی بجٹ ابھی ختم ہو کر $\frac{1}{2}$ ارب روپیہ کی بچت ہو سکتی ہے اور ساری دولت دونوں ملکوں کے رعایا کے کام آسکتی ہے۔

(لیڈر الٰہ آباد بذریعہ پی، ٹی، آئی)

جنگ میں جانی و مالی نقصان

سینکڑوں ہزاروں جنگوں میں سے پچھلی جنگ عظیم کے اعداد و شمار دیکھئے۔

اخبار صدق راوی ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پچھلی جنگ عظیم میں ۲ کروڑ سپاہی مارے گئے اور اس جنگ عظیم میں ۱/۲ کروڑ بوڑھوں بچوں عورتوں کی جانیں گئیں۔ گویا مغربی پاکستان کی کل آبادی اور اس جنگ عظیم میں ۳ کروڑ انسان سخت زخمی ہوتے گویا پنجاب، سندھ، سرحد کی کل آبادی تین کروڑ مکانات بھی جل کر خاکستر ہوگئے اور اس جنگ عظیم میں ۲ ۱/۲ کروڑ اشخاص جلاوطن ہوگئے اور ۱۵ کروڑ نفوس بے گھر ہوگئے۔ اور خرچ اس جنگ پر اتنا ہوا کہ پاکستان کے سالانہ بجٹ کی آمدنی اس معیار جنگ کے صرف پانچ گھنٹوں میں ختم ہوسکتی ہے۔

ماہرین نے اندازہ لگایا ہے کہ اگر جنگ کا یہ سارا صرفہ روئے زمین کی کل آبادی ۳ ارب کے ہر فرد پر مساوی تقسیم کردیا جائے تو دنیا کے ہر فرد کے حصہ میں تیس ہزار سے زائد روپے پڑیں گے۔ (صدق جدید ۲ جنوری ۵۳ء)

انھیں فوائد کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح و مصالحت کی اعضاء پیدا کرنے کے سلسلہ مصلحت آمیز جھوٹ کی اجازت دی تاکہ اشخاص میں، ملکوں میں، امن وامان، صلح و آشتی برقرار رہے اور جنگ وفساد وقتل وقتال کے مضرات سے اشخاص واقوام وممالک کو بچایا جاسکے۔ حق تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے والصلح خیر۔

ایفائے عہد

قرآن کریم میں ارشاد ہے والذین ھم لامانتھم وعھدھم راعون یعنی وہ اہل ایمان کامیاب ہیں جو اپنی امانتوں اور وعدوں کے نگہبان ہیں۔

حدیث شریف میں وارد ہے آیۃ المنافق ثلاث اذا حدث کذب، واذا عاھد غدر، واذا خاصم فجر، یعنی منافق کی تین علامات ہیں کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب عہد کرے تو بے وفائی کرے اور جب کسی سے جھگڑا کرے تو گالی گلوچ دے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنا وعدہ وفا کرتے تھے اور صحابہ بھی وعدوں کے بڑے پابند تھے۔

۲۔ نبی کریم ﷺ کے ایفاء عہد کو آپ کے دشمن بھی تسلیم کرتے تھے چنانچہ قیصر روم نے اپنے دربار میں آپ کے متعلق حضرت ابوسفیان سے جو اس وقت تک مسلمان نہیں تھے بہت سی باتیں دریافت کی تھیں ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی فھل یغدر یعنی کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم عہد شکنی کرتے ہیں۔ ابوسفیان نے جواب دیا وہ عہد شکنی نہیں کرتے قیصر رُوم نے کہا کذلک المرسل لایغدر یعنی رسول و انبیاء غدر نہیں کرتے۔ (صحیح بخاری)

حضرت جابرؓ سے ایک موقع پر رسُولِ اکرم ﷺ نے وعدہ فرمایا تھا کہ اگر بحرین کا مال آگیا تو تم کو تین لپ بھر بھر کر دوں گا۔ اتفاق یہ ہوا کہ حضور ﷺ کے انتقال کے بعد بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکرؓ نے عام اعلان کرایا کہ حضور ﷺ پر جن کا کوئی قرض ہو یا جن لوگوں سے حضور ﷺ کا کوئی وعدہ ہو وہ آن کر مجھ سے لے جاویں۔ حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکرؓ کے پاس پہنچا اور عرض کیا کہ حضور ﷺ نے مجھے تین لپ بھر بھر کر دینے کا وعدہ فرمایا تھا تو حضرت ابوبکرؓ نے ایک لپ بھر کر دیا میں نے اسے شمار کیا تو پانچ سو نکلا پھر حضرت ابوبکرؓ نے کہا کہ اسی طرح دو لپ بھر کر اور لے لو۔

(متفق علیہ ریاض الصالحین ص ۱۶۹)

وفاءِ عہد باعث نجات ہے

بنو قریظہ نے مشرکین مکہ کے ساتھ ساز باز کر کے حضور ﷺ کے ساتھ کئے ہوئے معاہدہ کی خلاف ورزی کیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو قریظہ کا محاصرہ کیا۔ بنو قریظہ نے اپنے معاملات میں حضرت سعد بن معاذ کو اپنا حاکم تسلیم کیا، انھوں نے فیصلہ دیا کہ مرد سب قتل کر دیئے جائیں اور اموال اور چھوٹے بچے مسلمانوں کی ملکیت میں دیئے جائیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس فیصلہ کے مطابق سب مرد قتل کر دیئے گئے۔ حضرت عمرو بن سعدیٰؓ کو حضورؐ نے اس حکم سے الگ رکھا، کیونکہ وہ معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے سے بنو قریظہ کو روکتے تھے وہ لوگوں کو اس بات پر آمادہ کرتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وفاداری کی جائے اور غداری نہ کریں اس لئے ان کو نجات مل گئی۔

۲۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ قلعہ تستر کے محاصرہ میں جب ہرمزان اسیر ہوکر حضرت عمر فاروقؓ کی خدمت میں حاضر کیا گیا تو ہرمزان بالکل خاموش بیٹھا تھا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تم گفتگو کرو، کوئی حرج نہیں ہے اس نے کہا کہ کل تک ہم تم پر غالب تھے لیکن جب خدا کی مدد تمھارے ساتھ ہوگئی تو ہماری طاقت سلب ہوگئی حضرت عمرؓ نے حضرت انسؓ سے مشورہ پوچھا کہ اس کے قتل میں مصلحت ہے یا زندہ رکھنے میں بھلائی کی امید زیادہ ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں براء بن مالک کے قاتل کو زندہ رکھوں گا حضرت انس کہتے ہیں مجھے اندیشہ ہوا کہ حضرت عمرؓ قتل کر ڈالیں گے تو میں نے کہا کہ آپ کے لئے قتل کی گنجائش نہیں پوچھا کیوں، کیا تم کو کچھ گاڑھی رقم مل گئی ہے میں نے کہا کہ یہ کچھ بھی نہیں ہے بلکہ آپ کے وعدہ کے خلاف یہ قتل ہوگا کیونکہ آپ نے فرمایا تھا تکلم فلا باس یعنی تم کلام کرو۔ تم پر کوئی گرفت یا کوئی حرج نہ ہوگا حضرت عمرؓ نے فرمایا میں نے کب ایسا کہا تھا گواہ لاؤ ورنہ سزا پہلے تم کو دوں گا کہتے ہیں کہ مجلس میں حضرت زبیرؓ بھی موجود تھے مگر وہ باہر نکل چکے تھے میں ان کو تلاش کر کے لے آیا جب انھوں نے بھی اس جملہ کی تصدیق کر دی تو حضرت عمرؓ حسب وعدہ ہرمزان کے قتل سے باز آگئے۔ ہرمزان قول کی پابندی اور صداقت عمل سے متاثر ہو کر مسلمان ہوگیا، حضرت عمرؓ نے اس کے مرتبہ کے مطابق اس کا شاہانہ وظیفہ بھی مقرر فرمایا تھا۔ (کتاب الاموال ص۱۲)

وعدہ کی پابندی

صحابہؓ کرام وعدہ کے کیسے پابند تھے۔ ذیل کے ۲ واقعات سے اس کا اندازہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نگائیے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا جب انتقال ہونے لگا تو فرمایا کہ فلاں کو بلاؤ اس سے میں نے اپنی بیٹی کے متعلق ایک ایسی بات کہی ہے جو قریب قریب وعدہ کر لینے کے مانند ہے اس لئے وعدہ ملاف ہو جانے کا خطرہ ہے ایسا نہ ہو کہ میں نفاق کے ایک ثلث میں مبتلا ہو جانے کا مجرم ہوں بس گواہ رہو کہ میں نے اس کا نکاح اپنی بیٹی سے کر دیا ہے۔ (منتخب کنز العمال ج ۲ ص۲۲۶)

۲۔ حضرت معاویہ امیر شام کا روم والوں سے معاہدہ صلح ہو چکا تھا۔ صلح کے زمانہ میں حضرت معاویہ سرحد روم سے قریب تر ہوتے چلے گئے۔ ان کا ارادہ سرحد پر سے حملہ کرنے کا مکمل ہو چکا تھا۔ جب اس کا علم ایک شخص کو ہوا تو وہ سواری پر سوار ہو کر آئے اور وفاء لا غدر کا نعرہ بلند کرتے ہوئے حضرت معاویہ کے پاس پہونچے اور رسول اکرم کی ایک حدیث سُنائی جس کا مطلب تھا کہ معاہدہ کے دوران میں کوئی کاروائی نہیں کی جا سکتی بلکہ مدت معاہدہ ختم ہونے کے بعد صلح و جنگ جیسا موقع ہو اختیار کر لیا جائے جب یہ حدیث شریف حضرت معاویہؓ تک پہونچی تو آپ مع لشکر وغیرہ کے واپس پلٹ آئے۔ (مسند احمد ج ۴ ص۱۱۱)

ظاہر ہے کہ شام سے روم تک لشکری اخراجات کے ساتھ ساتھ منزل بہ منزل جفاکشی کے روم تک قریب تر ہونے کے باوجود حدیث رسول میں بدعہدی کی ممانعت سُنتے ہی کر لئے۔ یہ وعدہ کی پابندی اور معاہدہ ہی کا احترام تھا کہ اس اقدام کو خلاف معاہدہ سمجھتے کے فوراً ہی مع فوج کے واپس آگئے۔

آج اس طرح کی بدعہدی ہمارے ماحول اور سوسائٹی اور معاشرہ میں عام ہے اس کا کوئی خیال نہیں۔

بدعہدی کا قومی وبال

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما نقض قوم العهد الا کان القتل بینهم لا ظهرت الفاحشة فی قوم الا سلط علیهم الموت ولا منع قوم الزکوٰة الا حبس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منھم القطر۔ (ترغیب و ترہیب)

یعنی جو قوم عہد شکن ہوتی ہے اس میں جنگ وجدال بپا ہوتا ہے اور جو قوم زنا کار ہوتی ہے اس میں موت زیادہ ہوتی ہے اور جو قوم زکوٰۃ نہیں دیتی۔ اس سے آسمانی بارش روک دی جاتی ہے۔

ایک اور روایت میں اس طرح ارشاد ہے من اخفر مسلما فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ عدلا ولا صرفا (مسلم شریف)

یعنی جو شخص کسی مسلمان سے عہد کرے اور وعدہ کرکے توڑ دے تو اس پر اللہ کی لعنت اور تمام فرشتوں کی لعنت اور تمام لوگوں کی لعنت نازل ہوتی ہے اور اس کی نفل و فرض کی کوئی عبادت مقبول نہیں ہوتی۔

مُعاہدہ کی خلاف ورزی پر سزا

جب حضرت عمرؓ ملک شام تشریف لے گئے تھے تو وہاں ایک یہودی شخص یہ نالش لے کر آیا کہ میرے سر کو ایک مسلمان نے توڑ پھوڑ کر زخمی کر دیا ہے۔ حضرت عمرؓ کو غصہ آیا اور فوراً صہیب رومی کو بھیجا کہ پتہ لگا کر اس مسلمان کو حاضر کرو۔ یہ گئے تو پتہ چلا کہ یہودی کا سر زخمی کرنے والے حضرت عوف بن مالکؓ ہیں، ان کو بتلایا کہ اس شکایت کے سلسلہ میں تمہاری طلبی ہوئی ہے۔ انھوں نے اس واقعہ کے ایک چشم دید گواہ حضرت معاذ بن جبل کو ساتھ لیا اور صہیب رومی کے ساتھ یہ دونوں حضرت عمرؓ کے پاس پہنچے معاملہ پیش ہوا تو حضرت معاذ نے گواہ کے صفائی کے طور پر اپنا مشاہدہ بتلایا یہ یہودی ایک مسلمان عورت کو اپنے گدھے پر سوار کرکے لا رہا تھا۔ راستہ میں اس نے زبردستی اس عورت کو اپنے گدھے سے گرایا پھر اس کے ساتھ زبردستی منہ کالا کیا۔ حضرت عمرؓ کو جب عورت کے باپ اور اس کے شوہر کے زبانی واقعہ کی تحقیق ہو گئی تو یہودی کو سُولی دلوایا اور فرمایا: ما علی ھذا صالحنٰکم یعنی ہم نے تم سے صلح کا معاہدہ ضرور کیا ہے وہ تمہارے جان و مال مذہب کی آزادی ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تم مسلم عورتوں کی آبرو ریزی اور ان کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عفت پر حملہ کرو، یہ کہہ کر سولی دلوادی۔ (منتخب کنز العمال)

امانت داری کا مقام

یاایھا الذین اٰمنوا لاتخونوا اللہ والرسول وتخونوا اماناتکم وانتم تعلمون۔ (سورۂ انفال پ ۹)

یعنی اے ایمان والو خیانت نہ کرو اللہ سے اور خیانت نہ کرو آپس کی امانتوں میں جان کر ۔۔۔ خدا اور رسول کی خیانت یہ ہے کہ اس کے احکام کی خلاف ورزی کی جائے، زبان سے تو اپنے کو مسلمان کہیں اور کام کفار کا کریں یا جس کام پر خدا و رسول یا بندوں کی طرف سے تمہارے سپرد کی جائیں خیانت سے بچو، اس میں ہر قسم کے حقوق (حقوق اللہ و حقوق العباد) آگئے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے والذین ھم لاماناتھم وعھدھم راعون (سورۂ معارج)

اور جو لوگ اپنی امانتوں اور اپنے قول نباہتے ہیں سورۂ نساء میں فرمایا ان اللہ یامرکم ان تؤدوا الامانات الی اھلھا یعنی خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت کی چیزوں کو اس کے اہل و مستحق تک پہنچاؤ یعنی امانت میں خیانت نہ کرو یعنی امانت غیر مستحقین کے سپرد نہ کرو۔

اس سلسلہ میں چند احادیث ملاحظہ ہوں۔

۱۔ دین اسلام کا نمایاں پہلو امانت داری و دیانت پسندی ہے، حضرت علیؓ نے فرمایا کہ ہم لوگ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص اہل عالیہ میں سے آیا اور اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اس دین کے نرم و سخت دونوں پہلوؤں کو بتلایئے۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس دین کا سب سے زیادہ آسان حصہ لا الٰہ الا اللہ محمدؐ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ کا پڑھنا ہے اور اس کا سخت ترین حصہ امانت داری ہے لا دین لمن لا امانۃ لہ ولا صلوٰۃ لہ ولا زکوٰۃ لہ۔ (منتخب کنز العمال ج ۱ ص ۱۴۵)

یعنی جو امانت دار نہیں ہیں اس کے دین، اس کی نماز، اس کے زکوٰۃ کا کوئی اعتبار نہیں لا الٰہ الا اللہ کہہ کر مسلمان ہونے کا اعلان کرنا آسان ہے مگر معاملات میں لین دین میں سچائی و صداقت کے ساتھ زندگی گزارنا بہت کٹھن ہے۔ اقبال مرحوم نے کیا خوب لکھا ہے

چوں می گویم مسلمانم بلرزم　　کہ دانم مشکلات لا الٰہ را

امانت کی حفاظت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے راستہ میں مقتول و شہید ہونے والے کا ہر گناہ معاف ہو جاتا ہے مگر امانت میں خیانت معاف نہیں ہوتی۔ یوں تو امانت، نماز اور روزہ بھی ہے مگر اشد ذٰلک الودائع کہ ان میں سب سے زیادہ سخت معاملہ ودیعتوں کا ہے کسی نے کسی کے سپرد کچھ کیا اور اس نے اس میں خیانت کر دیا یہ سب سے بڑا جرم ہے

(منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۲۷۷)

نبی کریم کی جامع تعلیمات میں یہ تعلیم بھی کتنے ضروری گوشہ پر مشتمل ہے ارشاد ہے کہ آدمی ٹکڑا ٹکڑا ہو کر پیوند لگا کر کپڑا پہنے یہ اس کے لئے ہزار درجہ بہتر ہے کہ کسی کی امانت کو خرچ کر کے اپنی ضروریات کو پوری کرے۔

(منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۲۷۲)

سب سے اہم معاملہ امانت داری ہے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا لا تنظر الی صلاۃ واحد ولا الی صیامہ لکن انظر الی من حدث صدق واذا ائتمن ادی (منتخب کنز العمال ج ۱ ص ۱۴۵)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی کسی کی نماز اور روزہ کو دیکھ کر دھوکہ نہ کھاؤ بلکہ دیکھو کہ معاملہ داری میں لوگوں کے ساتھ اس کا کیا سلوک ہے، بات سچائی سے کرتا ہے یا نہیں اور امانتوں کو بر وقت ادا کر دیتا ہے یا نہیں۔

حضرت ابوبکرؓ کا ایک نادر واقعہ

حضرت ابوبکر جب خلیفہ ہوئے تو آپ کی تجارت بند ہو گئی اور بیت المال سے آپ کے لئے ڈھائی ہزار درہم سالانہ مقرر ہو گئے جو تقریباً چھ سو پچاس روپے ہوتے ہیں اسی پر آپ کا گزارہ تھا ایک روز آپ کی اہلیہ محترمہ نے کہا کچھ میٹھا کھانے کو جی چاہتا ہے اس پر فرمایا کہ بیت المال سے جو کچھ مجھے ملتا ہے اس سے زیادہ میں نہیں لے سکتا، بیوی نے اپنے راشن میں سے چٹکی چٹکی ایک ماہ تک بچایا پھر اس کو ان کی اہلیہ نے حضرت ابوبکر کے حوالہ کیا کہ اسی سے کچھ گھی و شکر وغیرہ منگوالیں تو حلوا پک جائے آپ نے بیوی سے پوچھا کہ تم روزانہ کتنا بچاتی رہی ہو۔ اس پر بیوی نے کہا مقدار کا نام لیا، آپ نے بچے ہوئے آٹے کو لیکر بیت المال میں داخل کر دیا اور انچارج سے کہا ھٰذا الفضل عن قوتنا یہ غلہ ہماری روزی سے زائد ہے اس کو بیت المال میں داخل کر لو اور آئندہ وظیفہ میں سے اتنی مقدار کم کر دی جائے کیونکہ بغیر میٹھا کھائے بھی زندگی بسر ہو سکتی ہے۔

(ا شہر مشاہیر الاسلام ج ۱ ص ۹۳)

بیت المال کی چیزوں میں اسی درجہ احتیاط و دیانت کی ایک مثال حضرت عمر فاروق کی زندگی کا ملاحظہ کیجئے۔

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں بحرین سے کچھ مشک آگیا آپ نے فرمایا کہ وزن کرانے کے بعد تقسیم کر دینا ضروری ہے آپکی بیوی عاتکہ نے عرض کیا کہ میں وزن کر دوں گی حضرت عمر فاروق نے فرمایا کہ میں تم سے وزن نہیں کرا سکتا کیونکہ مشک تولتے وقت تمہارے ہاتھ میں کچھ مشک لگے گا تم گردن وغیرہ پر ہاتھ لوگی تمہارے حصہ میں زیادہ مشک آجاوے گا۔

(احیاء العلوم للغزالیؒ)

اللہ اللہ کیا دیانت تھی اور امانت داری کے کیسے جذبات تھے اور ان پاک جذبات سے ؟

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ کس قدر معمور تھے کہ چشم فلک اس کی نظیر نہیں پیش کر سکتی ، ان واقعات میں سے ایک واقعہ مثال کے طور پر لکھا گیا ہے کیا مدارس و مساجد کے متولی صاحبان اور دیگر اوقاف کے مہتمم صاحبان و ٹرسٹی حضرات اس سے عبرت حاصل کریں گے۔ مساجد و مدارس کی چیزوں سے کس قدر ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں ، مدرسین مدارس بھی غور کریں کہ مدرسہ کے لیے جتنا وقت طے ہوتا ہے وہ پورا وقت مدرسہ میں دیتے ہیں یا مدرسہ کے اوقات میں ذاتی کام کرتے رہتے ہیں لوگوں سے ملاقاتیں کرتے رہتے ہیں اور مدرسہ کے اوقات میں لوگوں کو تعویذیں تک بنا بنا کے دیتے ہیں یا اخبارات و رسائل وغیرہ پڑھتے رہتے ہیں۔

کمالِ امانت داری

مکہ مکرمہ میں ایک شخص یوسف نامی رہتے تھے وہ اپنا قصہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی مجھ سے ہزار درہم لے گیا جس کے ملنے سے بظاہر حال ناامیدی تھی۔ اتفاق سے اس آدمی کی ایک امانت ایک ہزار درہم مجھے ایک شخص سے وصول ہوئی تو میرا ارادہ ہوا کہ اس کے اس رقم کو اپنی رقم کے عوض پر وضع کر لوں تو میں نے ایک قریشی شخص سے اس کا ذکر کیا کہ اب وہ ہزار درہم اس کے ذمہ جو میرا باقی تھا اس کے رقم سے وصول کر لینا چاہتا ہوں جو ابھی امانۃً میرے پاس جمع ہوئی ہے۔
قریشی نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا ادّ الامانة الی من ائتمنك ولا تخن من خانك

(مسند احمد ج ۳ ص ۴۱۴)

یعنی جس نے تم کو کوئی امانت سپرد کی اس کی امانت ادا کرو اور جس نے تجھ سے خیانت کی تو تم خود اس سے انتقاماً خیانت مت کرو ، آج معاملہ داری کی یہ نوعیت عام طور پر کچھ اہمیت نہیں رکھتی ، زید کا کچھ بقایا عمر کے ذمہ ہوا اور عمر کی کوئی امانت زید کو مل جائے تو زید بلا تکلف اس کو مال حلال سمجھ کر اپنے بقایا میں وصول کر لیتا ہے۔

مشورہ میں امانت داری

معاملہ داری میں یہ بھی داخل ہے کہ کوئی صاحب کسی معاملہ میں مشورہ کر لیتے ہیں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ان کو بلا سمجھے بوجھے سرسری مشورہ نہ دے اسی طرح خود غرضی کے سبب اپنے مطلب کے موافق مشورہ نہ دے بلکہ نہایت صحیح و صائب رائے جو مشورہ لینے والے کو حق میں زیادہ مناسب اور قرین مصلحت ہو اُسے دیا جائے۔

اس سلسلہ میں چند واقعات ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت فاطمہ بنت قیس مشورہ کرنے آئیں کہ مجھ سے نکاح کے دو آدمی خواہش مند ہیں، ایک ابوجہم دوسرے معاویہ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابو جھم فضراب لا یضع عصاہ عن عنقہ واما معاویۃ فصعلوک لا مال لہ۔

فرمایا کہ ابوجہم تو اس لئے مناسب نہیں کہ وہ عورتوں کو بہت مارنے والا ہے اور معاویہ تنگدست ہیں اس لئے تمہارا گزر بسر ٹھیک طور سے نہ ہوگا۔

اسی حدیث کے آخر میں ہے کہ آپ نے ایک تیسرے شخص اسامہ بن زید سے عقد نکاح کا مشورہ دیا۔ حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ خدا نے اس عقد میں میرے لئے بڑی خیر و برکت رکھ دی۔ (مسند احمد ج ۶ ص ۴۱۲)

۲۔ حضرت علیؓ کا ایک واقعہ

مسیب بن نجبہ راوی ہیں کہ میری بیٹی سے عقد نکاح کرنے کے خیال سے حضرت حسن و حسین اور عبداللہ بن جعفر میرے گھر آئے اور ہر ایک نے اپنے ساتھ نکاح کر دینے کی خواہش ظاہر کی میں نے ان سب کو اپنے گھر میں ٹھہرادیا اور حضرت علی کے پاس مشورہ کے لئے گیا اور تینوں حضرات کے خیال کو عرض کیا۔ حضرت علی نے فرمایا حسن تو اس لئے مناسب نہیں کہ بڑا طلاق دینے والا ہے اور حسین اس لئے مناسب نہیں کہ ان کی طبیعت خوشامدانہ ہے اس لئے سب سے بہتر رائے یہ ہے کہ تم عبداللہ بن جعفر سے شادی کر دو۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا مجبوراً حسن و حسین وہاں سے نامراد واپس آئے اور اپنے باپ حضرت علیؓ سے کہنے لگے کہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے ہم دونوں کی مخالفت کرکے دوسرے سے شادی کرادی فرمایا کہ جب وہ مجھ سے مشورہ لینے کے لئے آئے تو چارو ناچار مجھے دیانت دارانہ مشورہ دینا لازم تھا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے المستشار مؤتمن یعنی جس سے مشورہ طلب کیا جائے اس کو امانتدار ہونا چاہیئے۔ (منتخب کنز العمال ج ۱ صٓ ۲۵)

قاضی شریح کی امانت داری

ایک دن قاضی شریح کا ایک لڑکا آیا اور اس نے کہا کہ ابا جان ہم سے اور فلاں سے اس قسم کا جھگڑا ہے آپ قانونی روشنی میں غور کرکے مجھے بتلائیے کہ فیصلہ میرے موافق ہو تو میں ان سے مقدمہ کروں اور ناموافق ہو تو میں مقدمہ بازی کا خیال نہ کروں۔ باپ نے سارا قصہ سنکر مقدمہ بازی کی اجازت دی۔ آخر مقدمہ قاضی شریح کے پاس آیا، قاضی صاحب نے لڑکے کے خلاف دوسرے فریق کو ڈگری دی جب قاضی شریح کے گھر گئے تو لڑکے نے کہا کہ آپ نے مجھے رسوا کردیا۔ قاضی صاحب نے جواب دیا حق تعالیٰ کی قسم جن کے موافق میں نے فیصلہ دیا ہے وہ لوگ مجھے تجھ سے محبوب نہیں ہیں ان جیسے لوگوں سے اگر روئے زمین بھر جائے تو ان سب کے مقابلہ میں تیری محبت میرے دل میں سب سے زیادہ ہے لیکن حق تعالیٰ تجھ سے زیادہ عزیز ہے بیٹے نے کہا کہ پھر آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتلا دیا کہ فیصلہ تیرے خلاف ہوگا فرمایا کہ مجھ کو یہ خوف لگا کہ اگر تیرے فیصلہ کی اطلاع قبل از وقت کرتا ہوں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ ان سے جا کر کچھ صلح کرلے اور ان کے بعض حق کو صلح کے ذریعہ اپنے لئے حاصل کرلے۔

(صفوۃ الصفوۃ ج ۳ صٓ ۲۰)

یہ تھا مشورہ میں خائنت امانت داری اور حقوق العباد کا خیال، لیکن آج کل کے قانونی مشیروں اور وکلاء صاحبان کو دیکھئے جو اپنے مشوروں میں سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ بناتے رہتے ہیں۔

۴۔ زیاد نے حضرت معاویہ سے حجاز کی گورنری کا فرمان طلب کیا چونکہ اُس کے مظالم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور تھے بعض اکابر صحابہ اور حضرت عبداللہ بن عمر نے حجاز پر اس کی گورنری کو ناپسند کیا اور اس کے مظالم کے اندیشہ سے بددعا کی چنانچہ اس کے داہنے ہاتھ میں ایک زہریلا پھوڑا پیدا ہوا۔ اطبا نے داہنے ہاتھ کے کاٹنے کا مشورہ دیا لیکن قاضی شریح نے مشورہ دیا کہ اپنا ہاتھ مت کٹائیے اور دوسرے طریقوں سے اس کا علاج کرائیے۔ لوگوں نے قاضی صاحب کو ملامت کرنا شروع کیا کہ اس کو ہاتھ کٹانے کا مشورہ دینا چاہیئے تھا آپ نے فرمایا کہ اس نے مجھ سے مشورہ طلب کیا تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا المستشار مؤتمن کہ مشورہ دینے والا امین ہوتا ہے اگر امانت فی الشورہ کا خیال نہ ہوتا تو میں بھی یہ چاہتا کہ آج اس کا ہاتھ کٹے پرسوں اس کا جسم کٹے۔ (مراۃ الجنان ج ۱ صفحہ ۱۶۰)

۵۔ یزید بن عبدالملک کے دورِ خلافت میں عمرو بن ہبیرہ عراق کے گورنر تھے۔ ایک دن ابن ہبیرہ نے ابن سیرین، امام شعبی، حسن بصری کو بلایا اور مشورہ کے طور پر دریافت کرنے لگا کہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ یزید بن عبدالملک خلیفہ وقت ہے اور ہم لوگوں سے حلف وفاداری کا معاہدہ ہو چکا ہے تو جو کچھ بھی اس کے احکام آتے ہیں ہمیں اس کی پابندی کرنی پڑتی ہے۔ اس بارہ میں مجبور ہوں آپ لوگوں کا کیا خیال ہے۔ ابن سیرین اور امام شعبی نے گول مول جواب دیا لیکن حسن بصری نے کھل کر کہا اور نہایت صحیح مشورہ دیا کہ یزید کے مقابلہ میں خدا کا خوف کر اور خدا کے مقابلہ میں یزید کا خوف نہ کر کیونکہ خدا تجھے یزید کے ظلم وستم سے بچا سکتا ہے اور یزید تجھ کو اللہ کی پکڑ سے نہیں بچا سکتا، گورنر نے واپسی کے وقت بصری صاحب کو خلعت ونقد وغیرہ انعام سے سرفراز کیا اور ان دونوں سے کئی گنا زیادہ انعام دیا گیا۔ اس پر ابن سیرین اور امام شعبی کہنے لگے کہ ہم دونوں نے گول مال بات کہی تو ہمارا معاملہ بھی گول مول ہو گیا۔ (مراۃ الجنان ج ۱ صفحہ ۲۳۰)

سعید بن جبیر کا ایک عظیم جذبہ ایثار

حجاج بن یوسف جو اپنے ظلم وستم توڑنے میں مشہور ومعروف شخص ہے اس نے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعید بن جبیر کو اپنے سپاہیوں کے ذریعہ گرفتار کرایا جو سپاہی ان کو گرفتار کر کے چلے انھوں نے تیس دن تک برابر دیکھا کہ سعید دن بھر روزہ رکھتے ہیں اور رات میں قیام کرتے ہیں۔ ایسے نیک و باخدا انسان کو دیکھ کر سپاہیوں نے کہا کہ ہم قطعی طور پر جانتے ہیں کہ تم قتل کر دیئے جاؤ گے لہٰذا ہم تم کو چھوڑ دیتے ہیں، تم جہاں چاہو چلے جاؤ۔ اس سراپا خیر ہستی نے جواب دیا کہ حجاج کو قطعی طور پر معلوم ہو جائے گا کہ تم نے پکڑ کر پھر چھوڑ دیا ہے تم کو اس پر سزا دی جائے گی اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم سپاہیوں کی جان جائے۔

(صفوۃ الصفوۃ ج ۳ ص ۴۵)

اللہ اللہ کیسے حق پرست وہ مردان خدا تھے اور کیسے امانت پسند وحقیقت شناس وایثار پیشہ تھے۔

خرید وفروخت کے احکام ومسائل

قرآن کریم میں ارشاد ہے واوفوا الکیل والمیزان بالقسط لا تکلف نفساً الا وسعھا (سورۂ انعام)

یعنی ناپ تول کو پورا کرو انصاف کے ساتھ ہم کسی کے ذمہ وہی چیز لازم کرتے ہیں جس کی ان کو طاقت ہو۔ دوسری جگہ ارشاد ہے فاوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیاءھم یعنی پورا کرو ناپ تول اور مت گھٹا کر دو لوگوں کو ان کی چیزیں۔ ایک جگہ فرمایا ولا تنقصوا المکیال والمیزان (سورۂ ہود) یعنی نہ گھٹاؤ ناپ اور تول کو۔

ایک جگہ فرمایا اوفوا الکیل ولا تکونوا من المخسرین وزنوا بالقسطاس المستقیم (سورۂ شعراء)

یعنی پورا کرو ناپ کو اور مت ہو نقصان دینے والے اور تولو سیدھی ترازو سے

ان تمام آیات سے معلوم ہوا کہ ناپ وزن کے معاملات میں بے انصافی وخیانت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوند کریم کو سخت ناپسند ہیں۔

بندوں کے حقوق کی رعایت اور معاملات باہمی کی درستگی جس کی طرف آج ہمارے زمانہ کے پرہیزگاروں کو بھی بہت کم توجہ ہوتی ہے خداوند کریم کے نزدیک بے حد اہم چیز ہے۔

خریدار کو کچھ زیادہ دینا چاہیئے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بازار سے گزرتے تو ضروری ہدایت دیتے جاتے ایک بار ایک آدمی کو دیکھا کہ وزن کر کے چیزیں دے رہا ہے اس سے فرمایا زن وارجح یعنی وزن کرو، مگر وزن سے کچھ زیادہ دو۔

۲۔ حضرت علیؓ ایک قصاب کی دوکان سے گزرے تو دیکھا کہ ایک لڑکی گوشت خرید رہی ہے اور یہ کہہ رہی ہے کہ کچھ زیادہ دو تو حضرت علی نے فرمایا کہ وزن سے کچھ زیادہ دے یہ بیع میں برکت کی موجب ہوگی۔ (منتخب کنزالعمال ج ۲ ص ۲۳۱)

ردّی اور عمدہ غلّہ کی ملاوٹ دُرست نہیں

ایک بار آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بازار سے گزرے اور ایک آدمی کے پاس غلّہ دیکھا جس میں ردّی اور عمدہ دونوں طرح کے غلّے ملائے ہوئے تھے، آپ نے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا تاکہ اس اچھے غلّے کے ساتھ یہ خراب دانہ والا بھی بک جائے، آپ نے فرمایا کہ یہ دھوکہ دہی ہے۔ ردّی وجید کو علیحدہ علیحدہ فروخت کرو۔

(منتخب کنزالعمال ج ۲)

بیع پر بیع جائز نہیں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا یبیع بعضکم علی بیع بعض ولا یخطب علی خطبۃ اخیہ یعنی کسی کے بیع کر لینے پر دوسرا شخص بیع نہ کرے اور نہ کسی منگنی پر دوسرا منگنی کا پیغام دے۔

معلوم ہوا کہ جب کسی چیز کے بیع کے معاملہ میں بائع کا رجحان ایک آدمی کے لئے ہو جائے تو دوسرے شخص کو اس میں کمی و بیشی نہ کرنی چاہیئے۔ یا جب ایک لڑکا و لڑکی کا پیغام ایک جگہ جا چکا ہے اور وہاں بات ختم نہیں ہوتی ہے تو دوسرے شخص کو چڑھا اوپری نہیں کرنی چاہیئے۔ (منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۲۲۴)

حضرت ابوبکرؓ کا ایک واقعہ

حضرت عمرؓ کی صاحبزادی حضرت حفصہؓ جب بیوہ ہوگئیں تو حضرت عمرؓ نے چاہا کہ اس کی شادی حضرت ابوبکرؓ سے کر دیں۔ آپ نے اس کا تذکرہ حضرت ابوبکر سے کر دیا مگر وہ خاموش رہ گئے جس سے حضرت عمرؓ رنجیدہ بھی ہوئے۔ چند دنوں کے بعد حضرت حفصہؓ سے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نکاح ہو گیا تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ میں اس لئے خاموش ہو گیا تھا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حفصہؓ کے بابت تذکرہ کرتے سنا تھا ایسی حالت میں نہ میرا اس طرف رجحان درست تھا نہ آپکے راز کو آشکارا کرنا مناسب تھا اگر خود حضورؐ اپنے عقد میں لینے والے نہ ہوتے تو میں اپنے عقد میں بڑی خوشی سے قبول کرتا۔

(مسند احمد ج ۱ ص ۱۲)

بیچی ہوئی چیز کی واپسی

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من اقال مسلما اقال اللہ عثرتہ یوم القیامۃ (صحیح ابن حبان منتخب کنز ج ۱ ص ۲۳۴)

جو شخص کسی مسلمان کی لغزش اور غلطی کی معافی مانگنے پر درگزر کر دے تو اللہ بھی قیامت کے دن اس شخص کی لغزش سے درگزر کر دیں گے۔ جب کوئی شخص یہ سمجھے کہ مجھے اس چیز کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خریدنے یا بیچنے میں دھوکہ ہوا اور مشتری بائع سے واپسی کے لئے کہے اور بائع عقد بیع وشرا کو کالعدم کردے تو اسے اقالہ کہتے ہیں۔

حضرت عثمانؓ کا ایک سبق آموز واقعہ

حضرت عثمان غنیؓ نے ایک آدمی سے زمین خرید لیا مگر بیچنے والے نے دام لینے سے گریز کیا آخر حضرت عثمانؓ نے پوچھا کہ تم نے اب تک دام کیوں نہیں لیا اس نے کہا کہ اس زمین کے فروخت کرنے کرنے میں لوگ مجھے احمق بتا رہے ہیں کہتے ہیں کہ تم نے بہت سستا فروخت کر دیا ہے اس لئے میں اپنی زمین واپس کر لینا چاہتا ہوں، حضرت عثمانؓ نے کہا کہ تجھے اختیار ہے خواہ زمین لے لے، خواہ دام لے لے۔ کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ خرید و فروخت میں نرمی کرنے والے جنت میں داخل ہوں گے۔ (مسند احمد ج ۱ ص۵۸)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک غلام یہ کہہ کر فروخت کیا کہ اس میں عیب و ہنر جو کچھ ہے دیکھ لو مجھے لوٹا ب میں دوبارہ اس کو واپس نہ لوں گا چنانچہ بیع اس طرح آٹھ سو میں ختم ہو گئی خریدار جب غلام کو اپنے گھر لے گیا تو کوئی عیب اس کو نظر آیا پھر واپس کرنے لایا آپ نے چونکہ شرط کرلی تھی کہ عیب و ہنر دیکھ لو میں واپس نہ کروں گا اس لئے آپ نے واپس لینے سے انکار کیا تو حضرت عثمانؓ کے پاس معاملہ گیا بالآخر عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عثمانؓ کی مداخلت کے بعد غلام کو واپس لے لیا۔ حضرت سالم فرماتے ہیں کہ کچھ دنوں کے بعد میرے والد حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک دوسرے خریدار کے ہاتھ اس غلام کا عیب و ہنر بتلا کر ڈیڑھ ہزار میں فروخت کر دیا۔

(منتخب کنز العمال ج ۲ ص۲۳۶)

گراں فروشی کی آرزو غلط ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص نے میری امت پر گرانی کا خیال ایک شب کے لئے بھی قائم کیا تو اس کی چالیس سال کی عبادت اکارت ہو جائے گی۔

(منتخب کنز العمال ج ۲ ص۲۳۲)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص غلّہ کے گرانی کے زمانہ میں غلّہ کو روک رکھے گا تو اگر وہ اسے بعد میں صدقہ بھی کر دے تو قبول نہ ہوگا۔ (تاریخ خطیب ج ۸ ص۳۵۲)

گرانی کے انتظار میں غلّہ روکنا منع ہے

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں دو آزاد شدہ غلاموں نے غلّہ خرید کر گراں ہونے کے انتظار میں اُن کو روک رکھا، حضرت عمرؓ کو اس کی اطلاع ہو گئی تو آپ نے دونوں غلاموں کو بُلا کر پوچھا کہ تم لوگوں نے غلّہ روک رکھا ہے دونوں نے جواب دیا کہ ہم نے دام دے کر خریدا ہے اور حسب مصلحت فروخت کریں گے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ میں نے حضورؐ سے سنا ہے کہ غلّہ کو روک کر فروخت کرنے والے کی سزا افلاس ہے یا جذام ایک غلام نے اس حرکت سے توبہ کر لی دوسرے غلام نے تسلیم نہیں کیا تو وہ مجذوم ہو کر مرا۔ (منتخب کنز العمال ج ۲ ص۱۳۵)

غلّہ روکنے پر سُلطانی سزا

حضرت علیؓ نے فرات کے کنارے دیکھا کہ ایک تاجر کے بکھار غلّہ سے بھرے ہوئے پڑے ہوئے پوچھا یہ کیا ہیں؟ لوگوں نے کہا کہ ایک بڑے تاجر کا گودام ہے جس نے غلّہ خرید کر ان بکھاروں میں بھر رکھا ہے گراں ہونے پر فروخت کرے گا یہ معاملہ سن کر آپ نے اس غلّہ کے جلانے اور ضائع کرنے کا حکم صادر فرمایا اور جلوا دیا۔

بیع کے لئے جھوٹی قسم

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی قسم سے اگرچہ سودا فروخت ہو جائے لیکن اس میں برکت نہ ہوگی۔ (مسند احمد ج ۲ ص۲۳۵)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بازار میں جاتے تو فرماتے کہ خرید و فروخت کرو مگر جھوٹی قسم نہ کھاؤ مچھلی والوں کی لائن میں جاتے تو فرماتے کہ مچھلی اور سڑی ہوئی مچھلی بازار میں نہ لاؤ۔ (منتخب کنز العمال ج ۲ ص۴۳۶)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجارت میں راست بازی

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اور سچا تاجر دونوں ساتھ ساتھ جنت میں ہوں گے۔ یہ سچے تاجر کا کتنا بڑا مرتبہ ہے لیکن آج اس کی قدر و قیمت کون جانتا ہے۔

ائمہ سلف میں تجارت پیشہ حضرات بکثرت تھے مگر وہ کیسے سچے لوگ تھے اور اپنی تجارت میں راست بازی و صاف معاملگی کس طرح برت رہے تھے اس سلسلہ میں چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ شام سے ایک آدمی آیا اور ریشم والوں کی بازار میں جا کر ایک تاجر سے کہنے لگا کہ آپ کوئی بوٹہ دار منقش چادر چار سو روپیہ میں دیں گے، یونس بن عبید نے کہا کہ ایسی چادر صرف دو سو روپیے میں مل جاتے گی۔ اذان ہو گئی تو یونس بن عبید نماز پڑھنے چلے گئے اور واپس آئے تو دیکھا کہ اس چادر کو ان کا بھتیجہ چار سو روپیہ میں فروخت کر چکا ہے پوچھا کہ یہ روپیہ کیسا؟ اس نے کہا کہ چادر کے دام ہیں، یہ سن کر شامی خریدار کو بلایا اور دو سو اس کا زائد دام واپس کر دیا کہ اس چادر کے صرف دو سو دام ہیں اور زائد دام آپ واپس لے جائیں خریدار نے پوچھا کہ آپ کون ہیں کہا بس یہ کافی ہے کہ میں ایک مسلمان ہوں

(صفوۃ الصفوۃ ج ۳ ص ۲۳۲، احیاء العلوم ج ۲ ص ۸۱)

۲۔ محدث زمانہ یونس بن عبید کے پاس ایک عورت ریشمی بوٹہ دار چادر فروخت کرنے لائی اس سے پوچھا کہ کیا دام لوگی، اس نے کہا کہ ساٹھ درم آپ نے چادر کو اپنے پڑوسی کے ہاتھ میں دے کر پوچھا کہ بھائی یہ کتنے کا ہوگا اس نے کہا کہ ایک سو مناسب دام ہوگا یونس نے کہا میں اس کو ایک سو پچیس میں خرید کروں گا۔ عورت نے کہا کہ مجھ کو تو صرف ساٹھ روپئے میں فروخت کر دینے کا حکم ہے۔ یونس بن عبید نے فرمایا کہ ایک سو پچیس سے کم دام پر نہیں خرید سکتا ناچار عورت واپس چلی گئی۔

(صفوۃ الصفوۃ ج ۳ ص ۲۲۳)

۳۔ محدث اجل یونس بن عبید کے پاس ایک عورت ریشم کا جبہ برائے فروخت لائی تو پوچھا کہ اس کو کتنے میں فروخت کرے گی۔ اس نے کہا کہ پانچ سو روپے میں۔ یونس بن عبید نے کہا کہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ دام کی چیز ہے یہاں تک کہ آپ نے اس کا دام ایک ہزار لگایا اور ایک ہزار دے کر خرید فرمایا حالانکہ وہ عورت صرف پانچ سو میں دے رہی تھی۔

(صفوۃ الصفوۃ ج ۴ ص ۲۲۵)

۴۔ حسان بن سنان کے غلام نے مقام اہواز سے حسان کو اطلاع دیا کہ امسال نیشکر یعنی گنا میں آفت آگئی ہے شکر ضرور گراں ہوجائے گی اس لئے شکر پہلے سے خرید لیجئے چنانچہ آپ نے ایک آدمی سے کافی شکر خرید لیا جس میں تیس ہزار کا نفع تھا پھر اُن کے دل میں خیال آیا کہ میں نے جس سے شکر خریدا ہے اس کو اطلاع نہیں دی تھی کہ گراں ہوجانے کی اطلاع نہیں دی تھی کہ گراں ہوجانے کی اطلاع پھر میں نے خریدا ہے چنانچہ شکر والے کے پاس جا کر گرانی کی اطلاع دی اس نے کہا کہ میں نے خوشی سے یہ سودا کر لیا ہے مجھے کوئی ملال نہیں ہے منافع آپ کو مبارک رہے مگر آپ کا دل نہ مانا آپ نے بیع کو واپس کر دیا ہے۔

۵۔ امام بخاریؒ نے اپنے مال کو مضاربت پر دے رکھا تھا۔ ایک مرتبہ آپ کے مضارب نے کوئی سودا امام کے پاس بھیج دیا، سوداگروں کو خبر لگی تو وہ امام صاحب کے پاس آئے اور اس سودا پر پانچ ہزار نفع دینے لگے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ آپ لوگ لوٹ جائیں اور مجھے غور کرنے کا موقع دیں۔ صبح کے وقت دوسرے سوداگر آئے تو اس سودا پر دس ہزار کا نفع دینے لگے تو آپ نے فرمایا نویت البارحۃ ان ادفع الیھم بما طلبوا فلا احب ان انقض نیتی

(مقدمہ فتح الباری وصفوۃ الصفوۃ ج ۴ ص ۱۳۲)

یعنی تم سے پہلے آئے ہوئے سوداگروں کو ان کے حسب طلب دیدینے کی میں نے رات میں نیت کر لی تھی۔ اب اس نیت کو میں توڑنا نہیں چاہتا۔

ایک لطیف ونفیس واقعہ

صوفی باصفا حضرت سری سقطیؒ کے پاس اُن کے آدمی نے ساٹھ روپیے بورے کے حساب سے بادام کے

ؔ مضارب وہ شخص ہے جو کسی غیر کے روپے سے کام کرے اور نفع میں ربع یا ثلث یا حصے پاجائے اگر نقصان ہو تو صرف روپیہ کا مالک ذمہ دار ہوگا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بورے بھیجے۔ آپ نے اپنے دل میں طے کرلیا کہ فی بورہ تین روپیہ نفع لوں گا۔ صبح دلال آیا اس نے بوروں کا دام پوچھا آپ نے ۶۳ روپے فی بورہ کا دام بتا دیا۔ دلال نے کہا کہ آپ کو خبر نہیں آج بازار کا بھاؤ ننوے روپے فی بورہ ہے۔ سری سقطیؒ نے کہا کہ اب کچھ بھی ہو میں نے صرف تین روپے فی بورہ منافع لینا طے کرلیا ہے اس سے زیادہ نہیں لے سکتا۔ دلال نے کہا کہ میں نے بھی دل میں عہد کیا ہے کہ کسی مسلمان کو نقصان پہونچاؤں اور دھوکہ میں نہ ڈالوں اس لئے میں ننوے روپیہ بورہ سے کم پر نہیں لینا چاہتا بس آخر یہی ہوا کہ نہ دلال نے خریدا اور نہ سری سقطیؒ نے فروخت کیا۔

(تاریخ خطیب بغدادی ج ۹ صفوۃ الصفوۃ ج ۲ ص ۲۱۰)

زمین کو بیچنا ہو تو پہلے شریک پر پیش کرے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس زمین یا کھجور کے باغات ہوں اور وہ ان کو فروخت کرنا چاہتا ہو تو سب سے پہلے اپنے شریک پر پیش کرے۔

(مسند احمد ج ۳ ص ۳۰۷)

اسی طرح اگر شرکت میں کھیتی ہو اور کوئی بھی اپنا حصہ فروخت کرنا چاہے تو پہلے اپنے شریک پر پیش کرے۔

(مسند احمد ج ۳ ص ۳۱۶)

زائد پانی کی فروختگی ناجائز ہے

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری ضرورت سے جو پانی فاضل بچا ہو، اس کو فروخت نہ کرو بلکہ یونہی اپنے پڑوسیوں کو استعمال کے لئے دیدو۔

ایک صحابی ایاس بن عبد نے دیکھا کہ لوگ فرات کے پانی کو فروخت کر رہے ہیں اور ضرورت مند لوگ خرید کرتے جا رہے ہیں تو ان کو جا کر روکا اور اس سے منع کیا۔ (مسند احمد ج ۳ ص ۱۳۸ مسلم)

زمین کی بیع میں معدن داخل نہیں

حضرت بلال مزنی کو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بڑی لمبی جاگیر عنایت کی اس میں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین بھی تھی اور معدن و پہاڑ بھی تھا۔ حضورؐ نے اس جاگیر کے متعلق تحریر فرمایا تھا کہ یہ زمین اور اس کے اندر کے معدن پہاڑ سب بلال کی ملکیت ہے ایک وقت آیا کہ حضرت بلال کے صاحبزادوں نے خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کے ہاتھ اپنی زمین کا ایک حصہ فروخت کر ڈالا۔ اتفاق سے اس زمین کے اندر معدن نکل آئے تو ان لوگوں نے کہا کہ ہم نے آپ سے کھیتی کے لائق زمین بیچی ہے اس کے اندرونی معادن کو ہم نے نہیں بیچا ہے اور شہادت میں حضورؐ کا وہ فرمان لائے جس میں زمین اور اس کے معدن اور پہاڑ کے الگ الگ ملکیت کی تصریحات تھیں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے آنحضرتؐ کی تحریر مبارک کو چوما، آنکھوں سے لگایا پھر زمین کے نگراں کو بلا کر فرمایا کہ معدن سے جو کچھ تم نے نکالا ہو ان کے حوالہ کر دو البتہ نکالنے کے اخراجات ان سے حاصل کر لو۔

(کتاب الاموال و منتخب کنز العمال)

سواری کی بیع میں اس کا سامان بلا شرط کے شامل نہ ہوگا

ایک اعرابی سے حضرت عمرؓ نے ایک اونٹ خریدا اس پر اس کا ٹاٹ و پالان وغیرہ بھی تھا جب دام دینے کی باری آئی تو اعرابی نے کہا کہ میں نے اس کے سامان کو نہیں بیچا ہے، صرف اونٹ کو فروخت کیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ جب میں نے اس کی خریداری کی گفتگو مکمل کر لی ہے تو اس پر ٹاٹ و پلان وغیرہ بھی تھا۔ اس لئے میں اس کا مستحق ہوں۔ یہ جھگڑا اسی طرح تھا کہ حضرت علیؓ آن پہنچے۔ دونوں نے ان کو اپنا حکم (پنچ) بنالیا، حضرت علیؓ نقصہ سن کر حضرت عمرؓ سے کہا کہ آپ نے ٹاٹ پلان کے لئے شرط کر لیا تھا تو یہ ضرور آپ کے ہوں گے ورنہ اعرابی کے ہیں، حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے کوئی ایسی شرط تو نہیں کی تھی یہ سُنکر حضرت علیؓ نے اعرابی کے حق میں فیصلہ دیا۔ اعرابی ٹاٹ و پلان لے گیا اور حضرت عمرؓ نے اونٹ کی پوری قیمت ادا کر دی۔ (منتخب کنز العمال ج ۲ صہ ۲۳۱)

نبی کریمؐ کی خرید و فروخت کا ایک واقعہ

نبی کریمؐ نے ایک اعرابی بدوی سے عجوہ کھجور کے عوض ایک اونٹ خریدا اور فرمایا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے گھر چلو اور عجوہ لے آؤ جب بدوی کو لے کر حضورؐ گھر پہنچے تو اتفاق سے عجوہ کھجور کی مطلوبہ مقدار موجود نہ تھی آپ نے اعرابی سے معذرت کے انداز میں کہا کہ اتفاق سے عجوہ مطلوبہ مقدار میں موجود نہیں ہے بدوی نے شور مچانا شروع کیا کہ ہائے یہ کیسی بے وفائی ہے، یہ کیسی دغابازی ہے لوگوں نے بدوی کو ڈانٹنا شروع کیا کہ حضورؐ کے متعلق ایسی گستاخانہ باتیں کیوں کر رہا ہے حضورؐ کبھی ایسی دغابازی نہیں کر سکتے لیکن وہ برابر واویلا مچاتا رہا حضورؐ نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا کہ خویلہ بنت حکیم کو میرا پیغام دو اور ان سے ایک مدت کی شرط پر عجوہ قرض لے لو جب وہ صحابی وہاں پہنچے تو انھوں نے کہا کہ عجوہ میرے پاس موجود ہے اعرابی کو بھیج دیجئے کہ جائے اس کو عجوہ کھجوریں مل گئیں تو بڑا خوش ہوا اور حضورؐ کو دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ (مسند احمد ج ۶ ص ۲۶۹)

طے شدہ دام میں غیر کا اضافہ مؤثر نہ ہوگا

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی سے ایک گھوڑا خریدا اور دام ادا کرنے کے لئے اعرابی کو ساتھ لیا آپ اس گھوڑے پر سوار تھے۔ گھوڑا کے تیز رفتاری کے سبب آپ ذرا کچھ آگے نکل گئے ادھر کچھ لوگ اعرابی سے ملے اور گھوڑا کا بھاؤ تاؤ کرنے لگے۔ اعرابی نے کہا کہ وہ گھوڑا ابھی فروخت نہیں ہوا ہے بعض لوگوں نے کچھ دام لگایا جو حضورؐ کے دام سے زیادہ تھا، اعرابی نے لالچ میں آکر حضورؐ کو پکارنا شروع کیا کہ اگر آپ کو گھوڑا خریدنا ہو تو خرید لیجئے ورنہ میں فروخت کئے دیتا ہوں۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے گھوڑا کو روک کر فرمایا کہ تو میرے ہاتھ گھوڑا فروخت کر چکا ہے تو اعرابی نے کہا لا واللہ ما بعتك یعنی قسم بخدا میں نے ہرگز نہیں بیچا ہے، حضورؐ نے فرمایا یہ تو کیا کہہ رہا ہے تو قطعی فروخت کر چکا ہے، اس نے کہا کہ کوئی گواہی لاؤ جو اس بات کی گواہی دے کہ میں نے تمھارے ہاتھ فروخت کر دیا ہے اسی رد و کد میں کچھ لوگ جمع ہو گئے۔

حضرت خزیمہ بن ثابت انصاری بھی آ گئے انھوں نے اعرابی اور حضورؐ کے سوال وجواب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو سنا تو بے ساختہ فی الفور بول اُٹھے اَنَا اشهد انك قد بايعته یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے حضورؐ کے ہاتھ قطعی طور سے فروخت کر دیا ہے۔ معاملہ رفع دفع ہو گیا طے شدہ دام لے کر بدوی واپس ہو گیا اور دوسروں کا اضافہ بیع پر اثر انداز نہ ہو سکا۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۲۱۶)

بیع بلا رضامندی منعقد نہیں ہو سکتی

خرید و فروخت کے لئے رضاء طرفین شرط ہے۔ حضرت عمرؓ نے مسجد نبویؐ میں اضافہ کے لئے حضرت عباسؓ کے مکان کو خریدنا چاہا تو حضرت عباسؓ سے کہا کہ اپنا گھر آپ فروخت کر دیں تاکہ مسجد نبویؐ کی توسیع ہو سکے۔ حضرت عباسؓ نے اس کے فروخت سے انکار کر دیا حضرت عمرؓ نے فرمایا تو پھر مجھے ہبہ یا عطیہ کے طور پر دیدیجئے اس پر بھی وہ راضی نہ ہوئے تو فرمایا پھر آپ اپنی طرف سے مسجد نبویؐ میں شامل کر دیجئے اور وقف کا ثواب لیجئے اس پر بھی انکار کیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا لا بد لك من احدهن یعنی ان تینوں باتوں میں سے ایک بات پر تم کو عمل کرنا ہی پڑے گا حضرت عباسؓ نے پھر صاف طور سے انکار کر دیا حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپ تیسرے آدمی کو حکم بنائیے۔ چنانچہ حضرت ابن ابی کعب حکم ہوئے انھوں نے معاملہ کو سن کر فرمایا۔ بلا رضامندی کے کسی مسلمان کا مال لینا قطعی درست نہیں۔ بیع یا ہبہ یا وقف میں زبردستی نہیں چل سکتی حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آپ نے یہ فیصلہ کتاب اللہ سے اخذ کیا ہے، یا سنت رسولؐ سے، حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا نبی کریمؐ کی سنت سے لوچھا وہ کیا ہے۔ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے جب بیت المقدس بنانا شروع کیا تو جو دیوار شام تک تیار ہوتی تھی وہ صبح کو منہدم ہو جاتی تھی۔ آخر ان کو بذریعہ وحی خدا نے مطلع فرمایا کہ کوئی بنیاد ایسے آدمی کی زمین پر نہ رکھو جس کو تم نے رضامند نہ کر لیا ہو، یہ سن کر حضرت عمرؓ نے اپنے خیال کو واپس لے لیا، حضرت عباسؓ نے جب فیصلہ اپنے موافق دیکھا تو خوشی سے مسجد کے اضافہ کے لئے اپنا مکان دیدیا۔ (منتخب کنز العمال ج ۳ ص ۳۲۳)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیب دار چیز کی بیع ممنوع ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے کہ اگر اپنے مال میں کچھ عیب ونقص موجود ہو تو خریدار سے صاف صاف اس کی نوعیت کو بتلا دینا چاہئیے اور عیب کو ظاہر کر دینا چاہئیے اس حدیث کی روشنی میں چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

۱۔ مجمع بن لیسار اپنی بکری بازار میں بیچنے کے لئے لے گئے تو بکری کا عیب صاف بتا دیا کہ اس کے دودھ میں نمکینی پن معلوم ہوتا ہے (صفوۃ الصفوۃ ج ۳ ص۹۰)

۲۔ عمرو بن قیس کپڑے کا کاروبار کرتے تھے ایک نیک عورت ان کے پاس کپڑا لائی اس نے کہا کہ یہ کپڑا خرید لیجئے اور یہ یاد رکھئے کہ اس کا سوت کمزور ہے جب عمرو بن قیس کے پاس کوئی خریدار آتا تو صاف کہہ دیتے کہ میں نے جس سے یہ کپڑا خریدا ہے اس نے مجھے بتایا ہے کہ اس کا سوت کمزور ہے۔ (صفوۃ الصفوۃ ج ۳ ص۸۰)

۳۔ حسن بن صالح نے اپنی لونڈی کو بازار میں بیچنے کے لئے بھجوایا تو کہلا دیا کہ خریدار سے بتلا دینا کہ اس نے ہمارے یہاں خون تھوکا ہے جو شاید کوئی مرض ہو۔ (صفوۃ ج ۳ ص۸۹)

۴۔ محمد بن واسع مرو کے بازار میں اپنا گدھا فروخت کرنے کے لئے گئے تو کسی نے پوچھا کہ آپ اسے پسند کرتے تھے کہا اگر پسند ہوتا اور کچھ عیب نہ ہوتا تو فروخت کرنے کے لئے ہرگز نہ لاتا۔ (صفوۃ ج ۳ ص۱۹۴)

۵۔ یونس بن عبید نے بازار میں بکری فروخت کے لئے بھیجا تو کہہ دیا کہ خریدار سے کہہ دینا کہ یہ بکری گھاس الٹ پلٹ دیتی ہے اور کھونٹا اکھاڑ ڈالتی ہے۔

۶۔ واثلہ بن اسقع کے گھر والوں نے اپنا ایک اونٹ بیچ دیا آپ کی نظر جب خریدار پر پڑی تو آپ نے اس سے پوچھا کہ اس کا عیب تم سے بیان کیا گیا یا نہیں خریدار نے کہا کہ جانور صحیح سالم مضبوط وفربہ ہے اس میں کیا عیب ہے فرمایا کہ اگر تم نے سفر کے لئے لیا ہے تو ٹھیک ہے اگر گوشت کے لئے خریدا ہے تو مضائقہ نہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرید و فروخت میں سُودی لین دین ممنوع ہے

کاروبار میں سُود کے ذریعہ ترقی کا خیال بالکل لغو وباطل ہے۔ قرآن کریم نے سُود خواری کو قطعًا حرام ٹھہرایا ہے۔ ارشاد ہے احل اللہ البیع وحرم الربٰوا کہ اللہ نے تجارتی نفع کو حلال قرار دیا ہے اور سُودی کاروبار کو قطعًا حرام ٹھہرایا ہے۔

صحابۂ کرام وائمۂ دین اور مُسلمانان سلف نے اپنے کاروباری ذرائع ووسائل میں کبھی سُود کو داخل نہ کیا اس کے باوجود انھوں نے بے نظیر ترقیاں حاصل کیں اور انہا دولت پیدا کی تجارتی کاروبار کو سب سے زیادہ وسعت دی، دنیا میں وہ بہت زیادہ خوشحال وترقی یافتہ مانے گئے مگر ترقی واقبال مندی کے اس تمام جدوجہد میں کہیں بھی ان پر سُود کا سایہ تک نہ پڑا۔ اسلام نے سُود کی قہرمانیت وحرمت کا اعلان کر کے مسلمانوں کو بڑے ظلم وسنگدلی سے بچا لیا ہے۔ یہ قرآن کریم کا اہم احسان عظیم ہے۔ نبی اکرم نے سود کو بہت بڑا گناہ قرار دیتے ہوئے فرمایا ان الدرھم یصیبہ الرجل من الربٰوا اعظم عند اللہ فی الخطیئۃ من ست وثلاثین زنیۃ یزنیھا الرجل

(منتخب کنز العمال وتاریخ خطیب ص۷۹)

یعنی سُود کا ایک درم (چار آنہ پیسہ) وصول کرنا چھتیس مرتبہ کی زنا کاری سے بڑھ کر ہے ایک اور موقع پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سُود خوری میں ستر گناہ ہیں ان میں سب سے ادنیٰ گناہ یہ ہے کہ کوئی ذلیل سے ذلیل آدمی حتیٰ کہ کوئی چمار بھی اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرنا پسند نہ کرے گا لیکن سود خور چمار سے بھی گیا گزرا ہے وہ ایسے لیسے حرام کاریوں کا بھی مرتکب قرار پاتا ہے۔

حدیث معراج میں ہے کہ نبی کریم نے دیکھا کہ کچھ آدمی خون کی ندی میں غوطہ کھا رہے ہیں جب سر کو اوپر نکالتے ہیں تو فرشتے ان کے سر پر ایک بھاری پتھر دے مارتے ہیں کہ اس کا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجا وغیرہ سب الگ ہو جاتا ہے اسی طرح ان کو مسلسل عذاب ہوتا رہتا ہے، آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہیں جواب دیا گیا کہ یہ لوگوں کا خون چوسنے والے یعنی سود خوار ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو محفوظ و مامون رکھے، کسی نے کیا خوب لکھا ہے۔

جیو کی رکھشا کرنے والو سود کھانا چھوڑ دو
یہ وہ سالن ہے کہ جس میں آدمی کا خون ہے

سود پر ایک زرّیں مقولہ

ڈاکٹر اسحاق موسیٰ ایجنسی پروفیسر امریکن یونیورسٹی بیروت کا یہ قیمتی نوٹ سنہرے حرفوں میں لکھے جانے کے قابل ہے۔

"ایک بار اُن سے چند طالب علموں نے سود کے متعلق بحث کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ زمانہ میں سودی کاروبار کے بغیر کوئی حکومت نہیں چل سکتی ہے اس لئے اسلامی تعلیمات پر ان حالات میں عمل کیوں کر ہو سکتا ہے؟ ڈاکٹر صاحب موصوف نے جواب دیا کہ یہ روس و چاپان کی حکومتیں بغیر سودی کاروبار کے اس درجہ ترقی یافتہ کیسے ہو گئیں"؟

اس قیمتی و زرّیں قول سے معلوم ہوا کہ خوشحالی و ترقی بغیر سودی نظام کے بھی حاصل ہو سکتی ہے۔ (ماہنامہ برہان دہلی ماہ ستمبر ۱۹۷۴ء)

سود کے سلسلے میں مَیں نے ایک مفصل مضمون "اسلام و ظلمتِ جدیدہ" کے عنوان سے ایک مستقل رسالہ میں نقل کر دیا ہے۔

آداب و اخلاق و معاملہ داری سے متعلق چند مسائل کے شرح و بیان کے بعد اب سب سے پہلے آپ قرابت داروں کے حقوق ملاحظہ کریں گے۔ اس سلسلہ کا خاتمہ حقوق الوالدین و حقوق الزوجین پر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس کے ثمرات و برکات

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہماری زندگیوں کو خوشگوار بنائے۔

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

رشتہ داروں کے حقوق

قرآن کریم میں ارشاد ہے وآتِ ذی القربٰی حقہ والمسکین وابن السّبیل ولاتبذّر تبذیرا (سورۃ بنی اسرائیل)

یعنی دے قرابت والے کو اس کا حق اور محتاج و مسافر کو بھی اور فضول خرچی نہ کر اس سے معلوم ہوا کہ رشتہ داروں کے مالی و اخلاقی ہر قسم کے حقوق کو ادا کرنا چاہیئے اور محتاج و مسافر کی خبر گیری رکھنی چاہیئے۔ ایک جگہ ارشاد فرمایا۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا۔ (سورہ نساء)

یعنی اللہ سے ڈرتے رہو جس کے واسطہ سے سوال کرتے ہو آپس میں اور خبر دار رہو قرابت داروں سے بے شک اللہ تعالیٰ نگہبان ہے۔

یوں تو تمام انسانوں کے حقوق کی رعائت رکھنی ضروری ہے لیکن اقارب سے خصوصی رشتے ہوتے ہیں تو اُن کے حقوق کی مزید اعانت و حُسنِ سُلوک میں مزید اہتمام ضروری ہوگا۔ صاف طور سے ارحام (اہلِ قرابت) کے حقوق کی رعایت و حفاظت کا حکم ہے۔

سُورۂ نحل میں ارشاد ہے انّ اللہ یامرکم بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربٰی، بے شک اللہ تعالیٰ انصاف اور حُسنِ سُلوک اور قرابت دار کو دینے کا حکم کرتا ہے۔ (سُورۂ نحل)

سُورۂ بقرہ میں ارشاد ہے قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقربین والیتامیٰ والمساکین یعنی اے نبی آپ فرما دیجئے کہ جو مال بھی تم خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قرابت والوں اور یتیموں اور غریبوں کو دو۔

۲۔ سُورۂ نساء میں ارشاد ہے واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئًا وبالوالدین

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسانا وبذی القربیٰ ۔ (سورۃ نساء)

یعنی اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہ کرو اور ماں باپ اور اہل قرابت کے ساتھ نیکی کرو۔

۲۔ سورۂ نور میں فرمایا گیا کہ کسی رشتہ دار سے اگر کوئی قصور ہو جائے تو دولت مند رشتہ دار کو زیبا نہیں کہ وہ اس کی سزا میں اپنی امداد اس سے روک لیں، آیت ہے ولا یأتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربیٰ والمساکین (نور)

یعنی جو لوگ تم میں مال و دولت والے ہیں وہ قرابت داروں و محتاجوں کو نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔

رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتقوا اللہ وصلوا الارحام۔

(منتخب کنز العمال ج ۱ ص۲۲۶)

یعنی رشتہ داروں سے اچھے تعلقات قائم کرو اور اللہ سے ڈرو۔ ایک جگہ فرمایا کہ رشتہ دار پر صدقہ کرنا دُہرا ثواب رکھتا ہے ایک صدقہ کا دوسرے صلہ رحمی کا یہ حسن معاملہ تمہارے لئے دُنیا و آخرت دونوں جگہ کے لئے مفید ہوگا۔

حسن سلوک کی برکت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کا بدلہ دُنیا میں بھی بہت جلد مل جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک گھر والے کئی اعتبار سے بدکار فاسق و فاجر ہوتے ہیں مگر اُن کے خاندان و مال و منال میں برکت ہوتی ہے اس کا سبب محض صلہ رحمی ہوتا ہے۔ (صحیح ابن حبان، منتخب کنز العمال ج ۱ ص۲۲۵ و احیاء العلوم ج ۲ ص۲۱۵)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشتہ داروں سے بدسلوکی کا وبال

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک آپ نے فرمایا کہ میرے پاس رشتہ دار کے ساتھ بدسلوکی کرنے والا آدمی نہ بیٹھے فوراً اس حلقہ میں سے ایک آدمی اٹھا اور اپنی خالہ کے پاس اپنی کشیدگی ورنجش کی معافی چاہی اور جب دونوں نے باہم دل کی صفائی کرلی پھر مجلس نبوت میں حاضر ہوکر واقعہ سنایا، اس موقع پر آنحضرت نے فرمایا ان الرحمۃ لا تنزل علی قوم فیھم قاطع رحم کہ اس قوم پر خدا کی رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں رشتہ کا منقطع کرنے والا انسان رہتا ہو۔

(ابن عساکر منتخب کنز العمال ج ۱ صفحہ ۳۲۱)

رشتہ داروں کو محروم واپس کرنے پر اخروی سزا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی غریب رشتہ دار اپنے مالدار رشتہ دار کے پاس طلب امداد کے لئے جائے اور وہ اس کی اعانت اپنے بخل کی وجہ سے نہ کرے تو قیامت کے دن اس پر جہنم میں عذاب کے وقت ایک سانپ مقرر کیا جائے گا جو اس کو کاٹتا یا ڈستا رہے گا۔

(معجم کبیر معجم اوسط للطبرانی منتخب کنز العمال ج ۱ صفحہ ۲۲۹)

رشتہ داروں کے تعلق کو خراب کرنے کی دنیوی سزا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطع رحم یعنی رشتہ کے تعلقات کو خراب کرنے کی جو سزا آخرت میں ملے گی وہ علیحدہ ہے دنیا میں بھی اس کی سزا جلد سے جلد مل جائے گی۔ (مسند احمد صفحہ ج ۵)

صلہ رحم کا ثواب جلد مل جاتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وصلوا الارحام فانہ لیس من ثواب اعجل

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من صلۃ الرحم (منتخب کنز ج ۶ ص۳۹۲)

یعنی رشتہ داروں سے حُسن سُلوک رکھو کیونکہ اور کسی چیز کا ثواب اتنی جلد نہیں ملتا جتنی جلد رشتہ داروں کے ساتھ حُسن سُلوک کا ثواب ملتا ہے۔

کنبہ پروری کا ثواب

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنی دو لڑکیوں یا دو بہنوں، یا دو خالاؤں یا پھوپھیوں یا دو دادیوں کی عیال داری قبول کرے گا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا۔

(منتخب کنز ج ۶ ص۲۳۷)

خاندان کی مساعدت وحمایت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیرکم المدافع عن عشیرتہ مالم یاثم

(منتخب کنز العمال ج ۱ ص۴۲)

یعنی تم میں بہتر وہ انسان ہے جو اپنے قبیلہ وخاندان کی ہمدردی میں اس کی جانب سے مدافعت کرے، جب تک کہ مدافعت کسی ناجائز وگناہ کے کام پر نہ ہو۔

حقوق رشتہ اور عرش الٰہی کا سایہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن جبکہ عرش الٰہی کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا تو تین طرح کے آدمی عرش کا سایہ پائیں گے اول وہ شخص ہے جو رشتہ داریوں کے تعلقات کو اچھی طرح سے قائم رکھتا ہے، دوسرے وہ عورت ہے جس کے شوہر نے یتیم بچوں کو چھوڑ کر انتقال کیا اور اس عورت نے بچوں کی تربیت کے خیال سے اپنا دوسرا نکاح نہیں کیا، تیسرے وہ شخص ہے جس نے کسی مہمان کی آمد پر اچھا کھانا تیار کیا اور اس دعوت میں کچھ یتیم ومسکین کو شامل کر کے لوجہ اللہ کھانا کھلا دیا۔ (منتخب کنز العمال ج ۶ ص۲۲۵)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین طرح کے جنّتی

حضور صلے اللہ علیہ وسلم اهل الجنة ثلاثة سلطان مقسط ورجل حليم رقيق القلب لكل ذى قربى مسلم، ورجل غنى عفيف يتصدق -

(السياسة الشرعية لابن تيميه ص۱۱)

یعنی جنّت کے حقدار تین آدمی ہیں پہلا منصف بادشاہ، دوسرا مسلمان رشتہ دار کے ساتھ نرمی ورحم کا سلوک کرنے والا تیسرا وہ مالدار جو پاکباز خیرات کرنے والا ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ رشتہ دار کے ساتھ ملائمت ومالی مساعدت حصولِ جنّت کا ایک قوی ذریعہ ہے۔

حقوق رشتہ ملحوظ رکھنے کا ایک خاص درجہ

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنّت میں ایک ایسا خاص درجہ ہے جس کو صرف تین قسم کے لوگ فائز ہوں گے، ایک امام عادل (منصف بادشاہ) دوسرا رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے والا، تیسرا عیالداری میں صبر کرنے والا، حضرت علیؓ نے سوال کیا کہ عیالداری میں صبر کا کیا مطلب ہے؟ حضورؐ نے جواب دیا کہ عیالداری میں جو کثیر اخراجات ہوں اس کا احسان بال بچوں پر نہ رکھے۔

(منتخب کنز العمال ج ۶ ص۳۰)

چند رشتہ داروں کے مراتب

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چچا مثل باپ کے ہے اور بڑا بھائی باپ کے درجہ پر ہے اور فرمایا کہ بڑے بھائی کا حق چھوٹے بھائی پر اس طرح ہے کہ جس طرح باپ کا حق اولاد پر ہوتا ہے۔

(منتخب کنز العمال ج ۶ ص۲۳ تاریخ خطیب ج ۵ ص۱۱۹)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک روایت میں ہے الخالۃ بمنزلۃ الام یعنی خالہ ماں کے برابر ہے۔

صلہ رحمی بطور کفارہ گناہ

ایک شخص آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ مجھ سے ایک بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے تو کیا میرے لئے کوئی توبہ ہے، یہ سنکر حضور نے اس سے دریافت کیا کہ تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے کہا کہ نہیں تو پھر پوچھا کہ کیا تیری خالہ زندہ ہیں؟ اس نے کہا کہ ہاں خالہ موجود ہیں تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ ان کے اچھے سلوک واچھے برتاؤ سے پیش آیا کرو۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۱۴)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کے علاوہ چچا، چچی، خالہ وغیرہ رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک انسانی گناہوں کے لئے کفارہ بنتے ہیں اقربا سے سلوک ہم خرما وہم ثواب کے مصداق ہے اس میں دین و دنیا دونوں بنتے ہیں اور دونوں جہاں میں نیک نامی و عزت ملتی ہے۔

رشتہ داروں کی امداد کا ثواب

حضرت میمونہ رضؓ نے اپنی ایک لونڈی کو آزاد کر دیا حضور کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو فرمایا کہ خدا تم کو بہتر جزا دے اس کے بعد فرمایا کہ تمھارے فلاں رشتہ دار کے پاس کام کاج کے لئے کوئی خادم نہ تھا اگر تم اس غلام کو آزاد کرنے کے بجائے اپنے اخوال (ماموں) وغیرہ کو دے دیتیں تو تمھیں اس صلہ رحم کا اجر و ثواب زیادہ ملتا۔

(مسند احمد ج ۶ ص ۳۳۲)

رشتہ میں بدسلوکی کرنے والے کا عمل ہرگز قبول نہ ہوگا

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام انسانوں کے اعمال ہر جمعرات کو پیش

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں اور سب قبول ہوتے ہیں لیکن رشتہ میں بدمعاملگی اور بدسلوکی کرنے والے کے اعمال قبول نہیں کئے جاتے صحیح بخاری کی حدیث میں ہے لا یدخل الجنۃ قاطع رحم یعنی جنت میں رشتہ کا کاٹنے والا داخل نہ ہوگا۔ (بخاری شریف)

رشتہ منقطع کرنے والے سے سلوک کا حکم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصل من قطعك وتعطي من حرمك تَعْفُوا عَمَّنْ ظلمك (منتخب کنز العمال ج ۱ ص ۲۳۷)

یعنی تعلقات منقطع کرنے والے کو اس کے حقوق کا دینا اور اپنے والے ظلم کرنے والے کو معاف کر دینا بڑی فضیلت اور بڑے کمال کی بات ہے۔ شیخ سعدی نے ایک شعر میں اس مضمون کو ادا کیا ہے۔

بدی را بدی سہل باشد جزا
اگر مرد احسن الی من اساء

صلہ رحمی و حسن سلوک کا مبارک انجام

صحیح بخاری ومسلم کی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسے خوش لگے کہ اس کی عمر زیادہ ہو اور اس کے رزق میں خیر و برکت و کشادگی حاصل ہو اسے چاہیئے کہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی و حسن سلوک رکھے اور ان کی معاونت و مساعدت کرے۔ (احیاء العلوم ج ۳ ص ۲۱۵)

آج ہر شخص اس بات کا خواہاں ہے کہ وہ زیادہ دن تک زندہ رہے اور روزی کی خوب فراوانی حاصل کرے لیکن اس نسخہ نبویہ پر عمل کرنے کی توفیق شاید کم لوگوں کو ہوئی ہو کیا حرج ہے کہ اس کا تجربہ بھی کر لیا جائے کیونکہ یہ حکیم صادق وطبیب کامل کا نسخہ ہے صد فی صد کامیابی کی توقع ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق یتامیٰ

قرآن کریم میں ارشاد ہے۔ فاما الیتیم فلا تقہر واما السائل فلا تنہر یعنی یتیم پر غصہ نہ کرو اور سائل کو جھڑکا نہ کرو۔ دوسری جگہ ارشاد ہے کلا بل تکرمون الیتیم ولا تحاضون علی طعام المسکین نہیں ہرگز نہیں بلکہ تم عزت نہیں کرتے ہو یتیم کی اور رغبت نہیں دلاتے مسکین کے کھلانے پر۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ یتیم کی جیسے تیسے پرورش ہی مقصود نہیں بلکہ اس کا احترام بھی ملحوظ رکھنا ضروری ہے تیسری جگہ ارشاد ہوا ارئیت الذی یکذب بالدین فذلک الذی یدع الیتیم ولا یحض علی طعام المسکین یعنی کیا دیکھا آپ نے اس شخص کو جو قیامت کو جھٹلاتا ہے بس یہ وہی ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کے کھلانے پر رغبت نہیں دلاتا ہے۔

قرآن کریم میں بکثرت یتیموں کے بارے میں تنبیہات و آیات نازل ہوئی ہیں بہت سے لوگ یتیموں کے والی وارث بن کر ان کا مال اپنے تصرف میں لاتے ہیں اور جب یتیم خود یا اس کی طرف سے کوئی دوسرا ہمدرد مطالبہ کرے تو اس کو ڈانٹ دیتے ہیں اور ایسا وہی لوگ کرتے ہیں جو جزاء اعمال اور حساب آخرت پر کوئی یقین نہیں رکھتے۔

صحیح بخاری میں بروایت سہل بن سعد مروی ہے اور اس میں خاص طور پر یتیموں کی کفالت پرورش کرنے والے کے متعلق ارشاد ہے انا وکافل الیتیم فی الجنۃ۔

یعنی یتیموں کی پرورش کرنے والا میرے ساتھ جنت میں اسی طرح ہوگا جس طرح یہ میری دونوں انگلیاں ساتھ ساتھ ہیں یہ کہکر آپ نے اپنے ہاتھ کی انگلیاں باہم ملا دیں۔

یتیموں کے لئے جن کے قلب و جگر میں جگہ نہیں اس کے دل میں نور ایمان نہیں اور خدا کے یہاں وہ رحم کا بھی مستحق نہیں ارشاد ہے من لا یرحم لا یرحم۔ حالی نے کیا خوب لکھا ہے

خدا رحم کرتا نہیں اس بشر پر!
نہ ہو درد کی چوٹ جس کے جگر پر!

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیحین کی ایک حدیث میں ارشاد ہے الساعی علی الارامل والمساکین کالمجاھد فی سبیل اللہ
صحیحین بروایت ابوہریرۃ)

یعنی بے کس وبے سہارا لاوارث عورت اور مسکین ومحتاج کی حاجت روائی میں دوڑ دھوپ کرنے والا، اجروثواب میں، خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے بندہ کے برابر ہے اس عموم میں یتامیٰ بھی داخل ہیں۔

۳۔ ایک حدیث میں وارد ہے خیر بیت من بیوت المسلمین بیت فیہ یتیم یحسن الیہ۔ یعنی مسلمان گھروں میں بہترین وہ گھر ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اس کے ساتھ کوئی برا سلوک کیا جاتا ہو۔ (مشکوٰۃ ج ۲ صـ۴۲۳)

احسان یہ ہے کہ خوراک ولباس حسب توفیق اچھا دینے کے علاوہ اچھی تعلیم وتربیت دے تاکہ قوم پر یتیم بچے بوجھ ثابت نہ ہو۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ جو کسی یتیم بچہ پر شفقت سے ہاتھ پھیرے اور صرف اللہ جل شانہٗ کے لئے اللہ جل شانہٗ کے لئے ایسا کرے تو اس کے ہاتھ کے نیچے یتیم کے جتنے بھی بال آویں گے۔ ہر بال کے بدلہ میں اس کو نیکیاں ملیں گی۔

یتیم کا مال بالغ ہونے پر اس کے سپرد کردینا چاہیئے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے وآتوا الیتامیٰ اموالھم ولا تتبدلوا الخبیث بالطیب

عــہ حاجی محمد ابراہیم صاحبؒ کا مالک اسٹیم بیڑی ترچناپلی کی عظیم عنایتوں کا میں مشکور رہوں جن کی کار سے میں ترچناپلی کے یتیم خانوں تک پہنچا اور بعض بعض یتیم خانوں میں بچوں کو کچھ نصیحتیں بھی کی گئیں۔ اسی طرح سید نذیر حسین صاحب مدراسیؒ مالک کارخانہ چرم کا میں شکرگذار ہوں کہ ان کی ہمراہی میں چند یتیم خانوں میں گیا وہاں ان کی موجودگی میں بچوں کو سبق آموز باتیں بتلائی گئیں۔ (مؤلف)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولاتاکلوا اموالھم الی اموالکم انہ کان حوبا کبیرا ۔ یعنی یتیموں کو ان کا مال دے دو اور نہ بدلو برے مال کو اچھے مال سے اور نہ کھاؤ ان کے مالوں کو اپنے مالوں کے ساتھ یہ ہے بڑا وبال ۔

اس آیت کریمہ میں یتیم بچوں کے ولی اور سرپرستوں کو حکم دیا گیا ہے کہ جب وہ بالغ ہوجائیں تو اُن کا مال ان کے سپرد کر دینا چاہیئے ۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ جس زمانہ میں وہ متولی ہوں یتیموں کے کسی اچھی چیز کو لے کر اس کے معاوضہ میں بری اور گھٹیا چیز ان کے مال میں شامل نہ کریں ۔

تیسرا حکم یہ ہے کہ ان کے مال کو اپنے مال کے ساتھ ملا کر نہ کھاؤ چونکہ یتیم کے متولی کو اجازت ہے کہ یتیم کا اور اپنا کھانا مشترک بنالے، تو ایسا نہ ہو کہ اس اشتراک کے بہانے یتیم کا مال کھا جائے بہر حال یتیم اپنے بے سروسامانی اور اپنی مجبوری و بے چارگی کے باعث اعانت و شفقت کا نہایت مستحق ہے ۔

یتیموں کا مال گواہوں کے سامنے دیا جائے

قرآن کریم میں ارشاد ہے فاذا دفعتم الیھم اموالھم فاشھدوا علیھم وکفیٰ باللہ حسیبا یعنی جب حوالے کر دان کو ان کے مالوں کو تو گواہ کر لو اس پر اللہ کافی ہے از روئے حساب لینے کے ۔ مطلب یہ ہے کہ جب بچہ کا باپ مر جائے تو چند مسلمانوں کے سامنے یتیم کا مال لکھ کر کسی امانت دار شخص کے سپرد کر دیا جائے اور جب یتیم بالغ و ہوشیار ہو جائے تو جو کچھ یتیم کے سلسلے میں خرچ ہوا ہے اسے نکال کر باقی مال گواہوں کے سامنے یتیم کے سپرد کر دیا جائے ۔

یتیم کا مال خرد برد نہ کیا جائے

قرآن کریم میں ارشاد ہے انّ الّذین یاکلون اموال الیتامیٰ ظلماً انّما یاکلون فی بطونھم ناراً وسیصلون سعیرا ۔

(سورۂ نساء)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاشبہ جو لوگ ظلماً یتیم کا مال کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب دہکتی آگ میں داخل ہوں گے۔ مطلب یہ ہے کہ یتیم کے مال میں جو شخص خیانت کرے گا یا بلا استحقاق اس کے مال کو دبائے گا تو اس کا انجام جہنم ہوگا۔ اس حرام خوری کی وجہ سے جہنم کی آگ اس کے پیٹ میں بھری جائے گی۔ ایک متفق علیہ حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (۱) شرک (۲) سحر (۳) قتل (۴) سود خوری (۵) یتیم کا مال کھانا (۶) لڑائی میں پیٹھ دکھانا (۷) عفیفہ مومنہ پر عیب لگانا۔ (ریاض الصالحین)

ایک حدیث میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتقوا اللہ فی الصلٰوۃ اتقوا اللہ فی الضعیفین المراۃ الأرملۃ والصبی الیتیم

یعنی خدا کا خوف کرو نماز کے بارے میں اور خدا کا خوف کرو دو کمزوروں کے حقوق کے بارے میں۔ ایک رانڈ بیوہ عورت ہے، دوسرا یتیم بچہ، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ ہمیشہ اپنے دسترخوان پر کسی نہ کسی یتیم بچہ کو ضرور ہمراہ بٹھا کر کھلاتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ یتیم کے سر پر شفقت و محبت کے انداز میں ہاتھ پھیرا کرو۔

(تاریخ خطیب ج ۵ ص ۲۹۱)

یتیم کے ساتھ شفقت کا برتاؤ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کے لئے کسی یتیم کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرے گا تو اس کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آویں گے ہر بال کے بدلہ نیکیاں ملیں گی (مسند احمد)

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد اس طرح ہے والذی بعثنی بالحق لا یعذب اللہ یوم القیامۃ لمن رحم الیتیم و الان لہ الکلام یعنی قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے نبی برحق بنایا قیامت کے دن خدا اس شخص کو عذاب نہیں کرے گا جو یتیم پر رحم کرے گا اور اس سے نرمی سے گفتگو کرے گا۔

ان احادیث سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ یتیم کے ساتھ محبت و خدمت میں کتنا بڑا اجر و ثواب ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہمان کے حقوق کی تعلیم

قرآن کریم میں ارشاد ہے ھل اتاک حدیث ضیف ابراھیم المکرمین

(سورۃ ذاریات)

یعنی کیا ابراہیم کے معزز مہمانوں کی حکایت آپ تک پہونچی اور یہ قصہ اس وقت کا ہے جبکہ وہ مہمان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس داخل ہوئے اور انھوں نے سلام کیا۔ پھر ابراہیم نے بھی جواب میں سلام مسنون پیش کیا اور دل میں کہا کہ یہ انجان لوگ ہیں پھر اپنے گھر کی طرف چلے اور ایک فربہ بچھڑا کا تلا ہوا گوشت لائے اور ان کے پاس رکھ کر ان سے کھانے کے لئے کہا۔ آیت کریمہ سے صاف معلوم ہوا کہ مہمان کی تکریم کرنی چاہیئے اور انجان وغیر معروف ہونے کے باوجود ان کو مہمان سمجھ کر اچھا کھانا خوش خلقی کے ساتھ کھلانا چاہیئے۔ مہمان نوازی بہترین اعمال میں داخل ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا من کان یؤمن باللہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ

(ریاض الصالحین بروایت صحیح مسلم ص۲۸۰)

یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر یقین رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے یہ حدیث صحیح بخاری میں بھی موجود ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مہمان کی عزت و خدمت کرنا کمال ایمان کی نشانی ہے۔ مہمان کی خدمت وعزت نہ کرنے والے پورے مومن نہیں ہیں

مہمان وجہ مغفرت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا اراد اللہ بقوم خیرا اھدی اللہ الیھم ھدیۃ الضیف یاتی برزقہ ویرتحل قد غفر اللہ لاھل المنزل

(منتخب کنز العمال ج ۳ ص۱۴۱)

یعنی جب اللہ کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان کے پاس مہمانوں کو تحفہ کی شکل میں بھیجدیتا ہے۔ مہمان اپنا رزق خود لے کر آتا ہے اور چلا جاتا ہے اور میزبانی کرنے والے اہل خانہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مہمان نوازی کے طفیل بخش دیئے جاتے ہیں۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لان تدعوا اخاك المسلم فتطعمه وتسقيه اعظم لاجرك من ان تصدق بخمسة وعشرين درهما یعنی اپنے کسی مسلمان بھائی کو مدعو کر لینا اور محبت سے کھلانا پلانا اجر و ثواب میں پچیس روپے خیرات و صدقہ کرنے سے بڑھ کر ہے۔

مہمانی کی مدت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ اپنے کسی مسلمان بھائی کے یہاں اتنے دن ٹھہرے کہ اس کو گنہ گار بنا دے۔ صحابہؓ نے عرض کیا گنہ گار بنانے کی کیا صورت ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گنہ گار بنانے کا مطلب یہی ہے کہ وہ اتنے دن ٹھہر جائے کہ میزبان کے پاس مہمانی کے فرائض بجالانے کا ساز و سامان نہ رہ جائے۔

(ریاض الصالحین ص۱۴۳)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ بڑے متبع سنت صحابی ہیں ان کے متعلق علامہ ابن الجوزیؒ لکھتے ہیں کہ جب وہ کسی کے یہاں مہمان ہوتے اور تین دن مہمانی پر گزر جاتے تو اپنے خادم نافع سے فرماتے انفق من مالنا کہ اب تین دن مہمانی کے ختم ہو گئے اب خورد و نوش کے لئے ہمارا مال خرچ کرو۔ (صفة الصفوة ج ۱ ص۲۳۶)

اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کو بلا ضرورت کسی کے یہاں تین دن سے زیادہ نہیں ٹھہرنا چاہیئے اگر ٹھہرے تو اپنا مال و اسباب خرچ کرے۔

بقدر مرتبہ مہمان کے ساتھ سلوک

حضرت عائشہؓ کے پاس ایک مرتبہ ایک معمولی سائل آیا تو آپ نے اسے روٹی کا ایک ٹکڑا دیا اس کے بعد دوسرا آدمی اچھے کپڑے پہن کر آیا تو حضرت عائشہؓ نے اسے باقاعدہ بٹھایا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عزت سے کھانا کھلایا۔ اس دوگونہ برتاؤ کے متعلق کچھ لوگوں نے چہ می گوئیاں کرنا شروع کر دیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس امر کا ذکر حضور ﷺ سے کیا تو آنحضور نے اس طرز عمل کو درست قرار دیتے ہوئے فرمایا انزلوا النّاس منازلھم یعنی لوگوں سے ان کے مرتبہ کے مطابق سلوک کرو، امام حاکم نے اپنی کتاب میں اس حدیث کو نقل کر کے لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

(ریاض الصالحین ص۲۵۹)

مہمان کو رخصت کرنے کا طریقہ

منتخب کنز العمال میں روایت ہے کہ مہمان کو گھر سے کچھ دور باہر تک ہمراہ لے جا کر رخصت کرنا چاہیئے۔ (منتخب کنز العمال ج ۳ ص۲۱۹)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مہمان کو ایک میل ہمراہ لے جا کر رخصت کرتے تھے۔ ویسے عام طور پر ثنیۃ الوداع تک تشریف لا کر رخصت کرتے تھے۔

(تاریخ خطیب بغدادی)

مہمان کی خدمت

ہم نے اکثر دیکھا ہے کہ بڑے لوگ مہمانوں کی خدمت بذاتِ خود نہیں کرتے ساری خدمت نوکروں سے لیتے ہیں، بذاتِ خود مہمان کی خدمت کرنا اپنی توہین اور اپنی خودداری اور بڑائی کے خلاف سمجھتے ہیں حالانکہ میزبان کو مہمان کی بذاتِ خود مہمان نوازی و خدمت میں کوئی عار و توہین نہ سمجھنی چاہیئے۔ یہ بات تو مکارم اخلاق میں سے ہے حضرت علی زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا کہ آدمی کو اپنے مہمان کی خدمت کرنا کمالِ انسانیت ہے، جیسا کہ ہمارے باپ حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے بذاتِ خود مہمان کی خدمت کی اور خود ہی اٹھ کر اندر گئے اور خود ہی مہمان کے لئے کھانا لائے۔ قرآن مجید میں ہے فراغ الیٰ اھلہ فجاء بعجل سمین، فقربہ الیھم قال الا تاکلون، وہ چپکے سے اپنے گھر والوں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس گئے ایک موٹا تازہ بھنا ہوا بچھڑا لا کر مہمان کی خدمت میں پیش کر دیا۔ فرمایا آپ حضرات کھاتے کیوں نہیں ؟

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام مہمان کی خدمت کے لئے بذاتِ خُود گئے اور اپنے ہاتھ سے کھانا لا کر مہمانوں کی خدمت میں پیش کر دیا، نہ لڑکوں کو آواز دی نہ خادم کو، حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی ذات اتنی عظیم وجلیل، اللہ کے خلیل، عظیم المرتبت پیغمبر، امام الانبیاءٌ جن کی اقتداء سب پر لازم ہے، اس ساری عظمت وجلالت کے باوجود انھوں نے بذاتِ خود مہمان کی خدمت کی، انھوں نے نہ اپنی توہین سمجھی، نہ اس کو خودداری کے خلاف سمجھا، اس میں کمالِ انسانیت ہے اور اتباعِ ابراہیم خلیل اللہ۔

مہمان نوازی کے آداب

مہمان کے آنے پر اس سے یہ سوال نہ کرے۔ کیا آپ کے لئے کھانا لاؤں ؟ دیکھو ابراہیمؑ کا طریقہ کہ مہمانوں کی آمد پر ان سے پوچھے بغیر ان سے اجازت طلب کئے بغیر گھر میں گئے اور کھانا لا کر حاضر کر دیا۔ . . . . . . آج کل لوگوں میں بخل پیدا ہوگیا ہے اور مہمانوں کو بوجھ محسوس کرتے ہیں اس لئے جب کوئی مہمان آتا ہے تو بجائے اس کے کہ اس کے کھانے پینے کے لئے کوئی چیز پیش کی جائے اس سے دریافت کریں گے کہ آپ کے لئے کچھ لاؤں اور دل یہ چاہتا ہو گا کہ کچھ نہ پیش کرنا پڑے تو اچھا ہو گا۔ اب اس سوال پر شاید ہی کوئی مہمان ہو جو مطالبہ کرے کہ ہاں لائیے، ورنہ وہ معذرت ہی کرے گا کہ کچھ حاجت نہیں۔

15027

مہمان کو رخصت کرنے کا طریقہ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ جب تم اپنے گھر کو بلاؤ تو رخصت کرتے وقت باہر تک اس کے ساتھ جاؤ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلّے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہمان کی تکمیل مہمانی یہ ہے کہ اس کو میزبان گھر کے دروازے تک رخصت کرنے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے ساتھ آتے۔

امام شافعیؒ سے روایت ہے فرمایا مہمان کی تکمیل مہمانی یہ ہے کہ اس کو میزبان گھر کے دروازے تک آکر رخصت کرے اور اس کو سواری پر بٹھا دے۔

ابن عباسؓ سے مروی ہے فرمایا جو شخص مہمان کی تکریم کے لئے اسے رخصت کرتے وقت اس کی سواری کا رکاب پکڑے اس کے لئے محرک نہ کوئی دنیی طمع ہو نہ خوف تو یہ مخلصانہ کام باعثِ مغفرت ہوتا ہے۔

حضرت زید بن ثابتؓ اپنے مہمان کی سواری کا رکاب پکڑتے تھے ایک مہمان نے کہا آپ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اتنے قریبی اور عظیم المرتبت ہو کر میری سواری کا رکاب پکڑتے ہیں تو فرمایا ہم علماء کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرتے ہیں۔

آداب اکل وشرب

کوئی بھی مہمانی کا کھانا کھائے یا کوئی بھی چیز کھائے بہت زیادہ بھر پیٹ نہ کھائے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کلوا واشربوا ولا تسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا نیز بہت کھانا صحت کے لئے بھی مضر ہے۔ حدیث میں ہے، پیٹ سے برا کوئی برتن نہیں جسے آدمی بھرتا ہے۔ آدمی کو بس اتنا کھانا چاہیئے کہ اس کی پیٹھ سیدھی رہے۔ اگر اتنے پر اکتفا کرنے سے انکار ہو تو معدے میں جتنی گنجائش ہو اس کا ایک تہائی کھانا کھائے، ایک تہائی پانی کے لئے رکھے کہ آرام سے سانس لے سکے۔

حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ پہلی مصیبت جو نبی کی رحلت کے بعد اس امت میں پیدا ہوئی وہ آسودگی ہے لوگوں نے خوب آسودہ ہو کر کھانا شروع کیا جس سے ان کے بدن موٹے ہو گئے، ان کے دل کمزور ہو گئے اور ان کی شہوتیں ان پر غالب آگئیں۔

کھانے سے پہلے بسم اللہ کرنا چاہیئے

کھانے سے پہلے بسم اللہ ضرور کہنا چاہیئے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر بھول جائے کھانے کے درمیان یاد آئے تو بسم اللہ اولہ وآخرہ کہدے۔ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کھانا کھانے چلے تو بسم اللہ کہہ لے۔ اگر شروع میں بسم اللہ کہنا یاد نہ آئے اور کھانے کے درمیان یاد آئے تو بسم اللہ اولہٗ وآخرہٗ کہے۔ (ابو داؤد، ترمذی)

مہمان سے متعلق یہ دو تین عنوان اخبار ترجمان دہلی کے بہترین مضمون (من جملہ منکرات) سے اخذ کئے گئے ہیں۔ (ترجمان دہلی یکم جولائی ۱۹۳۸ء)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء کے حقوق

قرآن کریم نے اہل علم کا مرتبہ اس طرح واضح کیا ہے ارشاد ہے ویرفع اللہ الذین امنوا منکم والذین اوتوا العلم درجات (سورۂ مجادلہ)

یعنی اللہ تعالیٰ تم میں سے ایمان والوں کا درجہ بلند کرتا ہے اور ان کے بھی کئی درجات بلند کرتا ہے جن کو علم ملا ہے۔

مقام علم

قرآن کریم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا معلم ٹھہرایا ہے ارشاد ہے ویعلمکم الکتاب والحکمۃ ویعلمکم ما لم تکونوا تعلمون وہ کتاب و حکمت کا معلم ہے اور ان علوم کا معلم ہے جن کو تم نہیں جانتے تھے۔ قرآن مجید نے بعض انبیاء کی دعائیں نقل کی ہیں چنانچہ نوحؑ کی دعا یہ تھی رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا یعنی اے رب بخشدے مجھے اور میرے والدین کو اور اس کو بھی جو میرے گھر میں مومن ہو کر داخل ہو۔

۲۔ حضرت ابراہیمؑ کی دعا یہ تھی واجنبنی وبنیّ ان نعبد الاصنام یعنی مجھے اور میرے فرزندوں کو بتوں کی پوجا سے بچا۔

۳۔ حضرت سلیمان کی دعا یہ تھی رب اغفر لی وھب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی یعنی اے رب مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا کر جو میرے بعد اور کسی کے شایان شان نہ ہو۔

۴۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا یہ تھی رب ھب لی من لدنک ذریۃ طیبۃ یعنی اے میرے رب مجھ کو اپنی طرف سے ایک پاکیزہ بچہ عطا فرما۔

۵۔ لیکن سرور کائنات کی دعا سب سے الگ اور سب سے رفیع مرتبہ کے لئے تھی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب زدنی علما یعنی اے رب میرے علم میں زیادتی عطا کر ـــــ اسی سے ظاہر ہوا کہ نعماء الٰہیہ میں سب سے بڑا عطیہ علم ہے ۔

علماء کا مرتبہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان مثل العلماء فی الارض کمثل النجوم فی السمآء یعنی علماء کی مثال زمین میں ایسی ہے جیسے ستاروں کی پوزیشن ہے آسمان میں ۔

مطلب یہ ہے کہ جس طرح ستاروں سے آسمان کی زینت و رونق وابستہ ہے اسی طرح اہل علم کے ذریعہ دُنیا والوں کو رہنمائی و روشنی حاصل ہوتی ہے ۔

۲ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سرکم ان تقبل صلاتکم فلیوقکم علماءکم فانھم وفدکم فیما بینکم و بین ربکم

(منتخب کنز العمال ج ۳ ص ۲۴۶)

یعنی اگر تم کو اپنی نمازوں کی قبولیت پسند ہو تو چاہیئے کہ تمہارے علماء تمہاری امامت کریں کہ تمہارے درمیان اور تمہارے رب کے درمیان یہ علماء وفد اللہ کی حیثیت رکھتے ہیں ۔

صدارت علماء

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذو السلطان و ذو العلم احق بشرف المجلس کہ بادشاہِ وقت اور اصحاب علم مجلس کے ممتاز مقام پر بیٹھنے کے سب سے زیادہ حقدار ہیں ۔

(منتخب کنز العمال ج ۳ ص ۲۰۰)

۲ ۔ حضرت عبداللہ بن عمر ممتاز صحابی رسول ہونے کے باوجود اپنے سے زیادہ علم والے کی تکریم و تعظیم فرماتے حضرت مجاہد مشہور تابعی اور قرآن کریم کے سب سے بڑے مفسر ہیں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمرؓ آپ کی خدمت کرتے اور سواری کے وقت امام مجاہد کے رکاب کو تھام کر سوار کراتے۔ (تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص ۸۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اکرموا العلماء فانھم ورثۃ الانبیاء فمن اکرمھم فقد اکرم اللہ ورسولہ۔

(تاریخ خطیب بغدادی ج ۴ ص ۴۳۸)

یعنی تم اہلِ علم کی عزت کرو اس لئے کہ یہ لوگ پیغمبروں کے علوم کے وارث ہوتے ہیں جس شخص نے ان کی عزت کی اس نے اللہ و رسول کی عزت کی۔

اہلِ علم کی قدر افزائی

حضرت عمرؓ اپنے دورِ خلافت میں کسی ضرورت سے زید بن ثابتؓ کے مکان پر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ ان کی لونڈی ان کے بالوں میں کنگھا کر رہی ہے۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے احتراماً لونڈی کو کنگھی سے منع کر کے سر کو ہٹا لیا اور بات چیت ہونے لگی، خاتمہ کلام پر حضرت عمرؓ سے زید بن ثابتؓ نے کہا کہ اگر مجھ کو بلا لیتے تو میں خود حاضر ہو جاتا۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا ضرورت تو مجھے تھی تو میں آپ کو کیوں تکلیف دیتا۔ (ادب المفرد ص ۱۸۹)

اِس اُسوۂ فاروقی میں اہل زمانہ کے لئے گراں قدر سبق ہے کہ وہ اپنے نجی کاموں اور اپنی ذاتی ضرورتوں کے لئے اپنے ماتحت یا دیگر متعلقہ اشخاص کے پاس جانا بھی سیکھیں بات بات پر ہر ادنیٰ و اعلیٰ کام سرکاری و غیر سرکاری امور کے لئے متعلقہ حضرات کو طلب ہی نہ کریں بلکہ گاہے گاہے خود ان کے یہاں جا کر اس کی عزت افزائی اور قدر دانی کا ثبوت دیں۔

فضیل بن عیاض کہتے ہیں کہ ایک بار میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آپ کے پہلو میں کچھ گنجائش دیکھی تو میں ادھر بیٹھنے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ ابو اسحاق فزاری کی جگہ ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو اسامہؓ سے پوچھا کہ ان دونوں میں سے کون افضل ہے کان فضیل رجل نفسہ وکان ابو اسحاق

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجل عامة (صفۃ الصفوۃ ج ۴ ص۲۳۳)

یعنی فضیل صرف اپنی ذات کے لئے بہت کچھ تھے اور ابو اسحاق مرجع خلائق تھے کہ اُن کے ایک بیان سے ہزار ہا ہزار مخلوقِ خدا مستفید ہوتی ہے۔ اور فضیل گوشہ نشین صرف ذاتی صلاح و فلاح میں مشغول رہنے والے ہیں۔ اس واقعہ سے ایک صوفی عابد کے مقابلہ میں ایک عالمِ دین کی منزلت و رفعت صاف ظاہر ہے۔ شیخ سعدیؒ نے اسی مضمون کو اس طرح واضح کیا ہے ؎

گفتم میان عابد و عالم چہ فرق بود
تا اختیار کردی ازاں ایں فریق را
گفت او گلیم خویش بدر می برد زموج
ایں جہد می کند کہ بگیرد غریق را

علم کی عزّت اہلِ علم کرتے ہیں

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابو بکرؓ بیٹھے ہوتے تھے کہ حضرت علیؓ نے اندر آنے کی اجازت چاہی جب حضرت علیؓ اندر داخل ہوئے اور حضرت ابو بکرؓ نے ان کو دیکھا تو اٹھ کر ان کے لئے جگہ بنانے لگے اور تواضع و تکریم سے پیش آئے تو آنحضرتؐ نے پوچھا کہ ابو بکر تم کیوں ایسا کرتے ہو تو جواب دیا اعظاماً واکراماً یا رسول اللہ کہ میں نے ان کی تکریم و تعظیم کے لئے ایسا کیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فضل والے اہلِ فضل کے فضل و کمال کو جانتے ہیں۔ (منتخب کنز العمال)

حضرت علامہ ابو عبید قاسم بن سلّام ایک بڑے پایہ کے محدّث اور اعلیٰ کتابوں کے مصنف ہیں ایک بار امیر وقت طاہر بن عبداللہ نے حضرت ابو عبیدؓ سے سماعِ حدیث کی درخواست کی اور خواہش ظاہر کی کہ میرے مکان پر آکر سنائیں حضرت ابو عبیدؒ نے منظور نہیں کیا اور کہا کہ تم خود آکر میرے پاس سنو لیکن جب حضرت علی بن مدینیؒ وغیرہ تشریف لائے کہ ابو عبید

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث کو سُنیں تو ابو عبیدؒ نے اپنی کتابوں کو ہمراہ لے کر خود ان بزرگوں کے مکان پر جا کر سُنایا۔ (صفتہ الصفوۃ ج ۴ ص۱۰۶)

مولانا ابوالکلام آزاد کا ایک نادر واقعہ

گگرہوا بازار ضلع بستی کے ایک جلسہ منعقدہ مارچ ۱۹۵۰ء کے واپسی میں مولانا ابوالوفا شاہجہاں پوری نے جناب مولانا ابوالکلام آزادؒ کا ایک واقعہ سُنایا کہ میں جب شملہ میں مولانا آزاد سے قادیانیوں کے سلسلہ میں ملاقات کے لیے گیا تو مولانا آزاد دوپہر کے خواب والے لباس میں فوراً برآمد ہوئے اور مجھے اپنی دو منزلہ کرہ میں لے گئے اور اس وقت یہ قصہ سُنایا کہ ابھی ابھی مجھ سے گاندھی جی ملنے آئے تھے تو میں نے ان کو واپس کر دیا کیونکہ ہمارے اور گاندھی جی کے درمیان ملاقات کا جو وقت مقرر تھا اس کے خلاف وہ چار منٹ دیر کر کے آئے تو میں نے ان کو جواب دیا کہ اب میرے پاس وقت نہیں ہے، پھر کہا کہ مولانا میں دُنیا کے کسی رئیس یا صدر کو کوئی جگہ نہیں دیتا ہوں لیکن اہلِ علم کا تو میں خادم ہوں۔

محدث جلیل حضرت سفیان بن عیینہؒ فرماتے ہیں ارفع الناس منزلۃ من کان بین اللہ وبین عبادہ وھم الانبیاء والعلماء۔

(صفتہ الصفوۃ ج ۲ ص۱۳۱)

یعنی جو لوگ اللہ اور انسان کے درمیان سفارت کا کام کریں وہ سب سے بڑے مرتبہ کے لوگ ہیں اور یہ انبیاء وعلماء ہیں۔

علماء کے بعض نقائص کا تحمل

سیدالتابعین حضرت سعید بن المسیب فرماتے ہیں لیس من شریف ولا عالم ولا ذی فضل الا وفیہ عیب ولکن من الناس من لا ینبغی ان تذکر عیوبہ من کان فضلہ اکثر من نقصہ وھب نقصہ لفضلہ (صفتہ الصفوۃ ج ۲ ص۴۵)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی شریف انسان یا عالم یا صاحب الفضل ایسا نہیں ہے جس میں کوئی نہ کوئی عیب نہ ہو لیکن ان لوگوں میں سے جن کے عیوب کا ذکر مناسب نہیں ہے یہ وہ لوگ ہیں جن کا فضل وعلم ان کے نقائص پر غالب ہو، بہتر ہے کہ ان کے نقص وعیب کو ان کے غالب خوبیوں کی بنا پر گوارا کرلیں علامہ شمس الدین ذہبیؒ لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارکؒ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس میں برائیاں اور خوبیاں دونوں موجود نہ ہوں لیکن جن کے محاسن ان کے مساوی پر غالب ہوں ان کے عیوب ونقائص کا تذکرہ مناسب نہیں ہے۔

(تذکرۃ الحفاظ ج ۱ ص۲۵۵)

ان سب باتوں سے معلوم ہوا کہ خوبیوں وکمزوریوں سے مل کر ہی کسی کیرکٹر کی تشکیل ہوتی ہے لیکن اس کی بعض کمزوریاں ونقائص کے سبب اس کے محاسن وفضائل سے صرف نظر مناسب نہیں ہے۔

علماء میں ترحّم وتحمّل چاہیئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیار امتی علماء ھا وخیار علمائھا رحمائھا الخ یعنی میری اُمّت میں سب سے بہتر علماء ہیں اور علماء میں سب سے بہتر رحم وکرم والے علماء ہیں، جو عالم عوام کے ساتھ رحم کا برتاؤ کرے گا وہ دن قیامت کے اس حال میں آویگا کہ ان کی روشنی سے مشرق ومغرب جگمگا اٹھیں گے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ علماء کو عوام کے ساتھ تشدد وسخت گیری کا پہلو اختیار نہیں کرنا چاہیئے۔

(منتخب کنز العمّال)

اہلِ علم کے لئے بے مثال قربانی

حجاج کسی وجہ سے ابراہیم نخعی پر خفا ہوا اور ابراہیم نخعی کے نام وارنٹ جاری کردیا وارنٹ کی تعمیر سے پہلے ان کو کسی طرح خبر ہوگئی بے چارے اپنے بعض مخلص بھائیوں کے مکان

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں روپوش ہو گئے۔ اسی کوفہ میں ایک ہم نام بزرگ ابراہیم تیمی رہتے تھے۔ غریب آدمی تھے کوفہ کی مسجدوں میں وعظ کیا کرتے تھے۔ حجاج کے سپاہی بھی ان کے پاس پہنچے اور پوچھنے لگے کہ ابراہیم کو تم جانتے ہو امیر کا حکم ہے کہ ان کو گرفتار کر کے حاضر کیا جاوے۔ ابراہیم تیمی کا بیان ہے کہ میں یہ جانتا تھا کہ ابراہیم نخعی کے متعلق مجھ سے پوچھ رہے ہیں لیکن نخعی کے لفظ کا اضافہ نہ ہوا تھا اس لیے میں نے جواب دیا کہ انا ابراہیم کہ میرا نام ابراہیم ہے۔ آپ گرفتار ہو کر حجاز کے خونی دربار کی طرف لے جائے گئے۔ حجاج نے حکم دیا کہ ان کو واسط کے جیل خانہ میں قید کر دیا جائے۔ یہ جیل خانہ ایسا تھا کہ اس میں کوئی کمرہ وکوئی حجرہ نہ تھا جس پر چھت ڈالی گئی ہو۔ دھوپ اور بارش اور سردی سے پناہ کی کوئی جگہ اس جیل خانہ میں نہیں تھی دوسری بات اس قید خانہ کی یہ تھی کہ ایک قیدی کے ساتھ دوسرے قیدی کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا۔ یہ بیچارے واسط روانہ کر دیئے گئے اور ایک اجنبی قیدی کے ساتھ زنجیروں میں جکڑ دیئے گئے۔ یہ جانتے تھے کہ صرف اتنی سی بات کہہ دینا کہ میں نخعی نہیں ہوں ان کی آزادی کے لئے کافی ہو سکتی ہے لیکن خاموشی سے اس بات کو سینہ میں دبائے رہ گئے۔ ابراہیم تیمی کا جیل میں انتقال ہو گیا اور حجاج ان دنوں واسط میں تھا خواب میں دیکھا کہ کہنے والا کہہ رہا ہے کہ آج واسط میں ایک بہشتی آدمی کا انتقال ہو گیا جب صبح اس کو معلوم ہوا کہ جیل میں ابراہیم نامی قیدی کا انتقال ہو گیا ہے تو حجاج جھلا کر بولا کہ یہ شیطانی خواب تھا۔

یہاں مدعائے نگارش یہ ہے کہ ابراہیم تیمی نے ایک صاحب علم و فضل کو بچانے کے لئے اپنے اوپر تمام مصیبتیں عائد کر لیں اور زبان سے اُف تک نہ کیا۔ اس حیرت انگیز وفاداری کی مثال مشکل سے ملے گی۔ آج کے اہل علم سے عرض ہے۔

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کان سوختہ را جان شد و آواز نیامد

علماء کے معاش کا انتظام

ہمیشہ سے اہل علم کی خدمت خلفاء اسلام کرتے رہے۔ امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافت راشدہ کے ایسے وظائف وعطیات کا تذکرہ فرمایا ہے۔ علامہ شمس الدین ذہبیؒ نے بھی جستہ جستہ واقعات کا تذکرہ کیا ہے۔ علامہ الجوزیؒ نے بھی بہت سے واقعات کو قلمبند کیا ہے۔ ہم نے اس سلسلہ میں علماء دین وامراء اسلام نامی رسالہ میں عہد نبویؐ و خلافت راشدہ وسلاطین اسلام کے بہت سارے واقعات کو یکجا کر دیا ہے یہاں سر دست چند ایک کا ہم تذکرہ کر رہے ہیں۔

۱۔ خلیفہ ہارون رشید ایک بار سفر حج میں گیا تو حضرت سفیان بن عیینہؒ کے پاس کسی مسئلہ میں خود حاضر ہوا تھوڑی دیر تک بات چیت کی جب واپس ہونے لگا تو پوچھا کہ آپ مقروض تو نہیں ہیں۔ حضرت سفیان ثوریؒ نے فرمایا کہ ہاں مجھ پر قرض کا بار تو ضرور ہے۔ ہارون نے اپنے خزانچی سے کہا اقض دینہ یعنی آپ کے قرض ادا کر دو۔

(صفوۃ الصفوۃ ج ۲ ص ۱۳۷)

اہل علم کی پوشیدہ امداد

محدث ابراہیم حربی تنگی سے زندگی گزارتے تھے خلیفہ معتضد باللہ نے ہزار اشرفی کی تھیلی بھیجی۔ آپ نے قبول نہیں کیا مگر کچھ لوگوں کے ہدیے ونذرانے کھانے وغیرہ قبول فرما لیتے۔ اہل دل حضرات اشرفیاں ودرم تھیلی میں باندھ کر تحفہ لکھ کر پوشیدہ آپ کے گھر میں ڈال دیتے تھے آپ اسے قبول کر لیتے تھے۔ خراسان کے ایک حاجی صاحب کی طرف سے چاندی کے سکوں سے لدے ہوئے دو اونٹ کا بوجھ ابراہیم حربی کو پیش کیا آپ نے اسے قبول فرمایا اور پھر آپ نے بھیجنے والے کا پتہ پوچھا۔ قاصد نے کہا کہ مجھ کو نام نہ بتلانے پر قسم لیا گیا ہے۔ (صفوۃ ج ۲ ص ۲۳)

علماء کے لئے وظیفہ

مامون رشید کے دور میں علماء کرام کا وظیفہ مقرر تھا جوان کو گھر بیٹھے مل جایا کرتا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا جب فتنہ خلقِ قرآن اٹھا تو اس میں بہت سے علماء حقانی کا وظیفہ بند ہو گیا۔ عفان بن مسلم بصرہ کے ایک صاحب تقویٰ بزرگ ہیں ان سے مامون رشید نے اپنے گورنر کے ذریعہ مسئلہ خلق قرآن کے متعلق معلوم کیا کہ اگر یہ قائل ہوں تو ٹھیک ہے ورنہ ان کا وظیفہ بند کر دو۔ آپ کو پانچ سو ماہوار ملتا تھا۔ جب آپ خلق قرآن کے منکر ہوئے تو یہ سرکاری وظیفہ بھی بند ہو گیا۔

(صفحۃ ج ۴ ص۴)

پھر شہر کے ایک تیل فروش تاجر نے آپ کے دولت کدہ پر حاضر ہو کر عرض کیا کہ آپ وظیفہ بند ہونے کا غم نہ کریں اور ہزار روپے ماہانہ میری طرف سے قبول کریں۔ یہ پہلی قسط ایک ہزار حاضر ہے۔ (تاریخ خطیب ج ۱۲ ص۲۷)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ علماء کا وظیفہ بڑی فیاضی کے ساتھ بیت المال کی طرف سے شاہانِ اسلام کے حکم سے جاری تھا آج کس امیر کو پروا ہے کہ کسی عالم کا وظیفہ گھر بیٹھے بھیجدیا کرے تاکہ وہ صاحبِ علم دینی وعلمی مشغلہ کو سکون سے انجام دیتا رہے۔

گھر جل جانے پر اعانت

محدث ابن لہیعہ کا گھر جل گیا تو امیر مصر لیث بن سعد نے ایک ہزار اشرفی ان کی امداد کے لئے بھیجدیا۔ (صفحۃ ج ۴ ص۲۸۴ و تاریخ خطیب ج ۱۳ ص۱۱)

رمضان کے وسیع اخراجات کے لئے نذرانہ

ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن مبارک مروزی امام ابوالاحوص کے پاس تشریف فرما تھے کہ ایک قاصد کسی ہاشمی امیر کی طرف سے ایک ہزار درم کی تھیلی لے کر آیا اور اس نے کہا امیر نے آپ کو سلام کہا ہے اور یہ ہزار درہم رمضان میں کشادگی سے خرچ کرنے کے لئے آپ کو ہدیہ کیا ہے۔ امام ابوالاحوص نے کہا اس کو واپس لے جاؤ ہمیں اس کی ضرورت نہیں جب ضرورت ہوگی تو ہم منگوالیں گے۔ حضرت عبداللہ بن مبارک چپکے سے اٹھ کر اپنے گھر آئے اور ایک ہزار

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درہم لے کر امام ابوالاحوص رحمہ اللہ کے پاس پہنچے اور کہا کہ ممکن ہے کہ اس رقم کو نہ قبول کرنے سے آپ کے گھر والے آپ سے اُلجھیں اس لئے اس کی جگہ پر یہ ہزار درہم قبول فرما لیجئے چنانچہ اس رقم کو قبول فرما لیا۔ (صفتہ ج ۳ ص ۱۳۱)

اب نہ ایسے امراء ہیں جو رمضان میں وسعتِ خورش کے لئے علماء کے پاس رقوم بھیجیں، اور نہ عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ جیسے علماء کے ناز بردار رہ گئے جو ان کی ضرورتوں کو محسوس کریں اور خود بلا طلب رقوم لے کر حاضر ہوں۔

خدمتِ علم پر ایک تنقید کا جواب

حضرت عبداللہ بن مُبارک رحمہ اللہ پر کچھ مقامی لوگوں نے اعتراض کیا کہ آپ اپنی دولت کو اِدھر اُدھر کے دوسرے شہروں میں بھیجتے ہیں اور اپنے شہر کو محروم رکھتے ہیں۔ فرمایا کہ میں ان اصحابِ فضل کو جانتا ہوں جنھوں نے علمِ حدیث کو اچھی طرح سے حاصل کیا لیکن مالی اعتبار سے وہ محروم ہیں پس اگر ہم ان کو چھوڑ دیں گے تو ان کا علم ضائع ہو جائے گا اور اگر ان کو مطمئن کر دیں گے اور مالی فکروں سے آزاد کر دیں گے تو اُمتِ محمدیہ کو ان کے علم کا فیض پہنچے گا۔ اب نبوّت تو ختم ہو چکی ہے۔ علمِ نبوی کو پھیلانے اور شائع کرنے کیلئے سب سے بڑا وسیلہ اور ذریعہ صرف یہ علماء ہی رہ گئے ہیں۔ (صفتہ و تاریخ خطیب بغدادی ج ۱۰ ص ۱۶۰)

اہلِ علم کی خدا شناسی

حاکم خراسان عبداللہ بن طاہر کے صاحبزادے اپنے باپ کی زندگی میں حج کے لئے آئے تو اسحاق بن ابراہیم دگورنر) نے اپنے گھر علماء مکہ کو مدعو کیا تا کہ صاحب زادے ان علماء سے مل لیں اور ان سے کچھ فیض حاصل کر لیں۔ اس دعوت کو کچھ علماء نے قبول کر لیا مگر علامہ ابوعبید قاسم بن سلام نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ علم والے کے پاس ان کو خود آنا چاہیئے۔ اسحاق دگورنر) اس جواب سے ناراض ہو گیا اور عبیداللہ بن طاہر کی طرف سے دو ہزار درہم ماہانہ جو وظیفہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملتا تھا اس کو بند کر دیا اور ابو عبید کے جواب کی اطلاع عبداللہ بن طاہر کے پاس کر دی۔ ابن طاہر کو جب یہ اطلاع پہنچی تو اس نے اسحاق کو لکھ بھیجا کہ ابو عبید نے بالکل سچی بات کہی ہے۔ آج سے میں ان کا وظیفہ دوچند کرتا ہوں تم اس پر عمل کرو اور بقایا بھی ادا کر دو۔ امیر عبداللہ بن طاہر نے آپ کی کتابوں کو دیکھ کر آپ کا وظیفہ پھر دس ہزار درم ماہانہ مقرر کر دیا۔

(بحوالہ تاریخ خطیب ج ۱۲ ص۴۰۶ کتاب الاموال ترجمہ ابو عبید ص۴)

اس روایت سے یہ بات صاف طور سے معلوم ہوئی کہ امراء سلف اپنے زمانہ کے علماء کا وظیفہ جاری کرکے ان کو معاش کی طرف سے کس قدر مطمئن رکھتے تھے اور یہ امراء کیسے حق پسند اور کتنے دین دار تھے۔

....

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطان عادل کے حقوق

قرآن کریم میں عدل وانصاف کی بے حد تاکید آئی ہے کبھی ارشاد ہوا یایھا الذین امنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ (سورۂ مائدہ)

یعنی اے ایمان والو! کھڑے ہو جاؤ اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کے لیے اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف ہرگز نہ چھوڑو، عدل کرو یہی بات زیادہ نزدیک ہے تقویٰ سے۔

ایک دوسری جگہ ارشاد ہے اذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربیٰ (سورۂ انعام)

اور جب بات کہو عدل کے ساتھ کہو اگرچہ وہ اپنا قریب ہی کیوں نہ ہو یعنی حق و انصاف کی بات کہنے میں کسی کی قرابت و محبت حائل نہ ہو۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے اِنَّ اللہ یامر بالعدل والاحسان وایتاء ذی القربیٰ

یعنی اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے انصاف کرنے اور احسان کرنے کا اور قرابت والوں کو دینے کا۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے اذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل (نساء)

یعنی جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا چاہو تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو۔ عدل کا مطلب یہ ہے کہ کسی شخص کے ساتھ بدون افراط و تفریط کے وہ معاملہ کرو جس کا وہ واقعی مستحق ہے، دوست و دشمن کے ساتھ یکساں سلوک انصاف کرنا چاہیئے اور حق و انصاف کے معاملہ میں جذبات محبت و عداوت سے قطعاً مغلوب نہ ہونا چاہیئے۔

سلطان عادل کا مرتبہ

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احب الخلق الی اللہ امام عادل وابغضھم الیہ جائر (مسند احمد بن حنبل)

اللہ کے نزدیک تمام مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب انسان امام عادل ہے اور سب سے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نفرت کے قابل ظالم امام ہے۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رعایا پر حاکم بنایا گیا اور اس نے اپنے عوام کی خیر خواہی و فلاح کی کوشش نہ کی تو اس پر اللہ جنت کو حرام کر دے گا۔

(تاریخ خطیب بغدادی ج ۴ ص ۵۲)

امام عادل عرش الٰہی کا مستحق ہے

صحیحین میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے سبعة یظلهم الله فی ظل عرشه یوم لا ظل الا ظله یعنی سات طرح کے آدمی جن کو اس دن عرش الٰہی کا سایہ ملے گا جبکہ عرش الٰہی کے سایہ کے علاوہ اور کوئی سایہ (میدان حشر) میں نہ ہوگا، اس میں سے ایک امام عادل اور منصف بادشاہ ہوگا۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۱ اول ص ۶۸ السیاستہ الشرعیہ ص ۱۱)

امام عادل کا ایک دن

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ جو منصف بادشاہ رعایا کے دینی و دنیوی معاملات کی اصلاح کے لئے دل و جان سے منصفانہ و مخلصانہ کوشش بجا لاتا ہے وہ اپنے زمانہ کا سب سے افضل شخص ہے بلکہ مجاہدین فی سبیل اللہ سے بھی افضل و اعلیٰ مقام کا مستحق ہے کیونکہ ایک روایت میں وارد ہے کہ منصف بادشاہ کا ایک دن عابدوں زاہدوں کے ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔ (السیاستہ الشرعیہ ص ۱۱)

خلیفہ اور عام رعایا کا حق یکساں ہے

بیت المال میں جس قدر مال جمع ہوتا ہے اس میں امام وقت یا بادشاہ کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا کہ رعایا کے ایک فرد کا۔ ایسا نہیں ہوگا کہ بادشاہ یا خلیفہ اپنے دنیوی اعزاز و منصب

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالی کی وجہ سے کچھ زائد کے حقدار بن جاویں۔ اس سلسلہ میں نبی کریم کا ارشاد ہے کس قدر عدل وانصاف پر مبنی ہے۔

ایک دفعہ بیت المال کے کچھ اونٹ آپ کے سامنے سے گزرے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس اونٹ کے پہلو میں جو تھوڑا سا بال ہے میں عام مسلمانوں کے مقابلہ میں اتنے کا بھی حق دار نہیں۔ (مسند احمد ج ا ص۳۰۰)

۲۔ ایک موقعہ پر حضرت عمر فاروقؓ نے تین بار قسم کھایا اور فرمایا کہ کوئی شخص اسی مال کا کسی سے زیادہ حقدار نہیں ہے، دوسرا قسم کھایا کہ خدا کی قسم میں کسی سے بھی زیادہ حقدار نہیں ہوں تیسرا قسم اس پر تھا کہ مسلمان کا ایک ایک فرد اسی مال میں یکساں مستحق ہے۔

(مسند احمد ج ا ص۴۲)

سلطان عادل پر اموال کا تحفظ لازم ہے

عادل بادشاہ کے ذمہ یہ بھی ہے کہ اپنی رعایا کے جان ومال کا محافظ رہے جو شخص جھوٹی گواہی دے کر کسی کے جان ومال پر وبال یا خطرہ کا باعث بن جائے اس کا مواخذہ وتنبیہ ضروری ہے۔ حضرت عمرؓ ایسے جھوٹے گواہوں کو ٹٹولتے اور کبھی قید کرتے اور کبھی چہرا کالا کر کے جانور کے دُم کی طرف منہ کر کے الٹا منہ شہر میں اس کی گشت کراتے۔

(السیاسۃ الشرعیۃ ص۵۴)

سلطان عادل پر رعایا کی خبر گیری لازم ہے

اسلام نے اقتدار اعلیٰ کے فرائض میں رعایا کی خبر گیری ونگہبانی کو لازم کر دیا ہے۔ "خلافت راشدہ" کی رعایا پروری میری ناچیز تالیف ہے۔ اس میں میں نے اس کی تفصیلات دی ہیں۔ ایک واقعہ اسی ذیل میں یہاں درج کرتا ہوں اس سے اندازہ لگتا ہے کہ خلفاء راشدینؓ میں رعایا پروری کے معاملہ میں کس قدر مستعد وذمہ دار تھے۔ حضرت طلحہ بیان کرتے ہیں کہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بار رات کی تاریکی میں حضرت عمر فاروق رضی کو میں نے ایک گھر میں جاتے دیکھا میں نے گھر پہچان لیا۔ جب صبح کو تفتیش کے لئے نکلا کہ حضرت عمرؓ اس گھر میں کیوں آئے تھے اور اندھیری رات میں آنے کا مطلب کیا ہے چنانچہ جب میں گھر کے اندر گیا تو دیکھا کہ ایک اندھی، لولی، لنگڑی، اپاہج بڑھیا اس گھر میں بیٹھی ہوئی ہے میں نے اس سے پوچھا کہ اندھیری رات میں ایک آدمی جو تمہارے پاس آتا ہے وہ کیوں آتا ہے، اس نے جواب دیا کہ وہ ایک زمانہ سے میری خبرگیری کرتے ہیں اور میرے گھر کا کوڑا کرکٹ وغیرہ صاف کرتے ہیں اور مجھ کو میری ضرورت کی چیزیں لاکر دیتے ہیں میں نے یہ سن کر اپنی بدگمانی سے توبہ کر لی۔ (صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص۱۰۱)

آج رعایا کے ساتھ اس قدر الفت و تعلق خاطر رکھنے والے دنیا میں کہاں ہیں۔؟

عدل کا سلوک اور رشوت سے پرہیز

خیبر فتح کرنے کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے زمین کو سابقہ کسانوں میں ہی تقسیم کر دیا معاملہ یہ طے ہوا کہ نصف غلہ کسان لیں گے اور نصف حضورؐ کی تحویل میں آئے گا۔ جب کھجور پک کر تیار ہوا تو آپ نے ایک صحابی عبداللہ بن رواحہ کو تخمینہ کرنے کے لئے بھیجا۔ جب ان یہودی کسانوں کو معلوم ہوا کہ ایک اعلیٰ افسر آئے ہیں تو تخمینہ کم کرانے کے لئے یہودی کسانوں نے اپنی عورتوں کے زیورات تک جمع کیا اور صحابی رسول عبداللہ بن رواحہ کے پاس آکر کہا ھذا لك وخفف عنا فی القسمۃ یعنی یہ نذرانہ آپ قبول فرمائیں اور تخمینہ کم لگائیں حضرت عبداللہ بن رواحہ نے فرمایا تمہاری اسی شرارت پر تم کو سور و بندر سے زیادہ ذلیل قابل نفرت سمجھتا ہوں کہ میں رشوت لے سکتا ہوں جو سر تا سر حرام چیز ہے جب یہودیوں نے دیکھا کہ حاکم نے رشوت قبول نہیں کیا اور الٹے ناراض ہو گیا تو کہا کیف تعدل علینا وانت ھکذا یعنی جب آپ ہم کو ایسا برا سمجھ رہے ہیں تو آپ ہمارے معاملہ میں انصاف کس طرح کریں گے۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے جواب دیا کہ لیس یمنعنی ذلك من العدل علیکم یعنی یہ چیز تم پر انصاف کرنے سے مجھ کو منع نہ کرے گی۔ پھر آپ نے انصاف سے تخمینہ لگایا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ پھل توڑنے کے بعد ایک نصف پیداوار دوسرے نصف پر ذرا بھی زیادہ نہ نکلا یہودیوں نے خوش ہو کر کہا کہ آسمان و زمین اسی عدل و انصاف سے قائم ہیں۔

(کتاب الاموال صفحہ ۴۸۲ موطا امام مالکؒ)

آج کی دنیا میں کتنے افسران اعلیٰ ہیں لیکن اوپر سے نیچے تک رشوت خوری کا بازار گرم ہے۔ عدل و انصاف عنقا ہے رشوت لے کر حق کو ناحق اور ناحق کو حق بنانے کا کاروبار اندھا دھند چل رہا ہے اور ہر امیر و گدا اس میں مبتلا ہے۔

معاہد و ذمیّ سے سلوک

اسلام کے زیر سایہ جو کفار جزیہ دے کر ماتحتی قبول کر کے آجائیں ان کو ذمیّ کہتے ہیں۔ نبی اکرمؐ نے ان کے بارے میں خاص طور سے وصیت فرمائی ہے کہ اقتدار اعلیٰ کو ذمیوں سے کئے ہوئے معاہدوں کو پورا کرنا لازم ہے اور یہ کہ ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ ان پر نہ لادا جائے۔ (صحیح بخاری ج ۱ صفحہ ۴۲۹)

۲۔ دوسری حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے کہ جو کسی ذمیّ کو قتل کرے گا اس کو جنت کی خوشبو تک نہ ملے گی حالانکہ اس کی خوشبو چالیس برس کے فاصلے سے محسوس ہونے والی ہے۔

۳۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جو شخص کسی ذمیّ کو ستائے گا تو میں دن قیامت کے اس کے بارے میں خود لڑوں گا اور میں اس میں غالب آجاؤں گا۔

(منتخب کنز العمال ج ۲ صفحہ ۲۹۵)

ذمیّ رعایا کے ساتھ انصاف کرنے اور اسے کسی طرح ایذا نہ دینے کے سلسلے میں یہ حدیث شریف کس قدر واضح طور سے دلالت کرتی ہے کہ ذمیّ کو ستانے والے کے مقابل خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم ذمیّ کے مدد و معاون بن کر آئیں گے اس سے بڑھ کر رسوائی و ذلت و شکست اور کیا ہوگی کہ نبی کریمؐ کو مد مقابل کھڑا ہونے کی نوبت آجائے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذمّی کے معاملہ میں انصاف

عمر بن عبدالعزیزؒ کے پاس ایک ذمی حمص سے آیا اور ان سے کہا کہ یا امیر المؤمنین اسئلک کتاب اللہ آپ نے دریافت کیا کہ کیا قصہ ہے عبّاس بن ولید بن عبدالملک نے میری زمین زبردستی لے لیا ہے عبّاس بن ولید بھی موجود تھے۔ ان سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے دریافت کیا انھوں نے جواب دیا کہ یہ زمین مجھے اپنے عہد خلافت میں امیر المؤمنین ولید بن عبدالملک نے مرحمت فرمایا ہے اور مجھ کو اس زمین کے لئے ضروری کاغذ بھی لکھ کر دیا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ذمّی سے پوچھا اب کیا کہتے ہو ذمّی نے کہا کہ میں آپ سے کتابُ اللہ کی روشنی میں فیصلہ چاہتا ہوں۔ امیر المؤمنین نے کہا بیشک اللہ کی کتاب ولید کے فرمان سے بڑھ کر ہے اس کے معاملہ میں غور فرما کر امیر المؤمنین نے عبّاس بن ولید سے کہا جاؤ اس کی زمین واپس کردو۔ (صفتہ ج ۲ صہ۶۵)

دادرسی ہمہ وقت

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ خلیفہ ہونے کے بعد صبح سے دوپہر تک لوگوں کے مقدمات معاملات دیکھتے رہے دوپہر کے بعد سونا چاہا تو اپنے صاحبزادے کو بلا کر کہا کہ رات کو تمھارے چچا سلیمان کے انتقال اور ان کی تجہیز و تکفین کے انتظامات کے سبب سو نہ سکا تھا اس لئے اب تھوڑی دیر آرام کر کے ظہر کے بعد باقی معاملات کو دیکھوں گا ہونہار صاحبزادہ نے اپنے والد ماجد حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے کہا کہ آپ کو یقین ہے کہ ظہر کے بعد آپ زندگی پاسکیں گے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرزند کی بات سن کر جوش محبت میں بوسہ لیا اور دادرسی کے لئے فوراً گھر سے باہر آگئے۔ (صفتہ الصفوۃ ج ۲ صہ۶۵)

رعایا پروری میں ذمّہ داریوں کا احساس

خلیفہ ہارون رشید جب حج کے لئے مکہ مکرمہ حاضر ہوا تو مطاف وغیرہ اس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے خالی کرایا گیا جب ہارون رشید مروہ سے صفا پر چڑھنے لگا تو ایک صاحب دل عبداللہ بن عبدالعزیز نے پکارا کہ اے ہارون رشید صفا پر چڑھ کر بیت اللہ کی طرف نظر کرو کتنے آدمی ہیں ہارون نے جواب دیا کہ بے انتہا آدمی ہیں پوچھا کہ ان کی طرح اور بھی کتنے آدمی تیرے تابع خلافت ہوں گے۔ ہارون نے کہا بے شمار آدمی ہیں جن کو ماسوا اللہ کے کوئی صحیح طور سے شمار نہیں کرسکتا۔ اس کے بعد ہارون! ذرا سوچنا تیری رعیت میں جتنے لوگ ہیں سب اکیلے اکیلے اپنا حساب دے کر فرصت پا جائیں گے اور تم سے تمام رعایا کے معاملات میں الگ الگ سوال ہوگا۔ اس طرح سوچو کہ تم پر کتنی عظیم ذمہ داری ہے اور کتنی دیر تلک تمہیں ہر ایک کے مقدمہ میں سوال وجواب کے لئے کھڑا ہونا ہوگا۔ یہ حقیقت الامریات سُن کر ہارون بڑا متاثر ہوا اور بہت دیر تلک روتا رہا وجعلوا یعطونه مندیلا مندیلا للدموع (صفتہ الصفوۃ ج ۲ ص ۱۰۲) یعنی آنسو پوچھنے کے لئے رومال پر رومال خدام پیش کرتے رہے۔ رعایا پروری کے سلسلہ میں یہ ذمہ داری آج کے سُلطان وامام پر بھی عائد ہے مگر ہمارے زمانہ کے سلاطین وقت سے ایسے لطیف احساسات ہی رخصت ہو چکے ہیں نہ کسی بات سے دل پر چوٹ لگتی ہے نہ خوف آخرت کبھی دامن گیر ہوتی ہے۔

غیر منصف حاکم کا انجام

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کسی چھوٹی یا بڑی جماعت کا حاکم ہے اور وہ انصاف کے معاملہ میں عدل کا پہلو اختیار نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اوندھے منہ جہنم میں ڈالے گا۔ (مسند احمد ج ۵ ص ۲۶)

بیگار اور ظلماً کام لینے کا انجام

قرآن کریم میں ارشاد ہے فالیوم لا تظلم نفس شیئا ولا تجزون الا ما کنتم تعلمون سو آج کسی جان پر ظلم نہ ہوگا ذرا سا بھی اور تمھیں وہی بدلہ ملے گا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرائم کرتے تھے ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ضرور بالضرور حق والوں کا حق ادا کرنا لازم ہوگا اور کسی پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا یہاں تک کہ اگر کسی بے سینگ والی بکری کو سینگ والی بکری نے مارا ہوگا تو اس کا بھی بدلہ دلایا جائے گا ۔

(مسلم شریف)

دوسری حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گنہگار مسلمان جب دوزخ سے سزا پالیں گے تو دوزخ سے رہا ہو کر ایک پل پر کھڑے کر دیئے جائیں گے اور اس وقت بعض سے بعض کو ان کے ظلموں کے بدلے دلائیں جائیں گے۔ جب پاک وصاف ہو جائیں گے تو ان کو جنت میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی ۔

(مشکوٰۃ شریف)

دُنیا میں بہت سے لوگ کمزوروں، بے کسوں کو ستاتے ہیں اور ان سے بیگار لیتے ہیں اور اسامی وغریب رعایا ان کے ڈر سے سب کچھ کرتی ہے۔ یہ زمینداروں و ٹھیکہ داروں کے مظالم بھی سہہ لیتے ہیں، گالیاں کھاتے ہیں، مار بھی کھاتے ہیں اور ان کی بیگاری بھی کرتے ہیں، اس مارپیٹ اور بیگار لینے کا حشر میدان محشر میں ظاہر ہوگا۔ خداوند کریم ہر وقت دیکھتا ہے اور کراماً کاتبین سب ظلم وستم نوٹ کرتے ہیں۔ جب بروز محشر اس ظلم وستم کا بدلہ دینا پڑے گا تو دنیوی ذمہ داری اور زمینداری اور ٹھیکیداری کا مزہ معلوم ہوگا اور غلط کار حکومت واقتدار کا نتیجہ سامنے آوے گا۔ اقبال مرحوم نے کیا خوب لکھا ہے ۔

تمیز بندہ و آقا فساد آدمیت ہے ! !\
حذر اے چیرہ دستاں سخت ہیں فطرت کی تعزیریں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلاموں کے حقوق

عرب میں قبل از اسلام کئی ملکوں سے غلام بکنے آتے تھے وہاں ان کو لوگ اپنے کام کاج کے لئے خرید لیتے تھے۔ اسی طرح زمانہ جنگ میں بھی قیدی آتے تھے جو مختلف لوگوں کی ماتحتی میں بانیٔ اسلام کے حسب صوابدید دیئے جاتے تھے یہ لوگ نام کے لئے غلام کہلاتے تھے مگر فی الحقیقت بانیٔ اسلام کے حسب ہدایت ان لوگوں کا مرتبہ آزاد لوگوں سے کم نہ تھا ان کے ساتھ کھانے پینے رہنے سہنے کے جملہ معاملات میں بہترین سلوک کیا جاتا تھا اس سلسلے میں ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ہدایات کو نقل کر رہے ہیں۔ ان سے غلاموں کی اہمیت وعظمت کا پورا پورا اندازہ ہوسکتا ہے۔

غلاموں کے ساتھ مراعات

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک بار حضرت ام سلمہؓ کے گھر میں تھے آپ نے ایک باندی کو آواز دیا اس نے آنے میں دیر کیا حضرت ام سلمہؓ دیکھنے کے لئے صحن میں آئیں تو دیکھا کہ وہ خادمہ بکری کے بچوں کے ساتھ کھیلنے میں مشغول ہے۔ حضرت ام سلمہؓ نے اطلاع کیا کہ آپ کی آواز بھی وہاں تک پہنچتی ہے لیکن وہ لہو ولعب میں مشغول ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے باندی کو مخاطب کر کے فرمایا لولا القود لاوجعتك بهذ السواك

(ادب المفرد ص۲۰)

اگر اس کا خطرہ نہ ہوتا کہ قیامت کے دن مجھ کو اس کا بدلہ دینا پڑے گا تو میں تجھ کو اس مسواک سے مار دیتا، معلوم ہوا کہ سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم غلاموں باندیوں کو معمولی سزا دینے سے بھی احتیاط فرماتے تھے اور مواخذۂ اخروی سے ڈرتے تھے۔

۲۔ ایک بار حضرت ابو بکرؓ نے اپنے کسی غلام پر لعن طعن کے کلمات کہے۔ آنحضرت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بھی اس لعن طعن کو سن لیا تو فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم لعن طعن ایک صدیق کے شایانِ شان نہیں۔ یہ صدیقیت کے منافی ہے حضرت ابوبکر فوراً متنبہ ہو گئے اور چند غلاموں کو اس کے کفارہ میں آزاد کر کے آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ خطا اب معاف ہو۔ اب ایسا نہیں ہوگا۔ (ادب المفرد ص۴)

غلام کے ساتھ تشدّد کرنے کی سزا

ایک شخص نے اپنے غلام کو ایک کام سپرد کیا غلام وہ کام کرنے سے پہلے سو گیا آقا نے اس کے منہ پر ایک شعلہ لا کر ڈال دیا تو غلام جھلس گیا اور بھاگتا ہوا کنوئیں میں پھاند پڑا، دوسری صبح کو وہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے چہرہ کے جھلسنے و جلنے کی وجہ بتا کر فریادی ہوا حضرت عمرؓ نے اس کے آقا کو بلا کر سخت سرزنش کی اور غلام کو آزاد کرا دیا۔

(ادب المفرد ص۲۷)

اپنی غلطی کا اعتراف اور غلاموں کو قصاص دینا

ایک بار حضرت عثمان غنیؓ اپنے غلام پر سخت ناراض ہوئے اور غصہ میں اس کا کان پکڑ کر مروڑا غلام نے کہا میں خطا سے بری ہوں جب آپ خلوت میں غور کریں گے تو مجھ کو بے قصور پائیں گے چنانچہ جب حضرت عثمان غنیؓ نے یکسوئی میں خالی الذہن ہو کر سب معاملات پر از سرِ نو غور کیا تو غلام کو واقعی بے قصور پایا۔ فوراً ہی غلام کو بلایا اور کہا کہ تو مجھ سے بدلہ لے لے اور کہا کہ میرے کان کو اچھی طرح سے مروڑ، اس نے ذرا سا مسل دیا تو فرمایا اشدد علیّ کما اشدد فاک کہ اسی طرح سختی سے مروڑ جیسا کہ میں نے سختی سے تیرے کان کو مروڑا تھا۔

جب بدلہ دے چکے تو خوش ہو کر کہنے لگے کہ دنیا میں بدلہ دینا اچھا ہے آخرت میں بدلہ دینا اچھا نہ تھا اب وہاں کی رسوائی و ندامت نہ اٹھانا پڑے گی۔ (البدایہ والنہایہ لابن کثیر و ابن خلدون ج۲ ص۲۵)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ ایک بار ایک صحابی کے فرزند نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا باپ نے دونوں کو بلایا اور غلام سے کہا کہ اس کا بدلہ لے لو۔ (ابوداؤد کتاب الادب فی حق المملوک)

غلاموں کی سزا میں اعتدال و احتیاط

ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس کچھ غلام ہیں جن کی حالت یہ ہے کہ وہ بسا اوقات مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں اور میری چیزوں میں خیانت کرتے ہیں اور میری نافرمانی بھی کرتے ہیں اور میں ان حرکتوں پر گالیاں بھی دیتا ہوں اور کبھی مارتا ہوں تو دن قیامت کے ان کی وجہ سے میرے ساتھ کیا سلوک ہوگا۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان غلاموں کے جھوٹ، خیانت نافرمانی کے عوض میں تم نے ان کو جو سزائیں دی ہیں اُن کا قیامت میں پورا پورا حساب ہوگا۔ اگر تمہاری ان کے قصوروں سے زیادہ ثابت ہوگی تو تم کو اس کا بدلہ دینا پڑے گا، اس شخص نے جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا جواب سُنا تو قیامت کے محاسبہ وعتاب کے خوف سے رونے لگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم نے قرآن مجید میں اللہ کا یہ ارشاد نہیں سُنا ونضع الموازین القسط لیوم القیامة فلا تظلم نفسٌ شیئًا وان کان مثقال حبة من خردل اتینا بہا وکفیٰ بنا حاسبین۔

یعنی قیامت کے دن ہم انصاف کی میزان قائم کریں گے پس نہیں ظلم ہوگا کسی نفس پر کچھ بھی اور کوئی عمل رائی کے ایک دانہ کے برابر ہوگا تو ہم اس کو بھی حاضر کریں گے اور کافی ہیں ہم حساب لینے والے۔

یہ سب کچھ سُننے کے بعد اس شخص نے عرض کیا کہ اب میں اس سے بہتر کچھ نہیں سمجھتا کہ ان کو لوجہ اللہ آزاد کر کے ان سے الگ ہو جاؤں پھر اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر کہا کہ اب وہ آزاد ہیں چنانچہ اس نے سب کو آزاد کر دیا۔ (مسند احمد ج ۶ ط ۲۸)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ نوکروں، باندیوں اور خادموں کے ساتھ سب و شتم ظلم و

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادتی اگر روا رکھی گئی تو بروز محشر ان کے جرم اور ان کی سزا کا موازنہ ہو گا۔ زمیندار و اصحاب ثروت اپنے ناروا سلوک کا خمیازہ بھگتنے کے لئے تیار رہیں اور یہ حدیث بھی پیش نظر رکھیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی صحابی نے پوچھا تھا کہ کتنی بار ہم غلاموں کے قصور سے درگزر کریں۔ آنحضرت ؐ نے فرمایا تھا کہ ہر روز ستر بار اس سے عفو و مسامحت کا اندازہ کیجئے

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۲۰)

خادمہ کی نالائقی پر صبر و تحمل

حضرت عائشہ رضؓ نے اپنی ایک لونڈی کو مدبر کیا تھا کہ وہ میرے مرنے کے بعد آزاد ہو گی تو اس نے حضرت عائشہ رضؓ کے جلد مرنے کے لئے حضرت عائشہ رضؓ پر جادو کر دیا حضرت عائشہ رضؓ کے بھتیجوں نے جاٹ قوم کے طبیب سے علاج کرایا تو اس نے کہا کہ ان کی باندی نے ان پر جادو کر دیا ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے لونڈی کو بلا کر دریافت کیا تو اس نے اقرار کر لیا۔ حضرت عائشہ رضؓ نے اس کی نالائقی پر نہ تو اس کو کوئی سزا دی، نہ اسے مارا پیٹا نہ سب و شتم کیا صرف یہ کہا کہ میں اس کی آزادی ختم کرتی ہوں۔ اسے کسی کے ہاتھ بیچ دو۔

(ادب المفرد ص ۲۷)

غلاموں کا لباس

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے واکسوھم مما تکسون یعنی جو کپڑا تم پہنو وہی غلاموں کو بھی پہناؤ یعنی آقا کا جو لباس ہو وہی غلام کا ہو، دونوں کے لباس میں کوئی امتیاز نہ ہونا چاہیئے تاکہ اس سے اس غلام کی ذلت نہ ہو۔ حضرت ابوالیسر رضؓ (آنحضرت کے صحابی) دو چادریں استعمال کئے ہوئے تھے، ایک بیل بوٹے والا ایک سادہ اسی طرح کا دو چادر ان کا غلام بھی استعمال کئے ہوئے تھا۔ کسی نے کہا کہ یہ منقش چادر دونوں اپنی لیتے اور دونوں سادہ چادر غلام کو دیدیتے یا اس کے برعکس ہر دو منقش چادر غلام کو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے اور دونوں سادہ چادر خود استعمال کر لیتے جواب دیا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے جو پہنو وہی پہناؤ اس لئے لباس میں یکسانیت ضروری ہے۔

(ادب المفرد ص۲۹)

بعض صحابہؓ نے غلاموں کا لباس اپنے سے بہتر دیا ہے حضرت ابو ذر غفاریؓ ایک کپڑے میں گزر کرتے تو غلام کو ایک حُلّہ (جوڑا) کپڑا دیتے۔ کسی نے کہا کہ حضرت حُلّہ آپ نے کیوں نہیں لیا اور غلام کو کچھ دوسرا کپڑا دیا ہوتا جواب دیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس قسم کا تم پہنو اسی قسم کا غلام کو دو پس کیوں کر ممکن ہے کہ میں اپنے لئے حُلّہ بناؤں اور غلام کو دوسرے قسم کا کپڑا دوں۔

(ادب المفرد ص۳۰)

غلاموں کے ساتھ کھانا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے واطعموھم مما تاکلون یعنی جو تم کھاتے ہو وہی ان کو کھلاؤ۔ حضرت عمر فاروق صفوان کی دعوت میں گئے تو غلام کو ساتھ بٹھلا کر کھانا کھلایا اس کے علاوہ جب دوسرے موقعوں پر غلاموں کے ساتھ جاتے تو کھانا ساتھ میں بیٹھ کر کھاتے اور ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ کر کھاتے۔

(ادب المفرد ص۳۱)

۲۔ حضرت عمرؓ فرماتے کہ خدا ان لوگوں پر لعنت کرے جن کو غلاموں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے میں عار معلوم ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تمھارا غلام کھانا لے کر آتے تو اس کو ساتھ بٹھلا کر کھلاؤ اگر ساتھ کھلانے میں کچھ تکلف کرے تو اپنے کھانے میں سے کچھ حصہ اس کو ضرور دے دو۔

(مسند احمد ج ۲ ص۲۸۳)

۳۔ حضرت عثمان غنیؓ کا حکم تھا کہ کم عمر غلاموں کو کسبی پیشہ کی تکلیف نہ دی جائے اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو عمدہ سے عمدہ کھانا دیا جاتے۔

(موطا امام مالکؒ باب الرفق بالمملوک)

غلاموں کی آسائش کا اہتمام

سرورِ کائنات کے مسلسل تاکیدات وہدایات کی وجہ سے غلاموں کے کھانے پینے کپڑے وغیرہ ضروریات کا صحابہ کرام بے حد خیال رکھتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے حال میں لکھا ہے کہ وہ اپنے کھانے سے پہلے معلوم فرماتے کہ غلاموں کو کھانا کھلایا گیا یا نہیں؟ جب معلوم ہوتا کہ ابھی ان کو نہیں دیا گیا ہے تو فرماتے ہیں جاؤ پہلے ان کو کھلاؤ۔

(صحیح مسلم کتاب الزکوٰۃ باب فصل النفقۃ علی العیال والمملوک)

غلاموں کو آزاد کرنے کا اجر وثواب

خداوند کریم نے غلاموں کے آزاد کرنے کی بڑی ترغیب دی ہے گردن آزاد کرنے کی فضیلت بیان کردی گئی ہے یعنی گردن آزاد کرنے والوں کو اصحاب المیمنۃ میں شمار کیا گیا ہے۔ قرآن کریم میں یہ لقب بڑے خوش نصیب اور اہلِ سعادت کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ سورۂ توبہ میں مالی واجبات وزکوٰۃ مفروضہ کو حق تعالےٰ نے جن آٹھ مصارف میں صرف کرنے کا حکم دیا ہے ان میں آٹھواں مَد وفی الرقاب ہے اس سے معلوم ہوا کہ پورے مملکت اسلام میں زکوٰۃ، عشر مالی واجبات کا آٹھواں حصہ صرف آزادی غلامان میں صرف ہوگا اسی طرح قرآن پاک نے کفارۂ ظہار وغیرہ میں بھی گردن آزاد کرنے کا حکم دیا ہے۔

نبی کریمؐ نے بھی گردن آزاد کرنے کا حکم بڑے شدومد سے دیا ہے۔ اُمہات المومنین نے لونڈیوں غلاموں کو خود بھی آزاد کیا ہے۔

۱۔ حضرت عائشہؓ بے حد فیاض تھیں حضرت معاویہؓ، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ وغیرہم کبھی پچاس ہزار اور کبھی اسی ہزار اور کبھی لاکھ لاکھ روپیے حضرت عائشہؓ کی خدمت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بطور نذرانہ وہدیہ ارسال کرتے تھے تاکہ وہ آرام وراحت کے ساتھ اپنی ذات پر خرچ کریں مگر آپ قرب وجوار کے ضعفاء وغرباء ویتامیٰ پر خرچ کردیتیں۔ ایک بار حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے اسی بے محابا خرچ کرنے پر کہا کہ ان کا ہاتھ روکنا چاہیئے۔ یہ خبر حضرت عائشہ کو لگ گئی۔ آپ نے قسم کھائی کہ اب عبداللہ بن زبیرؓ سے کبھی ملاقات نہ کروں گی پھر انھوں نے لاکھ کوشش کی لیکن حضرت عائشہؓ نے ان کو ملاقات کا موقع نہیں دیا ایک دن کچھ مشہور ومعروف صحابہؓ نے کہا کہ ہم لوگ آپ سے ملنے کی اجازت چاہتے ہیں پسِ پردہ آپ نے ملاقات کا موقع دیا۔ اس میں عبداللہ بن زبیرؓ بھی داخل ہوگئے مجموعی طور سے اجازت مل ہی گئی تھی یہ بھی خوب ملے زار زار رونے لگے۔ حضرت عائشہؓ بھی روئیں۔ آخر میں حضرت عائشہؓ نے اپنے قسم کے کفارہ میں چالیسؓ غلاموں کو آزاد فرمایا پھر بھی جب کبھی آپ اس قَسم کو یاد کرتیں تو اس قدر روتیں کہ اوڑھنی آنسوؤں سے تر ہوجاتی۔ (صحیح بخاری)

۲۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے حال میں متعدد کتابوں میں یہ صراحت موجود ہے کہ انھوں نے اپنی زندگی کے مختلف مواقع پر جس قدر غلاموں کو آزاد کیا ان کی مجموعی تعداد تیسؓ ہزار ہے۔ (تہذیب الاسماء مرآۃ الجنان ج ۱ ص ۸۶)

کتاب وسنّت کے ترغیبی احکام وفضائل کے سبب اکثر صحابہ کرام غلاموں کو آزاد کردیا کرتے تھے اس کی پوری تعداد خدا ہی کو معلوم ہے لیکن جب ایسے بھی صحابی ہیں جو ہزار غلام تنہا آزاد کرتے ہیں تو اس پر دوسروں کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک غلام پر کچھ لعن طعن کیا تو نبی کریمؐ نے ان کو متنبہ کیا تو حضرت ابوبکرؓ اس کے کفارہ میں کئی غلاموں کو آزاد کیا۔ اسی طرح کے بے شمار واقعات سیر وتاریخ کے صفحات میں موجود ہیں۔

۳۔ ایک بار حضرت سعید بن مسیبؒ بروایت حضرت ابوہریرہؓ ایک حدیث کا درس دے رہے تھے کہ سردارِ کائنات نے فرمایا کہ جو شخص کسی غلام کو آزاد کرے گا اس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہر ہر عضو کے عوض آزاد کرنے والے کا ہر ہر عضو جہنم سے آزاد کر دیا جائے گا۔ اس مجلس میں حضرت علی بن حسین بھی تشریف رکھتے تھے جو وقت کے مشہور صاحب دل اصحاب میں گزرے ہیں انھوں نے بڑے اشتیاق سے حضرت سعید بن مسیبؒ سے پوچھا کیا آپ نے براہِ راست یہ حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے سنی ہے۔ تصدیق کے بعد آپ نے اپنے سب سے محبوب غلام "مطرب" کو آواز دے کر بلایا جب وہ آگیا تو اس سے فرمایا انت حر لوجہ اللہ کہ میں تم کو صرف رضائے الٰہی کے لئے آزاد کرتا ہوں۔

(استیعاب لابن عبد البر و تاریخ خطیب بغدادی ج ۵ ص ۲۵۵)

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی عادت تھی کہ جب کوئی غلام آپ کو دین پسند اور نماز وغیرہ کا زیادہ پابند نظر آتا تو آپ اس کو فوراً آزاد کر دیتے یہ دیکھ کر آپ کے بہت سے غلام خوب اہتمام سے نماز پڑھنے لگے تھے آپ سب کو آزاد کرتے گئے کسی واقف کار نے کہا کہ حضرت یہ لوگ اپنی آزادی کے لئے اچھی نمازیں پڑھتے ہیں اور آپ کو ایک طرح سے دھوکہ دے رہے ہیں فرمایا کچھ حرج نہیں ہے یہ لوگ نمازیں خوب پڑھیں اپنے دین دار بنیں، میں ان کو آزاد کرتا جاؤں گا الغرض صحابہ کرام و تابعین و محدثین ائمہ دین نے ہر دور میں غلاموں کو بکثرت آزاد کیا ہے۔

۴۔ امام بخاریؒ کے حال میں حافظ ابن حجرؒ مقدمہ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ ایک بار امام بخاریؒ اپنے تصنیف و تالیف والے کمرہ میں بیٹھے ہوئے لکھنے پڑھنے میں مشغول تھے۔ کسی ضرورت سے آپ کی ایک خادمہ کو آپ کے اسی کمرہ سے گزر کر کسی اور طرف جانا ضروری تھا۔ وہ اس کمرہ میں داخل ہوئی۔ کاغذ، قلم، دوات اور کتابیں و مسودات آپ کے گرد پھیلی ہوئی تھیں۔ آپ کی باندی سنبھل کر نکل رہی تھی مگر باایں ہمہ ذرا سی لغزش سے دوات ڈھلک کر گر گئی اور روشنائی کاغذ پر پھیل گئی حضرت امام بخاریؒ نے قدرے خفا ہو کر باندی سے کہا کیف تمشی کس طرح چلتی ہو؟ اس نے کہا اذا لم یکن طریق فکیف امشی یعنی جب راستہ ہی صاف نہ ہو تو کیسے صاف چلوں۔ امام بخاریؒ نے اس کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذر کو معقول جانا اور غصّہ کو فرو کر کے کہا انت حر لوجہ اللہ یعنی تو اللہ کے لئے آزاد ہے۔ (فتح الباری)

غلاموں کے حقوق و معاملات سے متعلق میری ایک ناچیز تالیف غلامانِ اسلام کے نام سے لکھی ہوئی تیار ہے مزید معلومات و تفصیلات اس میں مل سکیں گی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلموں کے حقوق

قرآن کریم میں ارشاد ہے لاینھٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین۔ (سورۃ ممتحنہ)

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جو غیر مسلم تم سے جنگ ونفرت نہ کریں اور تم کو خارج از وطن نہ کریں تو ان سے دوستی نیکی اور انصاف وحسن معاملہ رکھنے سے خدا منع نہیں کرتا بے شک اللہ انصاف پسندوں کو دوست رکھتا ہے۔ البتہ دوستی، حسن معاملہ وتعلق صرف ان سے منع ہے جو مسلمانوں سے جنگ کریں اور ان سے نفرت وعداوت رکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی غیر مسلموں سے تعلقات دنیوی نباہنے کا حکم دیا ہے چند مثالیں اس سلسلہ میں ملاحظہ ہوں۔

غیر مسلم والدین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرامؓ کو ان کے مشرک والدین کے ساتھ صلہ رحمی کی اجازت دی ہے۔

(صحیح مسلم ج ۱ ص ۳۲۳ احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۱۵)

غیر مسلم بھائی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں حضرت عمرؓ نے اپنے مشرک بھائی کو قیمتی جوڑا کا تحفہ بھیجا تھا۔

(صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۳۲)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم رشتہ دار

ام المومنین حضرت صفیہ نے اپنی دو یہودی رشتہ داروں کو تیس ہزار کی مالیت کی جائداد دی۔ (مسلم شریف باب فضل الصدقہ علی الاقربین)

علامہ ابو عبید قاسم بن سلام نے لکھا ہے کہ امام مجاہدؒ نے مشرک رشتہ دار کا قرض معاف کرنے کو ثواب کا کام بتلایا ہے۔ (کتاب الاموال ص ۶۱۳)

غیر مسلم پڑوسی

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے یہاں ایک دن ایک بکری ذبح ہوئی۔ آپ کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا، غلام سے آپ نے تاکید کیا کہ جب گوشت تیار ہوجائے تو فابدا بجارنا الیھودی تو پہلے ہمارے یہودی پڑوسی کو گوشت بھیجنا، آپ کی بار بار تاکید پر لوگوں کو حیرت ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ مجھے حضرت جبرئیلؑ نے ہمسایہ کے ساتھ نیکی کرنے کی اتنی تاکید کی ہے کہ میں نے سمجھا کہ پڑوسی ترکہ میں بھی حقدار ہوگا۔ (ابو داؤد کتاب الادب باب حق الجوار)

غیر مسلم قیدی

قرآن کریم نے قیدیوں کو کھانا کھلانے پر ثواب کا مژدہ سنایا ہے۔ اللہ کے نیک بندوں کی تعریف میں ارشاد ہوا ہے ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا کہ وہ لوگ کھانا کھلاتے ہیں مسکین و یتیم کو اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں اور قیدی کو ظاہر ہے کہ مشرک اور غیر مسلم ہیں قید ہو کر آتے تھے۔ (کتاب الاموال ص ۶۱۳)

غیر مسلم طلباء

علامہ ابو عبید قاسم بن سلام نے لکھا ہے کہ متعدد تابعین ابو میسرہ عمرو بن میمون عمرو بن شرحبیل

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ عیسائی راہبوں کی مدد کیا کرتے تھے۔ (کتاب الاموال)

غیر مسلم رعایا کے ساتھ انصاف

اسلام نے غیر مسلم رعایا کے ساتھ احسان وانصاف کا حکم دیا ہے اس پر خلافت راشدہ میں برابر عمل رہا ہے۔ حضرت علیؓ کا زرہ گم ہو گیا تو معلوم ہوا کہ فلاں یہودی کے پاس ہے لیکن آپ نے زبردستی اس کے یہاں سے نہیں منگوایا بلکہ باقاعدہ عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔ قاضی شریحؒ نے مدعی اور مدعا علیہ کے نام سمن جاری کیا۔ حضرت علیؓ حاضر عدالت ہوئے قاضی نے گواہ طلب کیا ایک گواہ حضرت حسنؓ تھے قاضی نے کہا کہ باپ کے حق میں بیٹے کی گواہی غیر معتبر ہے، دعویٰ خارج ہو گیا یہودی کے حق میں فیصلہ ہو گیا یہودی نے یہ دیکھ کر کہا کہ یہ انبیاء کے احکام ہیں۔ امیر المومنین جیسی شخصیت قاضی کے پاس آنے پر مجبور ہے اور قاضی ان کے خلاف فیصلہ کرتا ہے اور امیر المومنین سر تسلیم خم کر دیتے ہیں اس تاثر کے بعد اس نے کہا کہ زرہ آپ ہی کا ہے آپ کے اونٹ سے گر گیا تھا اور میں نے اسے اٹھا لیا تھا آج مجھ پر اسلام کی حقانیت واضح ہو گئی اور میں کلمۂ شہادت پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو رہا ہوں۔ حضرت علیؓ نے قبول اسلام کی خوشی میں وہ زرہ اسی کے حوالہ فرما دیا اور مزید آٹھ سو روپیہ نقد دیا۔ (منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۵۳)

غیر مسلموں کی عیادت

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم غیر مسلموں کی عیادت بھی فرماتے ایک مرتبہ ایک یہودی غلام بیمار پڑ گیا تو آپ اس کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔

(صحیح بخاری شریف کتاب المرضیٰ باب عیادۃ المشرک)

غیر مسلموں کے جنازہ کا احترام

ایک مرتبہ قادسیہ میں ایک جنازہ گزرا۔ صحابی رسول حضرت سہل بن حنیف وقیس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن سعید اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے تو لوگوں نے کہا کہ (یہ غیر مسلم) یعنی ذمی کا جنازہ ہے انھوں نے جواب دیا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا آپ اس کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے لوگوں نے عرض کیا کہ یہ تو یہودی کا جنازہ ہے فرمایا کیا وہ آدمی نہیں ہے ؟

(نسائی کتاب الجنائز باب القیام لجنازۃ اہل الشرک)

غیر مسلم سفیروں کی خدمت

ایک مرتبہ حبشہ کے عیسائی بادشاہ نجاشی کے یہاں سے ایک سفارت آئی آپ نے اس کو اپنا مہمان بنایا اور بہ نفس نفیس مہمان داری کے تمام کام خود انجام دیتے صحابہ نے عرض کیا کہ یہ خدمت ہم انجام دیں گے ارشاد ہوا کہ میں ان کی خدمت خود کروں گا ان لوگوں نے ہمارے مسلمان مہاجرین کی خدمت کی ہے ۔

(شرح شفا قاضی عیاض ج ۲ ص ۱)

یہ اور اس طرح کے دیگر واقعات سے جسے میں نے خلافت راشدہ کے عہد زریں میں جمع کیا ہے غیر مسلموں کے حقوق کا اندازہ ہو سکتا ہے ہم سب کو ان غیر مسلموں سے اچھے روابط و تعلقات قائم رکھنے چاہئیں جو اسلام کے حق میں ضرر رساں نہ ہوں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانوروں کے حقوق و حسنِ سلوک

جانوروں وچرپایوں کے ذکر میں قرآن کریم کا ارشاد ہے والانعام خلقها لکم فیها دفء و منافع ومنها تاکلون ولکم فیها جمال حین تریحون وحین تسرحون وتحمل اثقالکم الی بلد لم تکونوا بالغیه الا بشق الانفس ان ربکم لرؤف الرحیم۔ یعنی خدا نے پیدا کیا تمہارے لئے چرپایوں کو کہ اس میں گرمی کا اسباب ہے اور دوسرے فائدے ہیں اور بعض جانوروں کو کھاتے ہو اور تمہارے واسطے ان سے رونق ہے جب شام کو پھیر کر لاتے ہو اور جب چراتے ہو اور بعض جانور تمہارے سامان کو اٹھا کر لے چلتے ہیں ان شہروں تک کہ تم نہ پہنچتے مگر جانوروں کو مشقت میں ڈال کر بیشک تمہارا رب بڑے ہی شفقت والا مہربان ہے۔

ان آیات کریمہ میں اللہ نے چند مفید جانوروں کا ذکر فرمایا ہے کسی کے اون سے گرمی پہنچانے کے لئے کپڑے بنتے ہیں کسی جانور کا ہم گوشت کھاتے ہیں کسی پر ہم سامان لادتے ہیں اور کسی پر خود سوار ہوتے ہیں۔ الغرض ہر جاندار کے ہم پر حقوق ہیں حتی کہ چیونٹی اور مکھی وغیرہ کے بھی ہم پر حقوق ہیں۔

۱۔ نبی کریمؐ نے ایک جامع ارشاد فرمایا ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء یعنی زمین پر رہنے اور بسنے والے اللہ کی مخلوقات پر رحم کرو تو آسمان والا تو تم پر اپنی رحمت برسائے گا۔

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہو گا عرش بریں پر

اس حدیث میں زمین پر رہنے بسنے والی اللہ کی ساری مخلوق پر رحم کرنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔ اس لئے انسانوں کے علاوہ جانور بھی رحم و کرم کے مستحق ثابت ہوئے ایک حدیث

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں خصوصیت سے یہ بھی ہدایت دی گئی ہے۔ چنانچہ ایک شخص کے بارے میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ پیاسا ہو کر ایک کنویں پر پہنچا، وہاں رسی، ڈول وغیرہ کوئی سامان نہیں تھا مجبوراً کنویں میں اتر کر اس نے پانی پیا، جب اوپر آیا تو دیکھا کہ ایک پیاسا کتا شدت پیاس سے کیچڑ چاٹ رہا ہے وہ جذبۂ ترحم سے مجبور ہو کر دوبارہ کنویں میں اُترا اور اپنے موزہ میں پانی بھرا اور محنت ومشقت سے پانی نکال اوپر لایا اور اس پیاسے کتے کو پلایا۔ اللہ پاک اس کے اس نیک ومبارک جذبہ کی قدر فرمائی اور جوش رحمت میں اس کے مغفرت کا فیصلہ دیا۔ اس واقعہ کو سن کر صحابۂ کرامؓ نے کہا یا رسول اللہ ان لنا فی البھائم اجرًا یعنی اے اللہ کے رسولؐ کیا جانوروں سے بھی حسن سلوک کرنے میں اجر ملتا ہے آپؐ نے فرمایا کہ ہر زندہ اور تر جگر رکھنے والے جانور کے ساتھ رحم کرنے میں اجر وثواب ملے گا۔

(صحیح بخاری ومسلم)

اس کے علاوہ مختلف حدیثوں میں جانوروں کے ساتھ حسن سلوک کی ہدایت کی گئی ہے۔

جانوروں کو اچھی طرح کھلانے پلانے کا حکم

حضرت سہل بن حنظلہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرمؐ کا ایک اونٹ پر گذر ہوا جس کا پشت بھوک کی وجہ سے پیٹ سے ملا ہوا تھا اسے دیکھ کر آپؐ نے فرمایا کہ ان بے زبان جانوروں، چوپایوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، بھوکے پیاسے جانور کو استعمال نہ کرو، مناسب طریقہ سے ان پر سواری کرو، مناسب طریقہ سے ان کو چھوڑ دیا کرو اور ان کے تھکنے سے پہلے سواری ختم کر دو۔

(مشکوٰۃ باب النفقات)

۲۔ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوتے وہاں ایک اونٹ بندھا ہوا تھا جب اس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو آواز نکالی اور اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے آنحضورؐ اس کے قریب گئے اور پیار وشفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ یہ اونٹ کس کا ہے؟

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس کا مالک کون ہے؟ ایک انصاری نوجوان نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میرا اونٹ ہے آپ نے فرمایا کہ اس بے زبان جانور کے بارے میں تم خدا سے نہیں ڈرتے جس نے تم کو اس کا مالک بنایا ہے اس نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور کام زیادہ لے کر اس کو دکھ پہنچاتے ہو۔ (سنن ابوداؤد)

ہر دو حدیثوں سے واضح ہوا کہ جس کے پاس کوئی جانور ہو اس کی ذمہ داری ہے کہ اس کے کھلانے پلانے میں قطعاً غفلت نہ کرے اور طاقت سے زیادہ بوجھ نہ لادے اور حتی الوسع ان کے آرام و خوراک کا بندوبست رکھے۔

گھاس دانہ کھلانے کا اجر

حضرت روح نے حضرت تمیم داری کو دیکھا کہ گھوڑے کے لئے جو صاف کر رہے ہیں حالانکہ ان کے پاس ان کے اور بھی خدمت گار تھے روح نے پوچھا کہ یہ خدمت آپ خود کر رہے ہیں حالانکہ دوسرے خادم کر سکتے تھے فرمایا کہ بے شک خدام موجود ہیں مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ما من امرء مسلم ینقی لفرسہ شعیرا ثم یعلقہ علیہ الا کتب لہ بکل حبۃ حسنۃ (مسند احمد ج ۴ ص ۱۰۳)

یعنی جو مسلمان شخص اپنے گھوڑے کے لئے دانہ صاف ستھرا کر کے اس کے منہ پر لگائے گا اور کھلائے گا تو اللہ ہر دانہ کے عوض اس کے لئے ایک نیکی لکھے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ جانوروں کے مالک کو اہتمام سے خود ہی جانور کے خورش کے انتظامات میں حصہ لینا چاہیئے۔

خواہ مخواہ جانور کو دوڑانا منع ہے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ کے ساتھ عرفہ کے دن چل رہا تھا کہ پیچھے سے رسول اللہ نے اونٹوں کے مارنے اور سختی سے ہانکنے کی آواز سنی تو پیچھے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیچھے مڑکر ان کی طرف اپنے کوڑے سے اشارہ فرمایا کہ لوگو اطمینان سے کام لو، کیونکہ اونٹوں کا دوڑانا بھلائی نہیں ہے۔ (صحیح بخاری)

۲۔ حضرت عمرؓ کو ایک بار تازہ مچھلی کھانے کی خواہش پیدا ہوئی تو آپ کے غلام یرفا نے ایک اونٹنی پر سوار ہو کر تیز دوڑا کر ایک مچھلی خریدا اور پھر تیز دوڑا کر واپس بھی آگیا، پھر اونٹنی کو غسل دیدیا تاکہ معلوم ہو کہ پسینہ سے شرابور نہیں ہے بلکہ غسل کا اثر ہے حضرت عمرؓ نے فرمایا کر چلو تمھاری سواری دیکھیں تو کان کے نیچے پسینہ موجود پایا جسے وہ دھونا بھول گیا تھا یہ رنگ دیکھ کر آپؓ نے فرمایا عذبت بھیمۃ فی شھوۃ عمر یعنی عمر کی خواہش جلد پوری کرنے کے خیال سے تم نے ایک جانور کو عذاب میں مبتلا کر دیا۔ اللہ کی قسم اب عمر تمھاری اس مچھلی کا ذائقہ تک نہ چکھے گا۔ (منتخب کنزالعمال ج ۴ ص۲۱۲)

جانور کے پشت کو ممبر بنانا منع ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اپنے جانوروں کے پشت کو ممبر نہ بناؤ کہ ان پر بیٹھے بیٹھے باتیں کرتے رہو اور وہ کھڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمھارے لئے مسخر کیا ہے کہ وہ تم کو اس جگہ تک پہنچا دے جہاں تم بغیر مشقت کے نہیں پہنچ سکتے۔ (منتخب کنزالعمال ج ۲ ص۳۵۲)

بیمار و زخمی جانور پر سواری منع ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان جانوروں کے حقوق کے بارے میں اللہ سے ڈرو جب یہ تیار موٹے اور تازے ہوں تو ان کو کھاؤ اور جب تندرست و مضبوط ہوں تو ان پر سواری کرو۔ (منتخب کنزالعمال ج۲ ص۳۵۲)

سواری کے جانوروں کو آرام پہنچانے کا اہتمام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت انسؓ سے فرماتے ہیں کہ ہم لوگ جب کسی منزل

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یں سواریوں سے اُترتے تھے تو نماز وغیرہ سے پہلے جانوروں کا بندوبست کرتے تھے۔ امام نوویؒ لکھتے ہیں کہ معناہ انا مع حرصنا علی الصلوٰۃ لا نقدمہا علی حطۃ الرحال واراحۃ الدواب (ریاض الصالحین)

مطلب یہ کہ نماز کے وقت پر ادائیگی کی خواہش اور ذوق کے باوجود ہم نمازوں کو ٹاٹ پلان کے اتارنے اور جانوروں کو آرام سے باندھنے سے پہلے نہیں ادا کرتے بلکہ نماز کو اس وقت موقوف رکھتے جب تک کہ جانور کا کاٹھی کجاوہ وغیرہ اتار نہ لیتے اور جانوروں کے ضروری راحت و آرام کا انتظام نہ کر لیتے۔

گھوڑے کا ایال کاٹنا منع ہے

جریر بن عبداللہ البجلی سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ کو دیکھا کہ اپنے دستِ مبارک سے گھوڑے کے پیشانی کے بال کو بٹ رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ گھوڑے کے پیشانی کے بال میں خیر و برکت رکھ دی گئی ہے۔ (مسند احمد ج ۴ ص ۳۶۱)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایال کے بال کاٹنے اور دم کے بال حذف کرنے سے منع فرمایا ہے اور مصلحت بتائی ہے کہ دم کے بال سے گھوڑا پنکھا کا کام لیتا ہے اور ایال کا بال اس کے لئے راحت کی چیز ہے۔

(منتخب کنز العمال ج ۴ ص ۲۸۲)

خچر سازی ممنوع ہے

دحیہ کلبی نے حضورؐ سے عرض کیا کہ کیا میں آپ کے لئے گدھا کو گھوڑی پر نہ کدا دوں کہ وہ خچر جنے اور آپ اس پر سواری کریں فرمایا کہ یہ حرکت جہالت و نادانی کی ہے۔ (مسند احمد ج ۴ ص ۳۱)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ خچر سازی شرعاً درست نہیں ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راہ چلتے کھیت چرنے والے جانور کا معاملہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مامن مسلم یزرع زرعًا فیاکل منہ انسان اوطیر اوبہیمۃ الا کانت لہ صدقۃ یعنی انسان کی کھیتی سے کسی ضرورت مند انسان یا چڑیا نے یا کسی چوپایہ نے کچھ کھا لیا تو کھیت والے کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔ مطلب یہ ہے کہ جانور راہ چلتے ہوئے کھیت کے حاشیہ سے کچھ چر لیتے ہیں تو اس کا اجر کاشتکار کو ملے گا۔ اس سے مقصد یہ ہے کہ جانوروں کے اس طرح پر کھا لینے وچر لینے سے ان کو ستانا نہ چاہیئے اور کھیت والے کو بھی مناسب نہیں ہے کہ وہ جانور کو مارے یا گالی دے۔

جانوروں کو باہم لڑانا منع ہے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چوپایوں کے لڑانے سے منع فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ)

اس سے معلوم ہوا کہ مرغوں، بھیڑوں، تیتروں، یا نیولے و سانپ وغیرہ کا باہم لڑانا شرعًا درست نہیں ہے۔ مسند احمد بن حنبلؒ میں صحابہؓ کا یہ طرز عمل مذکور ہے کہ وہ ایسے مواقع کو دیکھتے تو فورًا روک دیتے اور دونوں جانوروں کو ہٹوا دیتے۔

گھوڑے کو کانٹا دار لگام نہ لگانا چاہیئے

بہت پرانے زمانہ میں شاہی فرامین و مکاتیب لے جانے کے لئے ڈاک گھوڑا کا انتظام تھا۔ منزل بہ منزل چوکی بہ چوکی تازہ دم گھوڑوں کے ذریعہ ڈاک منتقل ہو کر پہنچتی تھی ڈاک بردار گھوڑوں کو تیز رفتاری سے لے جانے کے لئے گھوڑوں کو نوک دار کوڑہ سے مارتے تھے اور کانٹا دار لگام استعمال کرتے تھے۔ جب حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو اس کی اطلاع ہوئی تو سختی سے منع کر دیا۔ (کتاب الخراج لابی یوسف صـ۲۲۱)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرندوں کو گھونسلوں سے نکالنا منع ہے

حضرت اُمّ کرز فرماتی ہیں کہ میں نے رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ پرندوں کو اُن کے گھونسلوں سے نہ نکالو۔ (ابو داؤد)

مسجدوں میں ابابیلیں عام طور سے گھونسلے بنا کر بیٹ کرتی ہیں جس سے مسجد کی فرش وزمین وغیرہ خراب ہوتی ہے اس لئے ابتدا ہی سے کانٹا وغیرہ لٹکا کر یا دروازوں پر پردہ لگا کر اس کا انتظام کر لینا چاہیئے۔

جانوروں کو نشانہ بنانا منع ہے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایسی کسی چیز کو نشانہ مت بناؤ جس میں روح ہو۔

(مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص۲۵۷)

مسند احمد میں مذکور ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جانور کو مشاقی کے لئے نشانہ بازی کرنے والوں کو روک دیتے تھے اور جانور کو فوراً کھول دیتے تھے۔ (مسند احمد ج ۲ ص۹۱)

اس سے یہ بھی مستنبط ہوا کہ مچھلی کے کانٹا میں زندہ مچھلی یا کوئی اور جانور پرو کر کانٹا لگانا ناجائز ہے۔

زندہ جانور کو جلانا حرام ہے

حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ اپنے والد صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات کے ساتھ ہم ایک سفر میں تھے کہ نبی کریمؐ نے چیونٹیوں کا ایک بل دیکھا جسے ہم نے جلا دیا تھا، آپ نے فرمایا یہ کس نے جلایا ہے ہم نے عرض کیا یا رسُول اللہ ہمیں نے آگ جلائی ہے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا کہ آگ پیدا کرنے والے خدا کے سوا کسی کے لئے یہ سزا روا نہیں کہ وہ کسی جانور کو آگ کے ذریعہ عذاب دے۔ امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ جوئیں و کھٹمل کو بھی آگ سے نہ مارنا چاہیئے۔ (ابوداؤد ریاض الصالحین)

مُرغ کو لعنت کرنا منع ہے

حضرت زید بن خالدؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ مُرغ کو گالی نہ دو کیونکہ وہ صبح کی نماز کے لئے بیدار کرتا ہے۔ (مسند احمد ج ۴ ص ۱۱۵)

خطیب بغدادیؒ نے نقل کیا ہے کہ ہر جانور سے کچھ نہ کچھ سبق ملتا ہے حتیٰ کہ کتا، بلی، سؤر، کوا وغیرہ تک سے بھی اچھی عادتوں کا سبق ملتا ہے۔ کتا سے وفاداری و محتاط رہنے کا، بلی سے سوال میں نرمی و ملائمت اختیار کرنے کا اور سور سے صبح خیزی کا سبق ملتا ہے۔ (تاریخ خطیب ص ۲۵۱)

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی نے گنجشک یا اس سے بھی کسی چھوٹے جانور کو اس کے حق کے بغیر ذبح کیا تو خدا اس کے متعلق اس سے باز پرس کرے گا صحابہؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا کہ اس کو ذبح کرے تو اس کو استعمال کرے یہ نہ ہو کہ صرف اس کا سر کاٹ کر پھینک دے۔

تاریخ خطیب بغدادی میں ہے کہ جو شخص گنجشک (گوریا) کو بلا ضرورت مار گا وہ قیامت کے دن خدا کے پاس فریاد کرے گی کہ مجھ کو فلاں نے بلا ضرورت مارا تھا حالانکہ اس کو اس سے کوئی نفع نہیں تھا۔

(تاریخ خطیب ہشتم ص ۱۱)

ان روایات سے معلوم ہوا کہ جن چڑیوں کا گوشت نہیں کھایا جاتا اور وہ موذی بھی نہیں ہیں ان کا ذبح اور بلا وجہ شکار ناجائز ہے۔

. . . .

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکری پر ترحم

ایک بار حضورؐ کے گھر میں ایک پڑوسی کی بکری آگئی اور اس نے اندر اپنے منہ میں کچھ روٹیاں اٹھالیں حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں جھپٹ کر اٹھی اور بکری کی طرف دوڑ کر پہنچی، اتنے میں آنحضرت نے مجھے پکار کر فرمایا، روٹی جو بچی کچی تجھے مل جائے لے لینا اور پڑوسی کی بکری کو تکلیف نہ دینا۔ (ادب المفرد ص ۲۱)

پھل کا کیڑا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم کی خدمت میں کچھ پرانے کھجور لائے گئے تو آپؐ ان میں سے دیکھ دیکھ کر کیڑے نکالتے گئے۔ (مشکوٰۃ ج ۲ ص ۳۶۶ کتاب الاطعم)

اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے ہندوستان میں جو یہ رواج ہے کہ بھنگوں سمیت کھا جاتے ہیں یہ درست نہیں تو بیر بھوٹی وغیرہ کا کھانا درست ہے۔

کتا کے ساتھ ترحم

علامہ ابو اسحٰق شیرازیؒ اور ان کے کچھ مصاحبین کسی راستہ میں چل رہے تھے۔ ایک کتا راستہ کے وسط میں چلا جا رہا تھا کسی ساتھی نے کتے کو ڈانٹا تو ان کو علامہ شیرازیؒ نے منع کیا اور فرمایا علمت ان الطریق بینی وبینہ مشترک کو راستہ میرے اور اس کے درمیان مشترک ہے، پس اس راستے سے مجھے اور اس کو دونوں کو چلنے کا حق حاصل ہے پھر اسے کنارے سے چلنے سے کیوں مجبور کیا جائے۔ (صفۃ الصفوۃ ج ۴ ص ۴۹)

شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ یمن کے شہر صنعار میں حضرت خواجہ جنیدؒ سفر کر رہے تھے۔ آپ نے اثنا سفر میں ایک زخمی و ناتواں کتا کو دیکھا جس کے دانت بھی بڑھاپے کے سبب نکل چکے تھے وہ شکار کرنے کے قابل بھی نہ رہ گیا تھا تو اپنے توشہ دان وزادراہ میں سے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدھا سامان نکال کر اس کے سامنے پیش کر دیا۔ حضرت جنیدؒ روتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ معلوم نہیں خدا کے نزدیک ہم دونوں میں سے کون زیادہ بہتر ہے۔ شیخ سعدیؒ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ازاں بر ملائک شرف داشتند!

کہ خود را بہ از سگ نہ پنداشتند! بوستاں سعدی

یعنی یہ اولیاء فرشتوں سے بڑھ کر مرتبہ اس وجہ سے رکھتے تھے کہ ان میں از حد خاکساری تواضع موجود تھی حتیٰ کہ وہ اپنی ذات کو کتے سے بہتر قرار نہ دیتے تھے لیکن آج کا انسان کتوں سے زیادہ رذیل ہو کر بھی اپنا شمار فرشتوں میں کرانا چاہتا ہے۔

حضرت شاہ عبدالرحیم کا واقعہ

حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم صاحبؒ شاہان مغلیہ کے دربار سے وابستہ تھے فتاوی عالمگیری مرتب کرنے والوں میں سے ایک آپ بھی تھے ایک بار آراستہ پیراستہ اچھے پوشاک میں دربار جا رہے تھے مگر تکبر ذرا بھی نہ تھا راستہ میں ایک جگہ دیکھا کہ ایک نالی میں کتا سر دبائے ہوئے جاڑا کے سبب سکڑا جا رہا ہے خادم کو حکم دیا کہ اس کو نکال لے اس نے کچھ تامل کیا اور منہ بسورا تو فوراً آستین چڑھا کر خود اپنے ہاتھ سے نکالا۔ قریب ہی گرم حمام تھا وہاں جا کر اس کو دھویا اس کو آگ تپایا پھر اہل محلہ سے پوچھا کہ آپ لوگ اس کو آرام سے رکھ سکیں تو بہتر ہے ورنہ پھر میں لے جاؤں گا۔ اہل محلہ نے کتے کو آرام سے رکھنے کے وعدہ پر لے آیا۔

نوٹ:۔ مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اس واقعہ کو حقوق العباد نامی کتاب میں درج کیا ہے

مکھی پر ترحم کا اجر

امام غزالیؒ کو کسی نے ان کے وفات کے بعد خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ آپ کی بخشش

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئی فرمایا کہ مجھے بخش دیا گیا سوال ہوا کہ کس عمل کے نتیجہ میں فرمایا کہ ایک دفعہ ایک مکھی میرے قلم کی سیاہی پینے کے لئے میرے قلم پر آن بیٹھی، مجھے ایک مضمون لکھنا ضروری تھا مگر میں نے سوچا تھا کہ اگر میں نے قلم کو حرکت دیا تو یہ مکھی پیاسی اُڑ جائے گی میں نے قلم روک لیا وہ مکھی سیاہی پی کر اڑ گئی۔ خدا کو میری یہ نیکی پسند آ گئی اور قبر میں خطاب ہوا کہ اے غزالی اس مکھی پر ترحم کی وجہ سے میں تجھ پر رحم کرتا ہوں اور تیری مغفرت کرتا ہوں۔

(طبقات کبریٰ للشعرانی)

بلّی کو مارنے کی سزا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک بے رحم عورت اس لئے جہنم میں ڈالی گئی کہ اس نے ایک بلی کو باندھ دیا۔ نہ تو اسے کچھ کھانے پینے کے لئے دیا اور نہ اسے چھوڑا کہ گھوم پھر کر کچھ کھا پی لیتی۔ (متفق علیہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانوروں کے ساتھ بے دردی و بے رحمی کا معاملہ اور بلاوجہ ستانے وہلاک کرنے کا واقعہ اللہ کو سخت ناراض کرنے والا اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

بلّی پر ترحّم کا واقعہ

خواجہ شبلیؒ کے متعلق خطیب بغدادیؒ نقل کرتے ہیں کہ ایک بار بغداد میں سردیوں کی رات تھی خواجہ شبلی نے نماز فجر کے لئے مسجد میں جاتے ہوتے ایک بلی کو دیکھا کہ وہ سردی سے ٹھٹھر کر کانپ رہی تھی اور کوئی جائے پناہ ڈھونڈھ رہی تھی آپ نے اس کو اٹھالیا اور اپنے پوستین میں چھپالیا، پھر اسے آگ سے تپایا جب شبلیؒ کا انتقال ہوا تو کسی بزرگ نے ان کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ بخشش ہو گئی اور آپ کی کون سی ادا خدا کو پسند آئی تو فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے خود پوچھا کہ اے شبلی میں نے تجھے بخشدیا لیکن کیا تو بتا سکتا ہے کہ تیری کون سی ادا وجہ مغفرت بن گئی میں نے کہا کہ میری اطاعت وعبادت، زہد وریاضت وغیرہ وجہ مغفرت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن گئی ہوں گی۔ حق تعالٰے نے کہا نہیں تو پھر میں نے کہا کہ میرے علمی و تبلیغی اسفار موجب نجات بن گئے ہوں گے کہا یہ بھی نہیں تو پھر میں نے عرض کیا کہ پھر اولیا ء اللہ کی صحبت و خدمت منظور ہوں گی کہا یہ بھی نہیں تو میں نے عرض کیا کہ پھر میرے اعمال صالحہ و اخلاق حسنہ وغیرہ پسند آئے ہوں گے حق تعالٰے نے کہا یہ بھی نہیں تو میں نے کہا باری تعالیٰ اب تو ہی بتا دے مجھے معلوم نہیں ہے آخر کار خدا نے خود ہی فرمایا کہ تیری مغفرت اس بلی پر ترحم کی وجہ سے ہو گئی جسے تو نے سردیوں سے بچانے اور گرمی پہنچانے کے لئے اپنی آستین میں چھپا لیا تھا۔ آج میری رحمت تجھے مغفرت کے دامن میں چھپا رہی ہے۔ (تاریخ خطیب بغدادیؒ)

ان تمام احادیث اور تاریخی واقعات سے یہ سبق ملتا ہے کہ انسانوں کو جانوروں کے ساتھ بھی اچھے سلوک سے پیش آنا چاہیئے اور ان کو آرام و راحت پہنچانا چاہیئے اور تکلیف دہ طریقوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑوسی کے حقوق

قرآن کریم میں ارشاد ہے واعبدوا اللہ ولا تشرکوا بہ شیئاً وبالوالدین احسانا وبذی القربیٰ والیتامیٰ والمساکین والجار ذی القربیٰ والجار الجنب والصاحب بالجنب وابن السبیل (سورۂ نساء)

یعنی تم اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک مت کرو اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو اور اہل قرابت اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ اور نزدیک والے پڑوسی اور دور والے پڑوسی اور ہم مجلس کے ساتھ اور مسافر کے ساتھ بھی حسن سلوک کرو۔

قرآن پاک کی یہ تصریح یاد رکھنے کے قابل ہے کہ دونوں قسم کے پڑوسی حق رکھتے ہیں قریب والے بھی اور دور والے بھی، قرابت والے اور اجنبیت والے، پاس والے پڑوس سے یہ مطلب ہے کہ اس کا مکان قریب ہو اور دور والے پڑوسی سے مراد یہ ہے کہ اس کا مکان دور ہو۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مختلف طرق سے یہ بھی منقول ہے کہ پاس کا پڑوسی وہ ہے جس سے قرابت ہو اور دور کا پڑوسی وہ ہے جس سے قرابت نہ ہو۔

(تفسیر در منثور و احیاء العلوم)

یہ بھی تفسیر کی گئی ہے کہ جار ذی القربیٰ سے مراد مسلمان پڑوسی ہے و جار الجنب سے مراد یہودی و نصرانی ہے چنانچہ تفسیر روح المعانی میں ہے یحتمل ان یراد بالجار ذی القربیٰ من لہ مع الجوار قرب اتصال بنسب او دین وبالجار الجنب الذی لا قرابۃ لہ او کان مشرکاً

والصاحب بالجنب سے ہم مجلس اور پہلو کا ساتھی مراد ہے ہم مجلسی یا صحبت کے لئے وقت کی کوئی قید نہیں ہے۔ رفاقت یا صحبت خواہ سالہا سال کی ہو خواہ چند منٹ کی ہو اپنا حق قائم کر جاتی ہے اب اس تعریف کے ذیل میں ہم مدرسہ، ہم سبق،

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم سفر، کھیل کود کے ساتھی اور شریک تجارت، شریک پیشہ و ملازمت وغیرہ اور ایک آقا کے دو نوکر سب شامل ہو جاتے ہیں۔ قرآن کریم نے ان تمام قسموں کے ہمسایوں اور ساتھیوں کے حقوق پر روشنی ڈالی ہے۔

پڑوسی کو ایذاء دینے والا مومن نہیں

ایک دن سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے مجمعِ صحابہؓ میں تین بار قسم کھا کر فرمایا کہ خدا کی قسم وہ مومن نہیں، خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہے، خدا کی قسم وہ مومن نہیں ہے، صحابہ کرامؓ نے پوچھا من ھو یارسول اللہ فرمایا الذی لا یامن جارہ بوائقہ یعنی جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔ (مسند احمد ج ۲ ص۲۸۸)

صاحب مشکوٰۃ نے بخاری و مسلم کے حوالہ سے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اس حدیث کا ذکر کیا ہے۔

۲۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جنت میں وہ شخص داخل نہ ہوگا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔

پڑوسی کی اعانت و تکریم

صحیح بخاری و مسلم کی بعض روایات میں فلیکرم جارہٗ کا ارشاد ہے یعنی اگر آدمی صاحب ایمان ہے تو اس کا فرض ہے کہ اپنے پڑوسی کی تکریم کرے اور انھیں شیخین کے بعض روایات میں فلیحسن الی جارہٖ وارد ہے یعنی صاحبِ ایمان اپنے پڑوسی کے ساتھ احسان کرے یعنی جس چیز کا وہ محتاج ہو اس میں اس کی مدد کرے اور جب کسی پریشانی میں مبتلا ہو تو اس کی پریشانی کو دور کرے۔

۵۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ دونوں حضرات نبی کریمؐ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضرت جبرئیلؑ مجھے پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک رکھنے کے بارے میں اس قدر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکید کرتے ہیں کہ مجھے ان کی تاکیدوں سے یہ گمان ہوا کہ پڑوسی کی وراثت میں بھی حصہ ملے گا۔
(مشکوٰۃ شریف)

۶۔ ایک بار حضور کریمؐ نے پوچھا کہ تم جانتے ہو کہ پڑوسی کے کیا حقوق ہیں؟ پھر خود ان حقوق کی تفصیل اس طرح بیان فرمائی ان استعان بك اعنته وان استقرضك اقرضته وان مرض عدته وان مات اتبعت جنازته الخ
(منتخب کنز ج ۳ ص ۳۸۱ احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۱۳)

یعنی اگر وہ تجھ سے مدد مانگے تو اس کی مدد کر اور اگر قرض مانگے تو قرض دے اگر وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر، اور اگر وہ مر جائے تو اس کے جنازہ میں ساتھ جا اور اگر اس کو خوشی حاصل ہو تو اس کو مبارکباد دو اور اگر مصیبت پہنچے تو تعزیت کے لئے جاؤ اور پڑوسی کی اجازت کے بغیر اپنا مکان اونچا نہ بناؤ جس سے اس کی ہوا رک جائے اور اس کا گھر بے پردہ ہو جائے اور اگر تم کوئی پھل خرید و تو اس کو بھی ہدیہ دو، اگر یہ نہ ہو سکے تو اس پھل کو اس طرح پوشیدہ رکھو کہ وہ نہ دیکھے اور اس پھل کو تیری اولاد باہر لے کر نہ نکلے تا کہ پڑوسی کے بچے اس کو دیکھ کر رنجیدہ نہ ہوں، اس کے لغزش سے درگزر کرو، اس کے عیوب کے کھوج میں نہ ہو، اس کے عدم موجودگی میں اس کے گھر کی خبر گیری کرو۔

پڑوسی کے حدود

حضرت حسن بصریؒ سے کسی نے پوچھا کہ پڑوسی کہاں تک کے لوگ ہیں؟ انھوں نے فرمایا کہ چالیس مکان پیچھے، چالیس مکان دائیں، چالیس مکان بائیں، حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ دور کے پڑوسی سے ابتداء نہ کیا جائے بلکہ پاس کے پڑوسی سے ابتداء کرنا چاہیئے۔ (درمنثور و احیاء العلوم)

نزدیک کا پڑوسی

حضرت عائشہؓ نے ایک بار نبی کریمؐ سے سوال کیا کہ میرے دو پڑوسی ہیں کوئی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلوک کروں تو کس سے کروں؟ آپ نے فرمایا الیٰ اقربہما منک بابا یعنی جس کا دروازہ تیرے دروازہ سے قریب ہو۔

اس سے معلوم ہوا کہ پڑوسیوں میں سے کوئی سلوک کرنا ہو تو پہلے نزدیک کے پڑوسی سے ابتدا کیا جائے۔

(ریاض الصالحین ص۸۷ منتخب کنز العمال ج ۳ ص۳۸۲)

پڑوسی کئی قسم کے

محدث ابو نعیم اور محدث بزار نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ پڑوسی تین طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جس کے تین حقوق ہیں، پڑوسی کا حق، رشتہ داری کا حق، اسلام کا حق۔ دوسرے وہ ہیں جن کے دوہرے حق ہیں۔ پڑوسی کا حق، اسلام کا حق، تیسری قسم وہ ہے جن کا ایک ہی حق ہو وہ غیر مسلم پڑوسی یا اہل کتاب۔

(منتخب کنز العمال ج ۳ ص۳۸۳ احیاء العلوم ج ۲ ص۲۰۱)

پڑوسی کے ساتھ فیاضانہ سلوک کے چند واقعات

حضرت ابن المقفع اپنے پڑوسی کے دیوار کے سایہ میں اکثر بیٹھا کرتے تھے۔ ایک دن ان کو معلوم ہوا کہ میرا پڑوسی مقروض ہو گیا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنا گھر فروخت کرنا چاہتا ہے دل میں سوچا کہ ہم اس کے گھر کے سایہ میں ہمیشہ بیٹھے اور اس کے سایہ کا کچھ حق ہم نے ادا نہ کیا، یہ سوچ کر اس کے گھر کی قیمت اس کو نذر کر دی اور فرمایا اب تم کو قیمت مل چکی قرض وغیرہ میں خرچ کرو۔ اب اس کے فروخت کرنے کا ارادہ نہ کرو۔

(احیاء العلوم ج ۲ ص۲۱۳)

۲۔ خطیب بغدادی نے نقل کیا ہے کہ امام سکری کا ایک غریب پڑوسی مجبوری کے سبب مکان فروخت کرنے لگا تو اس نے خریدار سے کہا کہ میرے مکان کی قیمت دو ہزار درہم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام سکریؒ کا پڑوس تم کو مل رہا ہے اس حق جوار کو بھی فروخت کرتا ہوں اس کی قیمت دو ہزار ہے۔ امام سکریؒ بڑے صاحب دل و خیر پسند انسان تھے ان کو جب اطلاع ہوئی کہ میرا پڑوسی اپنے مکان اور پڑوس دونوں کو فروخت کرتا ہے تو امام نے بلا کر اس کو چار ہزار درہم دے دیا اور فرمایا کہ اپنی ضرورتیں پوری کرو اور اپنا مکان اور اپنا پڑوس فروخت نہ کرو۔ (تاریخ خطیب بغدادی ج ۲ ص ۲۶۹)

پڑوسی کے بال بچوں کا احترام

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زنا حرام ہے۔ خدا تعالیٰ اور رسول خدا نے اس کو حرام قرار دیا ہے لیکن دس بدکاریوں سے بڑھ کر یہ بدکاری ہے کہ کوئی اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔ چوری حرام ہے خدا اور اس کے رسول ﷺ نے حرام کیا ہے لیکن دس گھروں میں چوری کرنے سے بڑھ کر یہ ہے کہ کوئی اپنے پڑوسی کے گھر سے چوری کرے۔

(ادب المفرد باب حق الجار منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۳۹۰)

۲۔ مجاہدین اسلام کی وہ عورتیں جو ان کے شوہروں کے جہاد میں چلے جانے کے بعد تنہا رہ جاتی ہیں ان کے حقوق کو عام مسلمانوں کی عورتوں کے مقابلے میں بلند درجہ پر رکھا گیا ہے۔ ارشاد ہے مجاہدین کی عورتوں کی عزت گھر پر رہنے والوں کے لئے ان کی ماں کے برابر ہے اور اگر کوئی پڑوسی جانشین مجاہدین کی عورتوں میں خیانت کا مرتکب ہوگا تو قیامت کے دن اس مجاہد کو لایا جائے گا اور اس کو حق دیا جائے گا کہ اس بدتمیز خائن کی جتنی نیکیاں لینا چاہے لے لے فیاخذ من حسناته ما شاء حتی یرضی چنانچہ وہ اپنی مرضی کے مطابق اس کی نیکیوں کو لے لے گا۔

(ریاض الصالحین باب تحریم الخلوۃ بالاجنبیہ)

پڑوسی کو ستانے والے

ایک صحابی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ فلاں عورت نماز روزہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقہ وغیرہ میں بڑی پابند ہے مگر بدزبانی و زبان درازی سے اپنے پڑوسیوں کو بہت ... ں ہے حضورؐ نے فرمایا ھی فی النار۔ وہ جہنم میں جائے گی پھر انھوں نے کہا کہ اس کے بالمقابل ایک عورت ہے جو نماز روزہ وغیرہ میں اس سے کمتر درجہ پر ہے مگر اس کے پڑوسی اس سے بہت خوش ہیں وہ کسی کو ایذا نہیں دیتی فرمایا ھی فی الجنۃ وہ جنت میں جائے گی۔ (مسند احمد ج ۲ ص۴۴۰)

پڑوسی کا حصہ سالن میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم گوشت پکاؤ تو شوربہ زیادہ لگاؤ تاکہ اس میں تمھارے پڑوسیوں کے لئے بھی وسعت ہو جائے۔
(مسند احمد ج ۳ ص۳۷۷)

پڑوسی کا بچہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا عائشۃ اذا دخل علیک صبی جارک فضعی فی یدہ شیئا فان ذلک یجر مودۃ۔
(منتخب کنز العمال ج ۳ ص ۳۵۲)

پڑوسی کے لئے ہدیہ

امام مجاہدؒ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے غلام سے فرمایا کہ جب بکری ذبح کرکے کھال اتار لینا اور گوشت کے ٹکڑے کرنا فابدأ بجارنا الیھود تو سب سے پہلے میرے یہودی پڑوسی کو گوشت کا تحفہ دینا۔ (ادب المفرد) کسی نے کہا کہ ایک یہودی کے لئے آپ نے اس قدر اہتمام فرمایا میں نے رسول اکرمؐ سے سنا ہے کہ مجھ کو جبرئیل ہمیشہ پڑوسی کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت کرتے تھے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود نبی کریمؐ نے پڑوسی کا اس قدر لحاظ فرمایا ہے کہ اس کی بکری تک کو مارنے اور ایذا دینے سے منع کیا ہے اور آج اسی نبی رحمت کے اُمتی جانوروں کا تو کیا ذکر انسانوں کا بھی لحاظ نہیں کرتے۔ ایک پڑوسی انسان دوسرے انسان کے لئے اپنے دل میں لطف و کرم حُسن و سلوک کا کوئی جذبہ نہیں پاتا بلکہ ایک پڑوسی اپنے پڑوسی کو ستا کر پریشان کر کے ہی لطف اندوز ہوتا ہے۔ خداوند کریم ہم سب کو اپنے پڑوسیوں کے لئے اچھا پڑوسی بننے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

بہترین پڑوسی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر الاصحاب عند اللہ خیرھم لصاحبہ وخیر الجیران عند اللہ خیرھم لجارہ

(الصارم المسلول ابن تیمیہؒ ص۵۵)

یعنی ساتھیوں میں بہترین ساتھی اللہ کے نزدیک وہ شخص ہے جو اپنے ساتھیوں کے حق میں بہتر ہو اور پڑوسی میں بہتر وہ ہے جو اللہ کے نزدیک اپنے پڑوسیوں کے حق میں بہتر ہو۔

ایک واقعہ

مشہور محدث خطیب بغدادی نقل کرتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ کا ایک پڑوسی موچی تھا جو کوفہ کے بازار جوتہ سی کر مزدوری کرتا تھا مگر بڑا شرابی کبابی تھا روزانہ جب کھا پی کر مست ہو جاتا تو یہ شعر روزانہ پڑھتا۔

اضاعونی وایَّ فتیً اضاعوا
لیوم کریھۃ وسداد ثغر

یعنی لوگوں نے مجھ کو ضائع کر دیا اور کیسے جوان کو ضائع کر دیا جو مصیبت کے دن اور سرحد پر لام بندی کے دن ان کے کام آسکتا تھا۔

حضرت امام کہتے ہیں کہ ایک رات مجھ کو یہ آواز سنائی نہ دی تو میں نے صبح لوگوں سے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ وہ کچھ مقروض تھا اور قرض ادا نہ کرنے کے سبب جیل میں ڈال دیا گیا یہ سن کر حضرت امام شہر کے حاکم کے پاس خچر پر سوار ہو کر روانہ ہو گئے قلعہ کے بڑے پھاٹک کے پاس جہاں سب کی سواریاں رک جاتی ہیں وہاں امام صاحب بھی ٹھہرے اور اندر اپنے آمد کی اطلاع کرائی حاکم شہر نے اپنے تمام عملہ کو استقبال کے لئے بھیجا اور کہا کہ لب فرش تک امام صاحب سواری سے تشریف لائیں۔ امام صاحب جب خچر سے اُترے تو حاکم شہر نے تعظیم کرتے ہوئے اپنے پاس بٹھایا اور قدوم کا سبب دریافت کیا فرمایا کہ میں اپنے پڑوسی کی سفارش کے لئے حاضر ہوا ہوں جو اس پر واجب ہے مجھ سے لے لیا جائے اور اسے چھوڑ دیا جائے۔ حاکم نے کہا کہ آپ کی تشریف آوری کی برکت سے نہ صرف آپ کے پڑوسی کو بلکہ اس تاریخ کے سارے قیدیوں کو میں آزاد کر رہا ہوں۔

امام صاحب اپنے موچی پڑوسی کو چھڑا کر جب اس کو گھر کی طرف لے چلے تو اس سے پوچھا کہ تم روز پڑھتے تھے کہ لوگوں نے مجھ کو ضائع کر دیا، کیا میں نے تم کو ضائع ہونے دیا؟ تو اس نے بہت تشکر و ممنونیت کا اظہار فرمایا۔ بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ وہ اسلام لے آیا۔ (تاریخ خطیب بغدادی ص۳۶۳)

پڑوسی کا لحاظ

مدینہ کے گورنر کبھی مروان ہوتے اور کبھی حضرت ابو ہریرہؓ مروان کو حضرت ابو ہریرہؓ کے اس اعزاز سے بڑی کھٹک رہا کرتی۔ ایک دن مروان کو معلوم ہوا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کا یہ فتویٰ غلط ہے کہ جنبی اگر صبح تک غسل نہ کرے تو روزہ نہیں رکھ سکتا ہے کیونکہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضور بسا اوقات صبح صادق تک بغیر غسل کے ہی جنبی رہ جاتے لیکن روزہ میں اس سے فتور نہ واقع ہوتا تھا۔ آپ ایسے مواقع پر برابر روزہ رکھتے۔

الغرض اس فتویٰ کی غلطی معلوم ہوتے ہی مروان نے ایک شخص سے کہا کہ تم ابو ہریرہؓ کو یہ روایت سناؤ تاکہ اُن کو اپنی غلطی معلوم ہو جائے تو اس شخص نے جواب دیا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانہ لجاری وانی لاکرہ ان استقبلہ بمایکرہ یعنی حضرت ابوہریرہ میرے پڑوسی ہیں اور مجھے یہ امر ناگوار ہے کہ میں ان کے پاس ایسی خبر لے جاؤں جو ان کے لئے وجہ ناگواری ہو، اگرچہ اس روایت کے بعد وہ اپنے فتویٰ سے رجوع کرلیں گے لیکن میں ان کے پاس اس پیغام کو لے کر نہ جاؤں گا جب مجبور کرکے بھیجے گئے تو روایت عائشہ اور خود مجبور کرکے بھیجے جانے کا پیش آمدہ قصہ بیان کر دیا۔ (مسند احمد ج ۶ ص ۳۱۶)

نوٹ :۔ مسئلہ یہی صحیح ہے جو حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے یعنی آدمی صبح صادق تک اگر جنبی رہ گیا اور اس نے سحری وغیرہ بھی جنبی ہونے کی حالت میں کھا پی لیا تو اس سے روزہ میں قصور نہ آوے گا لیکن وہ کیسے پاکباز صاف ضمیر مرنج و مرنجان وسیع الاخلاق پڑوسی تھے کہ مروان سے عذر کرتے رہے کہ مجھے ان کے پاس ایسی خبر لے جانے کے لئے مجبور نہ کیا جائے کاش آج بھی پڑوسیوں کی دلداری و دلآ ویزی کا کچھ لحاظ ہم سب کو نصیب ہو جائے۔

شادی میں پڑوسی کی مدد

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ جب بصرہ میں قیام فرما تھے آپ کے ایک غریب پڑوسی کے یہاں شادی کا زمانہ قریب ہوا مشائخ بصرہ نے توجہ دلایا تو حضرت نے کنجی مشائخ کے حوالہ کر دیا تاکہ آپ لوگ جس قدر امداد مناسب سمجھیں تجوری سے رقم نکال کر لیں مشائخ نے کہا کہ آپ خود اپنے ہاتھ سے نکالئے آپ نے چھ تھیلیاں نکالیں ہر ایک میں ایک ہزار درہم تھا چھ تھیلیوں کو دے کر فرمایا کہ اس سے وہ اپنا کاروبار درست کریں لیکن سامان جہیز جو لڑکی کو رخصتی کے وقت دی جاتی ہے گی اس کا انتظام میرے ذمہ الگ سے ہے۔ (الاستیعاب)

صحابہ کرام جیسے فیاض پڑوسی اب اس زمانہ میں کس کو میسر آسکتے ہیں امیر پڑوسی تو آج بھی موجود ہیں لیکن ان کے دلوں میں اپنے غریب پڑوسیوں کی بیماری و شادی کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مواقع کے لئے ہمدردی وغم گساری مفقود ہے۔ اِلّاماشاء اللہ

پڑوسی کی غلط گرفت

ایک صحابی نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ فلاں شخص مجھ سے بغض ونفرت رکھتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلا کر دریافت کیا کہ تم اس شخص سے بغض رکھتے ہو اس نے کہا کہ انا جارہٗ دانا بہ خابرٌ میں اس کا پڑوسی ہوں اور اس کے حالات سے پوری طرح باخبر ہوں اس کے بعد اس نے کہا کہ یہ شخص صرف فرائض کی نماز پڑھتا ہے جس کو ہر نیک و بد پڑھ لیتا ہے، کبھی اس نے نوافل نہیں پڑھے پڑوسی نے کہا حضورؐ اس سے دریافت کریں کہ کبھی کوئی نماز میں نے بے وقوف بھی پڑھی ہے کبھی وضو خراب کیا ہے کبھی رکوع وسجود کو ناقص ادا کیا ہے؟ حضورؐ نے پوچھا تو اس نے کہا فرائض کے وضو اور نماز کے رکوع وسجود میں کوئی کوتاہی میں نے نہیں دیکھا اس کے بعد اس نے روزہ کے متعلق شکایت کیا کہ فرض روزوں کے علاوہ کبھی نفلی روزہ نہیں رکھتا اور زکوٰۃ کا حال یہ ہے کہ زکوٰۃ میں فرض رقم کے سوا اور کوئی مال اس نے نفلاً خرچ نہیں کیا اس نے جواب دیا کہ میں نے فرض روزوں کو کبھی خراب نہیں کیا ہے اور زکوٰۃ کی رقم کبھی نہیں چھپائی اور نہ کبھی ٹال مٹول کیا۔ اس عام ماجرا کو سن کر نفرت کرنے والے صحابی سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ جب اس نے فرائض میں کوئی کوتاہی نہیں کی ہے تو تمھارا اس سے نفرت کرنا ہرگز درست نہیں ہے۔ ایک بہترین پڑوسی کی طرح رہو چونکہ یہ تم سے نفرت نہیں کرتے اس لئے تم سے یہ بہتر نکلیں گے۔

(مسند احمد ومنتخب کنز العمال)

موذی پڑوسی کا ایک واقعہ

ایک شخص اپنے پڑوسی کے رویّہ سے پریشان رہتا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس سے کہا اطرح متاعك فی الطریق یعنی اپنے سامان کو نکال کر راہ میں ڈال دے تو اس نے ایسا ہی کیا لوگ آتے رہے اور پوچھتے رہے وہ جواب دیتا رہا کہ ہمارے پڑوسی ایسے شخص ہیں کہ ان کی وجہ سے مجھے گھر میں رہنا نصیب نہیں ہوتا ہے کیا کروں مجبوراً یہ گھر چھوڑ رہا ہوں لوگ آتے گئے اور ایسے موذی پڑوسی پر لعنت بھیجتے گئے آخر وہ پڑوسی شرمندہ ہوا اور بڑی خوشامد کر کے اس نے اس کو دوبارہ بسایا۔ امام احمد و امام حاکم کی روایت ہے۔

(احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۱۲)

پڑوسی کی بروز محشر شکایت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے پڑوسی اپنے پڑوسیوں کے خلاف حق تعالیٰ سے یہ شکایت کریں گے کہ فلاں فلاں پڑوسی نے میری ضروریات وحاجات کے سامنے اپنے دروازوں کو بند کر رکھا ہے۔ (ادب المفرد ص ۱۹)

آج بھی پڑوسیوں کی پریشانی اور ضرورتوں میں کام نہ آنے والے حضرات یہ سوچ کر بتائیں کہ قیامت میں ان کے اس واقعی شکایت کا وہ کیا جواب دیں گے۔

پڑوسی کام آئے گا

ایک بار امیر شہر حضرت عبدالرحمن بن عوف کسی معاملہ میں اپنے پڑوسی سے جھگڑ رہے تھے بہت سارے تماشائی جمع ہو گئے۔ اتفاقاً ادھر سے حضرت ابوبکرؓ گزرے اور یہ منظر دیکھا تو حضرت عبدالرحمٰن سے بہت بلیغ جملہ میں یہ نصیحت فرمائی لاتماظ جارك فانه یبقی ویذهب عنك الناس

یعنی پڑوسی سے جھگڑا نہ کرو پڑوسی تو ہمیشہ ساتھ رہے گا اور سب لوگ تماشا دیکھ کر چلے جاویں گے۔ (اشہر مشاہیر الاسلام ج ۱ ص ۵۵)

توجو شخص ہمیشہ کا ساتھی ہو اور جس سے ہمیشہ ضرورت پڑتی رہتی ہو اور بوجہ ہمسائگی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے تعلقات رکھنا مفید ہے اس سے بدمزگی ومخاصمت ومنافرت ہرگز نہ رکھنی چاہیئے۔

پڑوسی کو تکلیف دینے والے کا حشر

حضرت انس رضؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا لا یستقیم ایمان عبد حتی یستقیم قلبہ وحتی یستقیم لسانہ ولا یدخل رجل الجنۃ لا یامن جارہ بوائقہ (مسند احمد ج ۳ ص ۱۹۸)

یعنی کسی بندہ کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کا دل درست نہ ہو اور اس کا دل درست نہیں ہوتا جب تک کہ اس کی زبان درست نہ ہو اور کوئی ایسا آدمی جنت میں داخل نہ ہوگا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔

نیز صحیح بخاری میں ہے کہ جس کے فتنہ پردازیوں سے ہمسایہ کو چین نہیں وہ جنت میں ہرگز ہرگز داخل نہ ہوگا

پڑوسی بقال سے خریداری

خطیب بغدادیؒ نقل کرتے ہیں کہ محدث یگانہ حضرت بن ادریس کے یہاں کوئی مہمان تشریف لائے تو آپ نے اپنے لڑکے کو دام دیا کہ جلدی سے شکر وغیرہ خرید کر لاؤ لڑکا دیر میں واپس آیا، محدث نے دیری کا سبب دریافت کیا لڑکے نے جواب دیا کہ بس بازار گیا اور آیا بس اتنی ہی دیر ہوئی پوچھا بازار کیوں گئے گلی کے بنیا سے کیوں نہیں خریدا تو صاحبزادہ نے کہا کہ بنیا گراں فروش ہے فرمایا کچھ بھی ہو اسی کے یہاں سے سودا خریدا جاتے ہمارا پڑوسی ہے اور ہمیں لوگوں کی امید پر یہاں اس نے دوکان کھولی ہے۔

(تاریخ الخطیب بغدادی ج ۹ ص ۴۱۵)

پڑوسی کے ساتھ مراعات

دہلیوں کے ٹھیکہ دار محمد میاںؒ صاحب کانپوری کی روایت ہے کہ مولانا عبدالوہاب صاحب دہلوی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرحوم (محلہ حارۃ الباب مکہ مکرمہ والے) ان سے کہنے لگے کہ اب کیا دینداری رہ گئی ہے، دینی محبت و اسلامی اخوت کا نظارہ تو ہم لوگوں کے والد صاحب کے وقت بھی کیا جاسکتا تھا اس وقت یہ حال تھا کہ کوئی آدمی ہم سے دوبارہ سامان و مال خریدنے آتا تو والد صاحب کہتے کہ بھائی یہ سودا ہمارے پڑوسی سے کرلو ابھی اس کی دبوہنی (بوہنی) نہیں ہوتی ہے یعنی صبح سے اس نے اب تک کوئی سودا نہیں بیچا ہے اور ہم تو (بوہنی) کرچکے ہیں یعنی ہم ایک سودا بیچ چکے ہیں۔ پڑوسیوں کے ساتھ یہ رعایت بہ لحاظ خیر خواہی اب آج کی دنیا میں کہاں ہے؟

پڑوسی سے حُسنِ اخلاق کا مُبارک انجام

مشہور صوفیاء کرام و اولیاء اللہ میں حضرت سہل تستری کا بھی شمار ہے آپ کے پڑوس میں ایک مجوسی رہتا تھا وہ قریب کا پڑوسی تھا۔ از راہ عداوت و ایذاء رسانی اپنے گھر کی گندگی دکوڑا کرکٹ آپ کے گھر میں ڈالی دیتا تھا اور آپ خاموشی سے روزانہ اس کی صفائی کردیتے جب آپ مرض الموت میں مبتلا ہوگئے تو اپنے پڑوسی مجوسی کو بلایا اور عذر کیا کہ اب تک میں تندرست تھا۔ ان قاذورات کی خود صفائی کردیتا تھا اب شاید میرے مرنے کے بعد میرے ورثاء اس کا تحمل نہ کرسکیں تو آپ اپنے رویّہ کو بدل دیجئے گا مجوسی کو اپنی ایذا رسانی کی داستان اور ان کے صبر کا سارا حال معلوم ہی تھا اس کا دل بھر آیا اور کہنے لگا کہ آپ نے بلاشبہ میرے ساتھ بہت اچھا معاملہ کیا اور میرے اس ایذاء پر آپ نے بہت بڑا صبر کیا۔ یہ سب خوبیاں آپ میں آپ کے اچھے مذہب کی وجہ سے ہے اب براہِ کرم مجھے بھی مسلمان بنالیجئے۔ یہ کہہ کر اس نے سہل تستری کے ہاتھ پر حالت مرض الموت میں بیعت کرلی۔ سہل تستری تو انتقال کرگئے لیکن ان کے محاسنِ اخلاق سے ان کا سخت مزاج پڑوسی مسلمان ہوگیا۔ (الزواجر ج ۱ ص ۱۰۹)

ہم لوگ مدت سے ایک دوسرے کے ساتھ آباد ہیں ہمارے محلہ میں ہر مسلک کے پڑوسی رہتے ہیں ہم نے بھی کسی کو اپنے اخلاق حسنہ سے اس درجہ متاثر کیا ہے کہ اس نے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام قبول کر لیا ہو۔

پڑوسی کو تکلیف پہنچانا حرام ہے۔

ایک حدیث شریف میں وارد ہے من اذی جارہ فقد آذانی ومن آذانی فقد اذی اللہ ومن حارب جارہ فقد حاربنی ومن حاربنی فقد حارب اللہ

(ترغیب وترہیب)

یعنی جس نے اپنے پڑوسی کو ایذاء دی اس نے مجھے ایذاء پہنچایا اور جس نے مجھ کو ایذاء دیا اس نے خدا کو ایذاء دیا اور جس نے اپنے پڑوسی سے جنگ کیا اس نے مجھ سے جنگ کیا اور جس نے مجھ سے جنگ کیا اس نے خدا سے جنگ کیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ پڑوسی کا ستانا اس سے جنگ کرنا خدا اور اس کے رسولؐ کو بیحد ناپسند ہے اور یہ بالکل حرام فعل ہے۔

ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اپنے دروازہ کو بند رکھتا ہو کہ اس کے پڑوسی اور اس کے بال بچے اس کے گھر نہ آنے پا دیں تو وہ مومن نہیں ہے اور فرمایا کہ پڑوسی کو تکلیف دینے والا بھی مومن نہیں ہے۔

ان تمام روایات اور کتاب وسنت کے ان تمام مضامین کے پیش نظر رکھنے سے پڑوسیوں (ہمسایوں) کے حقوق واضح طور سے معلوم ہو جاتے ہیں۔ خداوند ہم کو توفیق دے کہ ہم اپنے پڑوسیوں سے معاملات وتعلقات اچھے رکھیں اور ان کے حقوق کو ادا کرتے رہیں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق الوالدین

اس سلسلہ میں آیات کریمہ واحادیث شریفہ نقل سے پہلے بطور تمہید یہ عرض ہے کہ عموماً ایک فریق کے حقوق دوسرے فریق کے فرائض ہوتے ہیں اگر ہر فریق اپنے اپنے فرائض کی فکر میں لگ جائے تو سب حقوق خود بخود ادا ہو جائیں گے مثلاً والدین کا فرض ہے کہ نابالغ اولاد کی تربیت کریں۔ ان کی تعلیم وصحت وخورد ونوش تہذیب اعمال و اخلاق کا مقدور بھر انتظام کریں۔ ان کے یہ فرائض بعینہ اولاد کے حقوق ہیں۔ اسی طرح اولاد کے فرائض والدین کی خدمت وغیرہ ہیں اور یہی ماں باپ کے حقوق ہیں۔ اسی طرح شوہر کے فرائض بیوی کے حقوق اور بیوی کے فرائض شوہر کے حقوق ہیں وقس علی ہذا۔

اگر ان میں سے ہر فریق اپنے فرائض کو پہچانے اور ان کو ادا کرنے کی فکر کرے تو حقوق طلبی کے لئے شور وہنگامے یکسر ختم ہو جائیں اس لئے لوگوں کو اپنی حق تلفی کی فکر میں پڑنے کے بجائے فرض شناسی کی طرف دعوت دینی چاہیئے۔

۱۔ نبی کریمؐ سے ایک بیٹے نے اپنے باپ کی شکایت کی تو آنحضرتؐ نے فرمایا اطع اباك وان ظلمك یعنی تمہارا باپ اگر تم پر ظلم بھی کرے تو بھی تم اپنی خدمت اطاعت کو نہ چھوڑو۔

۲۔ ایک بیوی نے اپنے شوہر کی شکایت کی تو فرمایا کہ مجھے یہ پسند نہیں کہ عورتیں اپنے شوہروں کی شکایت کرتی پھریں۔ اسی طرح ایک شوہر نے بیوی کی شکایت کی تو فرمایا کہ عورت کے مزاج میں ایک گونہ کجی ہے اس سے کام لینا ہے تو صبر کرنا پڑے گا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس طرح کی ہدایات کا نتیجہ یہ نکلا کہ ہر شخص حق طلبی کے بجائے فرض شناسی کی فکر میں لگ گیا۔

اپنے فرائض پر نظر چاہیئے نہ کہ حقوق پر

حضرت مولانا الیاس صاحبؒ (امیر جماعت تبلیغی نظام الدین دہلی) کے خاص اصولوں میں سے ایک اصول یہ بھی تھا جس کی وہ اپنے لوگوں کو بڑی تاکید فرماتے تھے کہ ہمیشہ ما علیکم پر نظر رکھو اور ما لکم کو خدا کے حوالہ کر دو یعنی تم اس پر نظر رکھو کہ تم کو دوسروں کے ساتھ کیا کرنا چاہیئے اور ان کے کیا حقوق ہیں جن کو تمھیں ادا کرنا چاہیئے۔ اس کو بالکل مت دیکھو کہ دوسروں کا معاملہ تمھارے ساتھ کیا ہے؟ دوسرے تمھارے حقوق ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ یہ دیکھنا ان کا کام ہے۔ نبی کریمؐ کے پاس جو شخص کسی معاملے کو لے کر آتا آپ اس کو ما علیہ کی تاکید فرماتے اور مالہٗ کے بارے میں صبر و عفو کی تلقین کرتے۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک

اولاد کو ماں باپ کے ساتھ کس طرح کا تعلق رکھنا چاہیئے اور اطاعت و خدمتگذاری کا کیا نمونہ پیش کرنا چاہیئے اس سلسلہ میں قرآن کریم اور سنت مطہرہ میں جو ہدایات ہیں ہم اس عنوان کے تحت چند ایک کا تذکرہ کریں گے اور مشتے نمونہ از خروارے اگر کوئی سعید روح اپنے فرائض کو پیش نظر رکھے گی تو والدین کو اپنے حقوق میں حق تلفی کی شکایت نہ ہوگی۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے ووصینا الانسان بوالدیه حسنا وان جاهداك لتشرك بي ما ليس لك به علم فلا تطعهما یعنی ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ احسان کرنے کی وصیت کی۔ اگر وہ دونوں کوشش کریں کہ تو میرا شریک بنائے اس چیز میں جس کا تجھے علم حاصل نہیں تو اس شرک کے معاملے میں ان کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعت نہ کر۔ اس آیت کریمہ میں احسان بالوالدین کی انتہائی تاکید ہوگئی۔ کیونکہ ماں باپ کے ساتھ احسان کو اللہ نے اپنی وصیت ٹھہرایا ہے اور وصیت کی اہمیت ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ نے اس عنوان کو اختیار فرمایا۔

احسان میں نیکی کی تمام قسمیں داخل ہیں از اں جملہ اطاعت والدین بھی ہے شرک باللہ کا حکم نہ ماننے اس کے علاوہ جملہ دینی و دنیاوی امور میں والدین کی اطاعت واجب ہے اطاعت خداوندی کے بعد اطاعت والدین ہی سب سے بڑا اہم فریضہ ہے اور دیگر تمام فرائض پر مقدم ہے اللہ نے یہ امتیازیہ فضیلت صرف والدین کو دی ہے کوئی دوسرا ان کے اس رتبہ میں ان کا شریک و سہیم نہیں۔

۲۔ ایک اور جگہ ارشاد ہوا ان اشکرلی ولوالدیك والی المصیر یعنی تو شکر گزار بن میرا اور اپنے والدین کا اور میری ہی طرف تجھ کو پلٹ کر آنا ہے۔ اللہ پاک کے شکر کا حق تو ادا نہیں ہو سکتا کہ اس نے ایک بوند اور ایک نطفہ سے انسانی وجود عطا کیا ہے اور سینکڑوں انعامات سے سرفراز کیا۔ ماں باپ کا شکریہ بھی ضروری ہے کہ انھوں نے بہت محبت سے پالا پوسا۔ اگر وہ بچپن میں بچّہ پر توجہ سے کام نہ لیتے تو ہر بچّہ ہلاک و برباد ہو جاتا۔

مفسرین کرام نے اس جگہ یہ نکتہ بتلایا ہے کہ اپنے بعد میں احسان بالوالدین کا ذکر فرمایا ہے اور ان کے حق کو اپنے حق کے ہمدوش ٹھہرایا ہے تو اس کا سبب یہ ہے کہ جس طرح باپ اولاد کی پرورش کے لئے ایک سبب ہے اسی طرح وجود کے لئے بھی ایک ظاہری سبب ہے اور ایجاد الٰہی کے فیض کے لئے ایک واسطہ ہیں، یہ مرتبہ ماں باپ کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ اگر کوئی شخص جیسے اُستاد وغیرہ سبب تربیت کا ہوتا ہے تو وہ سبب وجود کا نہیں ہوتا۔ اس لئے خدا کے بعد انسانوں میں سے اور کسی کا انعام ماں باپ کے انعام کے برابر نہیں ہو سکتا ہے۔ ماں باپ کا انعام سب سے زیادہ ہوتا ہے اس لئے ان کا حق بھی تمام حقوق پر فائق و بالاتر ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ ایک اور جگہ ارشاد باری ہے وقضیٰ ربک الّا تعبدوا الّا ایاہ وبالوالدین احسانا امّا یبلغنّ عندک الکبر احدھما او کلاھما فلا تقل لھما اُفٍّ وّلا تنھرھما وقل لھما قولاً کریما۔

(بنی اسرائیل)

اور فیصلہ کر دیا تیرے رب نے کہ نہ عبادت کرو مگر صرف اسی کی اور یہ فیصلہ کیا کہ ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو، اگر پہنچ جائیں تیرے سامنے بڑھاپے کو ایک ان میں سے یا دونو تو نہ کہہ ان کو اُف (اُدکھ) اور نہ جھڑک ان کو اور کہہ ان سے بہتر بات۔

کئی آیتوں میں خدا تعالےٰ نے اپنے حقوق کے ساتھ والدین کے حقوق کا تذکرہ فرمایا ہے اس کا سبب مفسرین نے یہی لکھا ہے کہ حقیقۃً بچّہ کو وجود تو خدا ہی عطا کرتا ہے لیکن اس کے وجود ظاہری کا ذریعہ ماں باپ ہیں، اس لئے والدین کے حقوق کا تذکرہ حق تعالےٰ اپنے بعد ہی کرتے ہیں۔ والدین کے ساتھ احسان کی بہت سی صورتیں ہیں۔ زندگی میں ان کی جان و مال سے خدمت کرے اور دل میں تعظیم و محبّت رکھے۔ ان کے دوستوں کے ساتھ حُسنِ سُلوک کرے اور ان کے اعزا و اقربا کے ساتھ صلۂ رحمی سے پیش آئے چونکہ زندگی میں ایک دَور بڑھاپے کا آتا ہے اس وقت والدین خدمت کے زیادہ محتاج ہوتے ہیں اور زیادہ بڈّھے ہوں تو ہوش وحواس بھی ٹھکانے نہیں رہتے، اس وقت خدمت گزاری کرنا اور فرمانبرداری سے جی نہ ہارنا بڑے سعادت مند اولاد کا کام ہے۔ اس موقعہ پر خدا نے یہ تنبیہہ کی ہے کہ جھڑکنا تو درکنار ان کے مقابلہ میں زبان سے اُدکھ بھی نہ کرو، بلکہ نہایت ملائم انداز میں ادب و تمیز سے بات کرو، سعید بن مسیبؓ نے فرمایا اس طرح بات کرو جیسے خطاوار غلام سخت مزاج آقا سے ڈر ڈر کر نہایت ادب و تعظیم سے بات کرتا ہے۔

احسان بالوالدین

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پوچھا کہ سب سے افضل عمل کون سا ہے ؟ آنحضرت ؐ نے جواب دیا کہ نماز کا اول وقت پر ادا کرنا سب سے افضل عمل ہے میں نے پوچھا کہ پھر اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے فرمایا برّالوالدین یعنی ماں باپ کے ساتھ نیکی و سلوک ، میں نے پوچھا پھر اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے فرمایا جہاد۔

(مسند احمد ج ۱ ص ۴۲۱)

۲۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا یا رسُول اللہ میں کسی کے ساتھ نیکی و احسان کروں ۔ آنحضورؐ نے فرمایا اپنے ماں کے ساتھ ، پھر پوچھا کہ اس کے بعد کس کے ساتھ نیکی کروں ؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ پھر اس کے بعد کس کے ساتھ نیکی کروں ؟ فرمایا اپنے باپ کے پھر آپؐ نے کہا درجہ بدرجہ دوسرے اقرباء کے ساتھ ۔ (تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۲۲۱)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ دنیوی احسان و نیکیوں میں ماں کا ڈبل حق ہے اگرچہ فرمانبرداری خدمت گزاری میں ماں باپ دونوں برابر ہیں لیکن ماں کے ساتھ شفقت و احسان کا حصہ زیادہ سے زیادہ ہونا چاہیئے ۔

۳۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی لڑکا اپنے والدین کو نظرِ رحمت و محبت سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر نظر پر ایک حج مبرور کا ثواب لکھتا ہے ۔ کسی صحابی نے عرض کیا یا رسُول اللہ اگر ہر دن میں سوؔ بار نظر کرلے فرمایا اللہ اکبر و اطیب یعنی اللہ کے لئے سوؔ بار نظر کرنے پر سوؔ حج مبرور کا ثواب دینا کچھ بڑی بات نہیں ۔ (سُنن کبریٰ بیہقی و مسلم شریف)

یہ اجر اسی وقت ملے گا جبکہ والدین کو نظرِ رحمت و محبت سے دیکھے گا لیکن اگر ماں یا باپ کو بغض و نفرت کی نگاہوں سے دیکھے گا تو اجر درکنار اس کے لئے جہنم تیار رہے ۔

۴۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُوصی الرجل بامّہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واوصی الرجل بامہ واوصی الرجل بابیہ واوصی الرجل بابیہ۔

(مسند احمد ج ۴ ص ۳۱۱)

یعنی میں وصیت کرتا ہوں آدمی کو ماں کے ساتھ حسنِ سلوک کی۔ اس بات کو تین بار دوہرایا پھر ارشاد ہوا کہ میں وصیت کرتا ہوں ہر آدمی کو باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کی اس بات کو دو بار فرمایا ماں کے حقوق کی مراعات پر تین بار تاکید کیا اور باپ کے حق کے لئے دو مرتبہ تاکید کیا، یہ فرق مراتب ماں کے ساتھ مالی حسنِ سلوک کے معاملہ میں ہے اور جسمانی خدمت واطاعت اور ماتحتی ووفاداری کا جہاں تک تعلق ہے اس میں برابری لازم ہے۔ خود قرآن میں ارشاد ہے واخفض لھما جناح الذل من الرحمۃ وقل رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا۔ یعنی ان دونوں کے لئے ذلت کے بازوؤں کو رحمت کے ساتھ زمین پر بچھا دے اور دعا بھی کیا کر اے خدا ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ انھوں نے مجھے بچپن میں رحمت سے پالا تھا دیکھئے یہاں دونوں کے لئے احترام وتعظیم کے حقوق یکساں بیان کئے گئے ہیں، مزید یہ بھی معلوم ہوا کہ ماں باپ کے لئے یکساں دعا بھی ضروری ہے۔

خدمتِ والدین جہاد سے افضل ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک صحابی جہاد، ہجرت پر بیعت کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو آنحضرتؐ نے ان سے دریافت کیا احیٌّ والداك یعنی کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں فرمایا اپنے ماں باپ کی خدمت میں واپس جاؤ ففیھما فجاھد تم انھیں دونوں کی خدمت کر کے اجر وثواب حاصل کرو۔

(بخاری مسلم ریاض الصالحین ص ۸۹)

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا کہ مجھے جہاد کی خواہش ہے مگر قدرت نہیں رکھتا (مثلاً تلوار گھوڑے وغیرہ سامان موجود نہیں ہے) آنحضرتؐ نے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے سوال کیا کہ کیا والدین میں سے کوئی زندہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں میری والدہ زندہ ہیں فرمایا کہ تم اس کے ساتھ بہترین سلوک کرو فاذا فعلت ھٰذا فانت حاج ومعتمر ومجاھد۔

یعنی تم اس حسن سلوک کے سبب حج وعمرہ اور جہاد کے اجر وثواب سے نوازے جاؤ گے۔ (تعلیق علامہ عراقی بر احیاء العلوم ج ۲ ص ۲۱۶)

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد وخدمت والدین کے سلسلے میں ایک اور ارشاد فرمایا ہے اذا کان الجھاد علیٰ باب احدکم فلا یخرج الا باذن والدیہ۔

یعنی جب جہاد جہاد کا ہر طرف شور وغوغا ہو اور اس کے انتظامات وتیاریوں میں سب لوگ مصروف ہوں۔ اس وقت بھی تم بے تحاشہ جہاد کے میدان میں قدم نہ رکھو بلکہ اپنے والدین سے جہاد کے لئے اجازت حاصل کر لو۔ اگر وہ تم کو اپنی خدمات و ضروریات کے تحت اجازت نہ دیں تو تم ہرگز جہاد کے لئے گھر سے قدم باہر نہ نکالو۔

(منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۳۹۲)

اس روایت سے بھی خدمت واطاعت والدین کی اہمیت ظاہر ہے۔

ماں باپ کی نافرمانی اکبر الکبائر ہے

حضرت ابو بکرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الا انبئکم باکبر الکبائر ثلاثا قلنا بلیٰ یا رسول اللہ قال الاشراک باللہ وعقوق الوالدین۔ (بخاری ومسلم)

یعنی آنحضرتؐ نے تین بار مکرر سہ کرر صحابہؓ سے فرمایا کہ کیا میں تم کو بڑے گناہوں میں سب سے زیادہ بڑے گناہ سے مطلع نہ کردوں؟ صحابہؓ کہتے ہیں کہ ہم نے کہا کیوں نہیں یا رسول اللہ ضرور مطلع فرمائیے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا اکبر الکبائر ہے اور ماں باپ کی نافرمانی کرنا بھی اکبر الکبائر گناہ ہے شرک یہ ہے کہ خدا کے سوا کسی دوسرے کی بھی عبادت کرے اور اللہ کے حکم و وحدانیت کی نافرمانی کرے، ماں باپ کی نافرمانی یہ ہے کہ ان کی اطاعت سے سرتابی کرے اور ان کو رنج پہنچائے پھر دونوں گناہوں کی سزا جہنم ہے۔

۲۔ حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم نے مجھ کو دس کلمات کی وصیت فرمائی سب سے پہلے فرمایا لاتشرك بالله شيئا وان قتلت وحرقت ولا تعقن والديك وان امراك ان تخرج من اهلك ومالك۔

(الحدیث رواہ احمد)

یعنی خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اگرچہ تو قتل کر دیا جائے یا آگ میں جلا دیا جائے اور ماں باپ کی نافرمانی نہ کر اگرچہ وہ تجھ کو حکم دیں کہ تو اپنے اہل وعیال مال ومتاع کو چھوڑ کر نکل جا۔

مسند احمد کی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کو اولاد پر عظیم حکمرانی کا منصب حاصل ہے وہ کسی طرح کی تکلیف دیں تو اس کو برداشت کرنا چاہیئے کسی حال میں ان سے روگردانی وسرتابی نہ کرنی چاہیئے۔

۳۔ حضرت ثوبانؓ سے مرفوعاً روایت ہے ثلاثة لا ينفع معهن عمل الشرك بالله وعقوق الوالدين والفرار من الزحف۔

(طبرانی معجم کبیر)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتیں ایسی ہیں کہ ان کے ہوتے ہوئے بھی کوئی عمل نفع نہیں دیتا، اوّل اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ دوئم والدین کی نافرمانی اور سوئم میدان جنگ سے پیٹھ دکھانا۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ شرک اور عقوق کا ایک ہی انجام ہے ان کے ہوتے ہوئے دوسرے سارے اعمال کچھ فائدہ نہیں دیتے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کو راضی رکھنے کا حکم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ میں آپ کے پاس آپ کی خدمت میں رہنے کے لئے حاضر ہوا ہوں اور آپ کی اطاعت پر بیعت کرنا چاہتا ہوں لیکن میرے ماں باپ میرے بغیر روتے ہیں۔ نبی کریم نے بیعت لینے سے انکار کر دیا اور فرمایا ارجع الیھما فاضحکھما کما ابکیتھما۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۱۹۴)

یعنی تم اپنے ماں باپ کے پاس پلٹ جاؤ اور ان کی خدمت گذاری سے ان کو خوش رکھو اور جس طرح تم نے رلایا ہے اسی طرح ان کو ہنساؤ اور مسرت پہنچاؤ۔

خدمتِ والدین موجبِ جنّت ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رغم، رغم انف رجل ادرک والدیہ احدھما او کلاھما عندہ الکبر ولو یدخل الجنة۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۳۶۴)

یعنی تین مرتبہ یہ جملہ فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس نے اپنے دونوں ماں باپ یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور بڑھاپے میں ان کی خدمت کر کے جنت نہ خرید لی۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت گزاری اور خاص طور سے بڑھاپے میں ان کی فرمانبرداری اور تحمّل و صبر سے ان کی دل جوئی و رضامندی کا اہتمام اولاد کے حق میں حصول جنت کے لئے ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ مولانا ظفر علی خاں مرحوم (مالک اخبار زمیندار لاہور) نے اس کا کیا خوب ترجمہ کیا ہے۔

اک دن نبیؐ نے حلقۂ اصحاب سے کہا
دہرا کے تین بار کہ ناک اس کی کٹ گئی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھا صحابہؓ نے کہ وہ بدبخت کون ہے؟
تو قمر جس کی حضرت باری میں گھٹ گئی
فرمایا آپؐ نے کہ وہ اولاد ناخلف!
گھر جس کے رحمت آئی اور آکر پلٹ گئی

خدمتِ والدین کا پھل دنیا میں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من سرّہٗ ان یمدّ له فی عمرہٖ ویزاد له فی رزقه فلیبرّ والدیه (مسند احمد ج ۳ ص ۲۶۶)

یعنی جس کو یہ بات اچھی لگے کہ اس کی عمر دراز ہو اور اس کے رزق میں زیادتی و برکت ہو اس کو چاہیئے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سلوک و نیکی سے پیش آئے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت گزاری و فرماں پذیری دنیوی زندگی میں بھی فائدہ بخش ہے ان کی دعاؤں سے اولاد کی عمر اور مال میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

والدین کی نافرمانی کا وبال

ایک بار آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ممبر پر تشریف لے جاتے وقت تین بار آمین کہا صحابہ رضؓ نے نماز جمعہ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ممبر کے ہر زینہ پر قدم مبارک رکھتے ہوئے آج آپؐ نے آمین کہا ہے اس کا راز کیا ہے؟ فرمایا کہ حضرت جبرئیلؑ آئے اور انھوں نے کہا کہ جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اس میں اس نے اپنی بخشش نہ کرالی ہو تو خدا اس کو اپنی رحمت سے دور رکھے، اس پر آپؐ آمین کہیئے، میں نے اس پر آمین کہا۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ جس نے آپؐ کا نام نامی سُنا اور دُھکر خاموش رہ گیا اور آپؐ پر صلوٰۃ وسلام اس نے نہیں پڑھا اس کو بھی خدا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی رحمت سے دور رکھے میں نے اس پر بھی دوبارہ آمین کہا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے کہا من ادرك ابويه او احدهما فلم يغفر له فابعده الله قل آمين فقلت آمين (منتخب کنز ج سوم ص ۳۳۱)

یعنی جس شخص نے اپنے دونوں ماں باپ کو پایا یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور ان کی خدمت کر کے اللہ تعالیٰ سے اپنی مغفرت نہ کرالی۔ خدا اس بدنصیب کو بھی اپنی رحمت سے دور رکھے پھر مجھ سے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ آپ اس پر آمین کہئے تو میں نے آمین کہدیا۔

اس روایت سے صاف معلوم ہوا کہ ماں باپ کی خدمت سے گریز ولاپرواہی انسان کو خدا کی رحمت سے اس کی جنت سے دور لے جا کر پھینک دے گی۔

والدین سے ملائم زبان استعمال کرنے کا حکم

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے پوچھا کہ تو جہنم سے ڈرتا ہے اور جنت کی خواہش رکھتا ہے یا نہیں اس نے کہا کہ ہاں جنت کی خواہش رکھتا ہوں، پوچھا کہ کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں اس نے کہا کہ صرف میری ماں زندہ ہے تو آپ نے فرمایا واللہ لو انت لها الكلام واطعمتها الطعام لتدخلن الجنة ما اجتنبت الكبائر۔ (ادب المفرد)

یعنی قسم بخدا اگر تو اپنے ماں کے ساتھ نرم گفتگو کرے گا اور اس کو کھانا کھلائے گا تو ضرور جنت میں داخل ہوگا جب تک کہ تو گناہ کبیرہ سے بچتا رہے گا۔

والدین سے بے پرواہی کرنے والا

ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ کچھ لوگ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے دن تین قسم کے لوگ ایسے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ نہ ان کی طرف نظر کرے گا نہ ان سے کلام کرے گا صحابہؓ نے پوچھا حضورؐ وہ کون لوگ ہیں متکبر عن والدیھما وراغب عنھما

(مسند احمد ج ۳ ص ۴۴)

یعنی یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے والدین سے تکبر و سرکشی اور ان سے اعراض روگردانی کرتے ہیں۔

والدین کے متعلق اولاد سے سوال

حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص سے کہا کہ اپنے بچہ کو مہذب و مؤدب بناؤ۔ بروز محشر تم سے سوال ہوگا کہ تم نے اس کو کس قدر باادب بنایا اور کس طرح کی تعلیم دی اور لڑکے سے سوال ہوگا کہ تم نے کس قدر ماں باپ کے ساتھ احسان کیا اور کس طرح ان کی اطاعت کی؟

(سنن کبریٰ بیہقی ج ۳ ص ۸۴)

والدین کے اطاعت کے لئے بار بار حکم دینے کا راز

علامہ ابن الجوزی اصمعی لغوی کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ ان سے ایک اعرابیہ کہتی تھی کہ اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ماں باپ کو اپنی اولاد کے ساتھ فطری طور پر بےحد محبت و شفقت خود ہی ہوتی ہے اس لئے والدین کو اولاد کے ساتھ محبت کرنے اور حسنِ سلوک اختیار کرنے کا حکم نہیں دیا گیا اولاد کے متعلق اس کو علم تھا کہ باوجود ماں باپ کی جانب سے شفقت ہونے کے اولاد نافرمانی کرے گی، اس لئے اللہ تعالیٰ نے اولاد کو ماں باپ کے ساتھ بار بار حسنِ سلوک رکھنے اور ان کی اطاعت کرنے کا حکم دیا ہے۔

(صفۃ الصفوۃ ج ۴ ص ۳۵۶)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ کے ساتھ حُسنِ ادب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تمش امام ابیك ولا تجلس قبله ولا تدعوا باسمه۔ (منتخب کنز العمال ج ۶ ص۴۲۰)

یعنی چلتے وقت باپ کے آگے نہ چلو اور کسی مجلس میں پہونچو تو باپ کے بیٹھنے سے پہلے نہ بیٹھو اور باپ کا نام لے کر نہ پکارو۔

۲۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ تمھارے ساتھ کون ہیں؟ اس نے کہا یہ میرے والد ہیں، حضرت ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ ان کا نام لے کر نہ پکارنا، نہ اُن کے آگے چلنا نہ اُن سے پہلے بیٹھنا۔ (ادب المفرد)

۳۔ علامہ ابن الجوزیؒ نقل کرتے ہیں کہ ابن محریزؒ فرماتے ہیں من مشی بین یدی ابیه فقد عقه یعنی باپ کے آگے چلنا عقوق الوالدین میں داخل ہے اگر آگے چلنے کا منشاء اس کے راستے کچھ تکلیف دہ چیزوں کا دور کرنا ہو تو جائز ہے اسی طرح ماں باپ کو بھی اس کے نام یا کنّیت سے پکارنا بھی عقوق میں داخل ہے صرف اباجان یا ابو وغیرہ کہنا چاہیئے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ لڑکا باپ کو گالی نہ دے نہ کوئی زیادتی کرے اگر گالی دے تو اس کو ایسی عبرتناک اور موثّر سزا دی جائے کہ پھر دوسرے نوجوانوں کو بھی گستاخی کی ہمّت نہ ہو۔ (مختصر فتاویٰ مصریہ ص۴۴۳)

باپ کی خدمت کے چند واقعات

حضرت امام احمد بن حنبلؒ اپنی مسند میں نقل کرتے ہیں کہ جب فتح مکّہ کے موقع پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مدینہ سے مکّہ میں فاتحانہ داخل ہوئے تو اس دن ابو بکرؓ کے والد حضرت ابو قحافہؓ مسلمان ہونے پر راضی ہوئے تو حضرت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکرؓ اپنے باپ ابو قحافہ کو ان کے ضعف و پیری کے سبب اپنی پُشتِ مُبارک پر لاد کر لائے اور حضورؐ کی خدمت میں پہنچکر اُن کو اتارا اور بٹھایا تو حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے فرمایا کہ کلمۂ اسلام پڑھانے کے لئے تم نے شیخ کو یہاں تک آنے کی زحمت کیوں دی مجھ کو مطلع کرتے تو میں خود تمھارے گھر آجاتا۔ (مسند احمد ج ۳ ص ۱۶۰)

اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ بوڑھے باپ کی کس طرح خدمت گزاری کرنی چاہیئے اور ان کے ضعف و پیری میں اُن کے لئے کس طرح سہارا بننا چاہیئے۔

۲۔ جب حضرت ابوبکرؓ ۱۲ھ میں اپنے دَورِ خلافت میں عمرہ کی غرض سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو اپنے گھر بھی گئے اُن کے والد حضرت ابو قحافہ اپنے گھر کے دروازہ پر چند نوجوانوں کے ساتھ بیٹھے تھے اور اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہے تھے یکایک ان سے کسی نوجوان نے کہا کہ وہ دیکھو خلیفۂ وقت حضرت ابوبکرؓ آپ کے صاحب زادے تشریف لا رہے ہیں تو یہ از خود خوشی میں اُٹھ کھڑے ہوتے لیکن جلدی سے ملنے کے لئے حضرت ابوبکرؓ بڑھے۔ جب باپ کو کھڑے ہوئے دیکھا تو فرمایا یا ابت لا تقم یعنی ابّو آپ نہ کھڑے ہوں یہ کہہ اونٹنی کو بٹھائے بغیر اس کے اوپر سے کود پڑے تاکہ باپ کا کھڑا ہونا طویل نہ ہو۔ (منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۱۶۹)

۳۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے والد حضرت عمرؓ کے بے حد فرمانبردار تھے صحابہؓ کہتے ہیں کہ جس طرح اونٹنی اپنے گم شدہ بچے کی تلاش میں اس کے ہر نقش قدم کو ڈھونڈھتی ہے اسی طرح بلکہ اس سے کہیں زیادہ عبداللہ بن عمرؓ اپنے والد محترم حضرت عمرؓ کے نقشِ قدم کے طالب و جویاں تھے۔

(صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۲۳۰)

باپ کی اطاعت کا ایک نادر واقعہ

علامہ ابو عبید قاسم بن سلام کتاب الاموال میں اور قاضی ابو یوسف

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الخراج میں ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ جنگ جلولاء میں جو حضرت عمر فاروق کے عہد خلافت میں لڑی گئی تھی مسلمانوں کو مکمل فتح حاصل ہوئی تھی۔ اس میں کافروں کے راشن کیلئے جو بکریاں آئی تھیں ان کا نیلام ہوا اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ جو اس جنگ میں شریک تھے ان کی بولی ۴ ہزار کی تھی اور اسی پر نیلام ختم ہوگئی۔ جب یہ بکریاں مدینہ پہونچیں اور حضرت عمرؓ کے نظر سے گذریں اور ان کو معلوم ہوا کہ اسے میرے لڑکے عبداللہ نے نیلام میں خریدا ہے تو اپنے صاحب زادے کو بلا کر فرمایا کہ اگر کوئی شخص مجھے آگ میں ڈالنے کی کوشش کرے تو کیا تم مجھ کو بچانے کی فکر نہ کروگے، کہا کہ ابا جان میرا مال اور میری جان آپ پر قربان ہے تو فرمایا کہ اب سنو جنگ جلولاء کی بکریاں جو تم نے نیلام میں خریدی ہیں اس کی وجہ سے خدا مجھے دوزخ میں ڈالے گا، صاحبزادہ نے کہا کہ ابا جان یہ کیسے کہا اس لئے کہ تمھارے ساتھ اس نیلام میں رعایت کی گئی ہے اول تو اس لئے کہ تم نبی کریمؐ کے ایک معزز صحابی ہو دوسرے اس لئے کہ تم امیرالمومنین کے صاحبزادے ہو اس لئے میں اس کو پھر سے نیلام کروں گا، صاحبزادہ کی بے مثال سمع وطاعت دیکھئے کہ بکریاں پھر سے نیلام ہوئیں۔ مدینہ میں نیلام سے بکریوں کا دام چار لاکھ تک پہنچا۔ حضرت عمرؓ اس کو صرف ایک مثل نفع دے کر باقی تین لاکھ بیس ہزار سعد ابن ابی وقاص کے پاس بھیجدیا جو جنگ جلولاء کے کمانڈر تھے کہ اس رقم کو جلولاء کے مجاہدین میں تقسیم کردیں اور جو لوگ گزر گئے ہوں ان کے ورثاء تک پہنچا دیں۔

(کتاب الاموال صفہ ۲۶ منتخب کنز ج ۴ ص ۴۲۴)

اس واقعہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے والد کے کس قدر فرماں پذیر واطاعت گزار تھے، مالیات کے معاملہ میں مشہور ہے کہ چمڑی چلی جائے پر دمڑی نہ جائے، ایسے معاملہ میں صبر وتحمل کی صفت ایسے ہی کسی بڑے سعادت مند فرزند میں میں پائی جاتی ہے۔

ایک اور لطیف واقعہ

علامہ ابن الجوزیؒ لکھتے ہیں سلام راوی ہیں کہ ایک نوجوان نے اپنے والد کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ میرے بہترین باپ ہیں میرے پاس آگئیں ہیں۔ شام کے وقت ان کا دودھ دوہتا ہوں اور اپنے بال بچوں کو پلانے سے پہلے باپ کے پاس لاتا ہوں اور یہ نماز عشاء کے بعد نوافل میں مشغول رہتے ہوئے صبح کر دیتے ہیں اور میں اسی طرح دودھ لئے کھڑا رہتا ہوں اور وہ اسی طرح نماز میں مشغول رہتے ہیں۔ فلا ازل قائما علیہ والاناء فی یدی وھو مستقبل علی صلوتہ حتی یطلع الفجر شیخ نے تصدیق کی اور لڑکے کی اس کے بعد کہا کہ میں اپنا عذر بتلا دوں وہ یہ کہ جب میں نماز پڑھنے لگتا ہوں اور قرآن شریف پڑھنا شروع کرتا ہوں تو میرے دل کو ایسی دلچسپی ہو جاتی ہے کہ میں سب کچھ بھول جاتا ہوں۔ سلام کہتے ہیں کہ میں نے جب اس روایت کو سفیان بن عیینہ سے بیان کیا تو فرمایا ھذان یدفع بھما عن اھل الارض یہ دونوں یعنی لڑکا اور باپ ایسے نیکو کار و تقویٰ شعار انسان ہیں کہ ان کی برکت سے زمین والوں کی بڑی سی بڑی مصیبت اور آفت مندفع ہو سکتی ہے۔

(صفۃ الصفوۃ و منتخب کنز العمال)

خدمتِ والدین کا ایک عظیم اجر

بنی اسرائیل کے تین آدمی بارش و طوفان کے سبب غار میں چھپے تھے کہ یکایک غار کے دہانہ پر ایک پتھر لڑھک کر اس طرح آگیا تھا کہ غار سے نکلنے کا راستہ بند ہو گیا تھا، اس موقع پر تینوں نے باہم مشورہ کیا کہ اپنے اپنے نیک عملوں کا واسطہ دے کر خدا سے وہاں کے لئے دعا کریں اس میں ایک شخص نے یہی واقعہ بیان کیا تھا کہ میرے والدین اور بال بچوں کے گزر اوقات کا ذریعہ شام کے وقت اونٹوں کا دودھ تھا ایک دن اونٹ چرتے چرتے دور نکل گئے۔ واپسی میں اتنی دیر ہو گئی کہ والدین سو گئے تھے میں نے دودھ دوہا اور اسے ایک برتن میں لے کر ساری رات والدین کے سرہانے کھڑا رہا کہ وہ جاگیں تو پلا دوں حالانکہ ادھر حال یہ تھا کہ میرے بچے بھوک سے بے تاب ہو کر دودھ پہلے پینا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتے تھے مگر میں نے والدین کے پینے سے پہلے ان کو پلانا خلافِ ادب سمجھا جب والدین صبح کے وقت از خود بیدار ہوئے اور انھوں نے دودھ پہلے پی لیا اس کے بعد میں نے اپنے بچوں کو پلایا کہ اے خدا یہ نیک عمل میں نے محض تیری رضا کے لئے اخلاص کے ساتھ کیا ہے تو پتھر کا ٹکڑا غار کے دہانے سے سرک جائے چنانچہ پتھر غار کے دہانے سے سرک گیا۔ (صحیح بخاری)

اِن ہر دو واقعات سے ماں باپ کے ساتھ حُسنِ ادب و کمال احترام اور انتہائے محبت و تکریم صاف ظاہر ہے۔

والدین کی نافرمانی کا وبال

امام طبرانی اور امام احمد بن حنبلؒ نے مختصر اور امام ہیثمیؒ نے مفصل روایت کیا ہے کہ حضرت علقمہؓ نماز، روزہ، صدقہ وغیرہ کے بڑے پابند تھے جب مرض الموت کی خوفناک بیماری میں مبتلا ہوئے تو ان کی بیوی نے نزع نفس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی آپ نے عمار بن یاسرؓ و حضرت بلالؓ و صہیبؓ رومی وغیرہ کو بھیجدیا کہ حسبِ موقع آپؓ کلمہ شہادت کی تلقین کریں۔ ان حضرات نے تلقین کی مگر کسی طرح ان کی زبان سے کلمہ ادا نہیں ہو رہا ہے جب یہ بات آنحضورؐ کو معلوم ہوئی تو آپؐ نے دریافت فرمایا کہ ان کے ماں باپ زندہ ہیں یا نہیں؟ پتہ چلا کہ صرف ماں موجود ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اطلاع کرائی کہ میں آپ سے ملنے کے لئے آنا چاہتا ہوں تو بوڑھی ماں نے اطلاع کیا کہ آپ تکلیف نہ فرمائیں میں خود حاضر ہو رہی ہوں تھوڑی دیر میں بڑھیا ٹیکتی ہوئی آئی آپؐ نے بوڑھی ماں سے پوچھا کہ علقمہ کی ماں! سچ سچ بتاؤ کہ علقمہ کا کیا حال ہے؟ اس نے کہا یا رسول اللہ کان کثیر الصلوٰۃ وکثیر الصیام وکثیر الصدقۃ واما انا علیہ ساخطۃ کہ وہ بڑا نمازی بڑا روزہ دار بڑا خیرات کرنے والا، البتہ میں اس پر ناراض ہتی ہوں، آنحضرتؐ نے پوچھا کہ آپ کیوں ناراض رہتی ہیں جواب دیا یا رسول اللہ کان یؤثر علیّ ولیعصینی یعنی اے رسولِ خدا اپنی بیوی کو مجھ پر ترجیح دیتا تھا اور میری نافرمانی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا تھا۔ اب آنحضورؐ نے فرمایا اے علقمہ کی ماں! آپ کی ناراضگی کی وجہ سے اس کی زبان سے کلمۂ شہادت ادا نہیں ہو رہا ہے، اس کا خاتمہ ایمان پر نہ ہوگا، یہ کہہ کر آپ نے حضرت بلال رضؓ کو حکم دیا کہ جاؤ بہت سی لکڑیاں جمع کر کے ان میں آگ لگا دو، جب آگ کا الاؤ خوب تیار ہو جائے تو علقمہ کو اس میں ڈال دو، علقمہ کی ماں نے کہا کہ اے رسولِ خدا میں یہ برداشت نہیں کر سکتی تب آنحضورؐ نے کہا کہ اللہ کا عذاب تیری ناراضگی کی وجہ سے اور بہت سخت ہوگا اگر تو چاہتی ہے کہ خدا اُسے بخشدے تو تو راضی ہو جا اور اس کی غلطیوں کو معاف کر دے والذی نفسی بیدہ لا ینتفع علقمہ بصلاتہ و لا بصیامہ ولا بصدقتہ ما دمت علیہ ساخطۃً یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے علقمہ اپنی نماز، روزہ اور اپنے صدقے سے کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتا جب تک تو اس پر ناراض رہے گی۔

یہ سن کر ماں نے اپنی رضامندی کا اعلان کیا اس کے بعد کلمۂ شہادت کی تلقین کی گئی تو حضرت علقمہ کی زبان کھل گئی اور کلمۂ شہادت ادا ہو گیا، حضورؐ نے فرمایا ان سخط ام علقمہ حجب لسانہ عن الشہادۃ وان رضاھا اطلق لسانہ یعنی علقمہ کی ماں کی خفگی نے ان کی زبان کو ادائے شہادت کے لئے موقع نہیں دیا جب وہ راضی ہو گئیں تو زبان کھل گئی۔ القصہ جب حضرت علقمہ رضؓ کا انتقال ہو گیا اور ان کی تجہیز و تدفین سے صحابۂ کرام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے مجمع صحابہ رضؓ میں قبر کے پاس ہی اعلان کیا من فضل زوجتہ علی امہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین لا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا الا ان یتوب ویحسن الیہا ویطلب رضاھا۔

یعنی جو شخص اپنی بیوی کو اپنی ماں پر ترجیح دے گا اس پر اللہ کی لعنت فرشتوں کی لعنت اور عام مخلوقات کی لعنت نازل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ اس سے نفل قبول کرے گا نہ فرض مگر یہ کہ توبہ کرے اور ماں کے ساتھ احسانات کرے اور اس کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رضامندی کو ہمیشہ پیش نظر رکھے۔

اس روایت سے ماں کی اطاعت وفرمانبرداری کی اہمیت خوب اچھی طرح سے ظاہر ہوجاتی ہے، ماں کے مقابلہ میں بیوی کی فرمائشوں ونازبرداریوں کو مقدم رکھنے والے نوجوان اپنا انجام خوب سوچ لیں اور اپنی زندگی پر نظر ثانی کریں اور ماں کو بہرحال سر آنکھوں پر رکھیں۔

بوڑھے باپ کی خدمت کا ایک نادر واقعہ

علامہ یافعیؒ مراۃ الجنان میں لکھتے ہیں کہ وہ برامکہ جن کے اولوالعزم افراد مملکت بغداد کا سارا انتظام اپنے کمان میں رکھے ہوئے تھے اور جس کی سطوت وشوکت کی دھاک پورے قلمرو پر بیٹھی ہوئی تھی اور جن کے سخاوت وفیاضی کی شہرت چاردانگ عالم میں پہنچ چکی تھی جب ان پر خلیفہ ہارون رشید کا عتاب نازل ہوا تو فضل برمکی اور ان کے والد یحییٰ برمکی قیدخانہ میں ڈال دیئے گئے۔ فضل برمکی اپنی وزارت وشوکت کے زمانہ میں بھی اپنے باپ کے بیحد خدمت گزار وجاں نثار تھے سیر وتواریخ والوں نے فضل کے متعلق یہ فقرہ لکھا ہے کان الفضل کثیر البر بابنیہ یعنی فضل اپنے باپ کے ساتھ بے حد سلوک کرنے والے تھے جب قید میں ڈالے گئے اور جاڑوں میں قیدخانہ کے اندر پانی گرم ہونے کا کوئی انتظام نہ تھا تو فضل برمکی تانبہ کے لوٹے میں پانی بھر کر لاتے اور اس کو اپنے پیٹ کے ساتھ چمٹائے رکھتے تاکہ پیٹ کی گرمی سے اس کی ٹھنڈک کچھ دور ہو سکے اور بوڑھے باپ کو صبح کے وقت وضو کے لئے قدرے گرم پانی مل سکے۔

(مراۃ الجنان ج ۱ ص ۴۲۲)

لیکن آج کے ناخلف اولاد کے حالات ومعمولات کو دیکھ کر یہ شعر وردِ زبان ہوجاتا ہے

درچمن ازکہ مراعات، ادب داری چشم
بلبلاں مست صبا بے خود وگل بے پروا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ناخلف اولاد

شیخ سعدیؒ نے ایک نالائق فرزند کا قصہ گلستاں میں لکھا ہے کہ مہاں پیرے بودم دیار بنی بکر کہ مالِ فراوان داشت و فرزندے خوبروئے کہیں دربار بکر میں ایک بوڑھے شخص کا مہمان تھا اس کے پاس بڑی دولت تھی اور ایک خوبصورت لڑکا بھی تھا ایک رات اس نے مجھ سے یہ بیان کیا کہ میرے صرف یہی ایک لڑکا ہے اور اس کی پیدائش کا بھی عجیب واقعہ ہے۔ اس وادی میں ایک درخت بڑا متبرک ہے لوگ وہاں اپنی حاجتیں پیش کرتے ہیں میں نے بھی اس درخت کے پاس بڑی رات تک گریہ وزاری کیا ہے تو یہ لڑکا مجھے بخشا گیا ہے' شیخ سعدیؒ فرماتے ہیں کہ میرا دوسرا کان لڑکے کی طرف تھا میں نے سنا وہ ہم عمر رفیقوں سے آہستہ آہستہ کہہ رہا تھا یار اس درخت کا پتہ لگانا چاہیئے جہاں دُعا قبول ہوتی ہے میں بھی چل کر وہاں دُعا کرتا کہ یہ بڈھا کھوسٹ جلد مر جائے اس پر شیخ سعدیؒ کیا خوب لکھتے ہیں۔ خواجہ شادی کناں کہ فرزندم عاقل است و پسر طعنہ زناں کہ پدرم فرتوت لایعقل یعنی باپ تو مگن ہے کہ مجھے ایک خوبصورت و سمجھدار بچہ ملا ہے اور بیٹا باپ کی کم عقلی پر طعنہ زن ہے۔

والدہ کی خدمت کا اجر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک صحابی نے کہا کہ کوئی ایسا عمل بتلائیے کہ جس سے جنت میں مجھ کو داخلہ مل جائے، آنحضورؐ نے فرمایا کہ تمھاری والدہ زندہ ہوں تو ان کی خدمت کرو۔ (تاریخ خطیب ج ۴ ص۵۵)

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں شبِ معراج کو جنت کی سیر میں تھا کہ ایک قاری قرآن کی آواز مجھ تک پہونچی، میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے بتایا گیا کہ حارثہ بن نعمان ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نیکی کا یہی انجام ہونا چاہیئے، نیکی کا یہی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلہ ملنا چاہیئے۔ راوی کے الفاظ ہیں وکان ابر الناس بامہ یعنی وہ ماں کے ساتھ بہتر سلوک کرنے والے تھے۔ (منتخب کنز ج ۶ ص ۲۴۲)

۳۔ حضرت عثمان غنی رضؓ کے زمانہ میں کھجور کے درخت ہزار ہزار درم کو پہنچ گئے تھے ایک دن ان لوگوں نے دیکھا کہ اسامہ بن زید اپنے کھجور کے درخت کا گابھا نکال کر ماں کی خدمت میں بھیج رہے ہیں، کسی نے کہا کہ آپ اس کا گابھا نکال کر اسے کیوں بیکار کر رہے ہیں حالانکہ آپ دیکھتے دیکھتے ہیں کہ کھجور کے درخت کس قدر قیمتی ہوگئے ہیں جواب دیا ان امی سالتنیھا ولا تسئلنی شیئا اقدر علیھا الا اعطیتھا۔ (صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۲۱)

یعنی میری ماں نے یہ گابھا مجھ سے طلب کیا ہے اور جب کبھی میری ماں ایسی چیز کو طلب کرے گی جو میرے اختیارات وقدرت کی چیز ہوگی تو میں ضرور دوں گا خواہ اس چیز کی قیمت کتنی ہی زیادہ کیوں نہ ہو۔

آج ماں کی فرمائشات وخواہشات کو پورا کرنے والے دنیا میں بس خال خال ہیں ورنہ اب تو وہ لوگ ہیں جو ماں کے اہم ضروریات وحاجات کو نظر انداز کر کے صرف بیوی کی خواہشات وفرمائشات کی تکمیل کرتے ہیں ماں بچاری کسی فرمائش اور کسی مطالبہ کی ہمت نہیں کر پاتی۔

ایک واقعہ

حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں نے ایک عورت کو منگنی کا پیغام دیا ہے اس نے مجھ سے نکاح کو پسند نہیں کیا ہے اور دوسرے کے ساتھ نکاح کر لیا مجھے بڑی غیرت معلوم ہوئی اور میں نے جذبات کی شدت سے مجبور ہو کر اس کو قتل کر دیا تو کیا میرے لئے کوئی توبہ ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضؓ نے پوچھا امک حیۃ یعنی کیا تمھاری ماں زندہ ہے۔ جوان نے جواب دیا نہیں فرمایا اچھا توبہ واستغفار بکثرت کرو اور ہر طرح سے تقرب الٰہی ونیکی کے کام کرو، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا کہ آپ نے اس کی ماں کے متعلق کیوں سوال کیا تھا جواب دیا۔ انی لا اعلم عملا اقرب الی اللہ عز وجل من بر الوالدۃ یعنی ماں کا سوال میں نے اس شخص سے اس لئے کیا تھا کہ خدا کے تقرب و رضا کے لئے کوئی دوسری چیز والدہ سے حُسنِ سلوک کے مقابلہ میں نہیں ہے۔ (ادب المفرد)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ والدہ کے ساتھ جو حُسنِ سلوک و نیکیاں کی جائینگی اللہ تعالیٰ کے قرب و رضامندی کو کھینچ لائے گی اور بڑے سے بڑے گناہوں کے لئے کفارہ بن جائے گی اور انسان کے لئے ذریعہ و موجب فلاح بنے گی۔ لیکن ماں ناخوش ہوگی تو ساری نیکیاں اکارت ہو جانے کا بھی اندیشہ ہے۔

خالہ کے ساتھ حُسنِ سلوک

ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا کہ مجھ سے ایک بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے، کیا میرے لئے کوئی توبہ ہے، یہ سُن کر حضورؐ نے فرمایا کہ کیا تیرے والدین زندہ ہیں اس نے کہا نہیں پھر دریافت کیا کہ کیا تیری خالہ زندہ ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں خالہ موجود ہے فبرھا اذن یعنی جاؤ ان کے ساتھ اچھے برتاؤ سے پیش آؤ۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۱۴)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کے ساتھ حُسنِ سلوک چچا چچی، خالہ وغیرہ رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک بھی گناہوں کے لئے کفارہ بنتے رہتے ہیں اور دونوں جہاں میں نیک نامی و عزت ملتی ہے۔

ماں کے ساتھ محبت و ادب

علامہ ابن الجوزی رحمۃ اللہ علیہ امام محمد بن سیرینؒ کے متعلق لکھتے ہیں کہ جب ابن سیرین ماں کی خدمت میں جاتے تو پوری زبان سے بات چیت نہ کرتے۔ دبی زبان سے عاجزی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ بات چیت کرتے۔ ابن سیرینؒ کے پاس ایک آدمی آیا جو ان کی عام مجلسی گفتگو کو بھی سُنے ہوئے تھا، ماں کے ساتھ اس عاجزانہ طریقہ گفتگو کو دیکھ کر لوگوں سے پوچھا کیا ابن سیرین کچھ بیمار ہوگئے ہیں لوگوں نے جواب دیا کہ نہیں کوئی شکایت نہیں ہے لیکن جب ماں کے پاس پہنچتے ہیں تو ایسا ہی عاجزانہ لہجہ دبے زبانی کا انداز اختیار کر لیتے ہیں۔

(صفۃ الصفوۃ ج ۳ ص ۱۶۸)

۲۔ حضرت عبداللہ بن عون مشہور محدث اپنی ماں کی خدمت واطاعت میں لگے رہتے۔ ایک دن اتفاق سے ایسا ہوا کہ ان کو ان کی ماں نے پکارا تو فوراً جواب دیا کہ فوراً حاضر ہوتا ہوں لیکن جواب میں ان کی آواز ماں کی آواز پر بلند ہوگئی تو کفارہ میں دو گردن آزاد کیا۔

(صفۃ ج ۳ ص ۲۳۱)

ماں کی خدمت کا ایک نایاب واقعہ

علامہ ابن الجوزیؒ لکھتے ہیں کہ حضرت حفصہ بنت سیرین کی عادت تھی کہ جب مسجد میں داخل ہوتیں تو ظہر وعصر، مغرب وعشاء فجر بلکہ اشراق پڑھ کر واپس آتیں اشراق کے بعد جو تھوڑا سا وقت ظہر سے پہلے تک بچتا، اس وقت میں گھر رہتیں ورنہ سارا وقت مسجد میں بیٹھ کر بسر کرتیں اس طرح حفصہ تیس ۳۰ برس تک اپنے مصلّے پر ڈٹی رہ گئیں اس میں جاڑے کا موسم بھی آتا تو ان کا لڑکا ماں کی راحت کے لئے جاڑوں میں انگیٹھی لاتا اور بانس کے ٹکڑے اور چھلکے اترے ہوئے خشک لکڑیاں جلاتا اور اس انتظام سے آگ جلاتا کہ ان کی والدہ ماجدہ کا بیان ہے کہ مجھے دھواں سے کبھی ایذا نہ ہونے پاتی اور دیر تک میرے پاس وہ انگیٹھی لئے کھڑا رہتا اور مجھے گرمی پہنچاتا۔ ان کی ماں کہتی ہیں کہ میرے لڑکے کے پاس دوسرے ملازمین اور نوکر موجود تھے ان کے ذمہ یہ کام ڈال سکتا تھا مگر ایسا نہیں کیا۔ یہ خدمت اس نے ہمیشہ خود ہی انجام دی۔ دیر ہوجانے پر میں اس سے کہتی یا بنیّ ارجع الی اھلک بیٹے اپنے بال بچوں میں جاؤ، مگر وہ اس خدمت میں دیر تک مشغول رہتا اور بہت دیر کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد واپس جاتا۔ (صفۃ الصفوۃ ج ۴ ص ۱۶)

ماں باپ کی خدمت کا جذبہ اور دنیوی سزا سے نجات کا نادر واقعہ

مستطرف میں یہ روایت موجود ہے کہ ایک مرتبہ ملک خراسان کے ایک مشہور شہر تردد میں کسی نے ایک مسجد میں آگ لگا دی مسلمانوں نے خیال کیا کہ عیسائیوں نے ہی ہماری مسجد کو جلایا ہے اس لئے مسلمانوں نے ان کے گرجا گھر کو جلا دیا۔ بادشاہ نے گرجا گھر جلانے والوں کو گرفتار کر لیا اور کسی کو قتل کسی کو کوڑا کسی کو ہاتھ کاٹنے کی سزائیں تجویز کیں اور ان سزاؤں کو پرچوں میں لکھ کر تقسیم کر دیا جس کے ہاتھ میں جس سزا کا پرچہ ہو گا وہی سزا اس کو دی جائیگی۔ اس سلسلہ میں ایک مسلمان کے ہاتھ میں قتل کا پرچہ آیا اس نے پرچہ پڑھ کر کہا کہ اگر میری ماں نہ ہوتی تو مجھے اپنے مارے جانے کی کوئی پرواہ نہ ہوتی میرے قتل کے بعد میری ماں کی خبر گیری کرنے والا بھی کوئی نہ ہو گا۔ اس حسرت و خدمت کے سچے جذبے سے نوجوان نے دل کی گہرائی سے جو بات کہی وہ بغل کے ایک نوجوان پر اثر انداز ہو کر ہی رہی۔

بغل کے نوجوان نے کہا کہ بھائی افسوس نہ کرو میرے پرچہ میں کوڑہ کی سزا ہے اور میں اکیلا ہوں میری ماں بھی نہیں ہے آؤ ہم تم ان پرچوں کو بدل لیں۔ تم میرے کوڑے والے پرچہ کو لے لو اور میں تمہارے قتل والے پرچہ کو لئے لیتا ہوں تم کوڑے کھا کر چھوٹ جاؤ گے اور میں تمہاری جگہ قتل کر دیا جاؤں گا میرے قتل سے کچھ ہرج بھی نہ ہو گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور دوسرے نوجوان نے محبتِ والدہ نوجوان کی خاطر اپنی جان دیدی۔ (مستطرف)

ماں کی خدمت کا یہ شدید جذبہ اور دوسرے نوجوان کا یہ عجیب و غریب ایثار و مواسات دونوں ہی جذبے تعریف و توصیف کے حدود سے بالاتر ہیں۔

ماں کی خدمت اگرچہ مرتکب فسق ہو

ماں اگر کافرہ یا مشرکہ ہے تو بھی اس کے ساتھ صلہ رحمی کرنی چاہیئے دنیوی فائد

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومال ومتاع کے ذریعہ اس کے امداد کی اجازت موجود ہے۔

(احیاء العلوم ج ۲ ص۳۱۵)

اسی طرح اگر کسی کی ماں کسی فسق میں مثلاً زنا وغیرہ میں مبتلا ہو گئی ہو تو بھی اس سے قطع تعلق درست نہیں۔ اس سلسلہ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی ماں زنا کی مرتکب ہو گئی ہو تو اولاد کو یا دوسرے متعلقین کو اس فعل بد کے انسداد کے لئے کوشش کرنی چاہیئے تاکہ آئندہ کے لئے سدِباب ہو جائے اور اولاد کے لئے ہرگز جائز نہیں کہ اپنی والدہ کو مارے پیٹے یا اس سے قطع تعلق کرے بلکہ ان کو اس فعل بد سے مقدور بھر روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر لڑکے اپنی والدہ کو ماریں گے یا کھانا کپڑا نہ دیں گے تو لڑکے خود گنہ گار ہوں گے۔ (مختصر فتاویٰ مصریہ ص۴۹۲)

سب سے بڑا حق

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اعظم الناس حقا علی المراۃ زوجھا واعظم النّاس حقا علی الرجل امہ۔ یعنی ایک عورت پر سب سے بڑا حق اس کے شوہر کا ہے اور اولاد پر سب سے بڑا حق ماں کا ہے۔

معلوم ہوا کہ ماں کا احترام اس کی تکریم و تعظیم اور حُسنِ ادب اور اس کی معیت سب سے زیادہ چاہیئے۔

باپ کو اولاد کی کمائی پر حق حاصل ہے

ایک اعرابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میرا باپ میرے مال میں تصرف کرنا چاہتا ہے فرمایا انت ومالك لابيك کہ تو اور تیرا مال بھی باپ کے تصرف میں آسکتا ہے اس کے بعد فرمایا ان اموال اولادکم من کسبکم فکلوہ۔

(مسند احمد ج ۲ ص۱۷۹)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی تمھاری اولاد کی دولت تمھاری ہی کمائی میں داخل ہے تم بقدرِ ضرورت اس میں سے کھا پی سکتے ہو اور خرچ بھی کر سکتے ہو۔

۲۔ ایک روایت میں ارشاد ہے کہ ماں باپ اولاد کی کمائی میں حسبِ ضرورت تصرف کر سکتے ہیں اور اولاد ماں باپ کے مال میں اجازت کے بعد تصرف کر سکتے ہیں۔
(منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۴۲)

ایک واقعہ

علامہ سیوطیؒ اپنی کتاب الخصائص الکبریٰ میں نقل کرتے ہیں کہ ایک نوجوان آنحضرت صلّے اللہ علیہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ میرا باپ میری کمائی پر قبضہ و تصرّف کرنا چاہتا ہے۔ باپ کو خبر لگی تو پیچھے پیچھے یہ بھی دربارِ رسالت میں حاضر ہوا اسی اثنار میں حضرت جبرئیلؑ نازل ہوئے اور فرمایا کہ اس بڈھے کی بھی روداد سُن لیجیے جو اس نے خوبصورت اشعار کی صورت میں مرتب کیا ہے۔ آنحضرتؐ نے حکم دیا تو بوڑھے باپ نے نوجوان کو مخاطب کرکے کہا کہ جب تم بچّے تھے تو ہم تمھارا پیشاب صاف کرتے تھے۔ پیشاب سے کپڑا گیلا ہو جاتا تو دوسرا خشک کپڑا بچھاتے۔ جب جاڑے کا موسم آتا تو تم کو گرم کپڑوں میں رکھتے اور طرح طرح سے گرمی پہنچاتے۔ تمنا یہ تھی کہ جب تم جوان ہو گے تو ہمارے کام آؤ گے مگر تم جوان ہونے کے بعد اس کے بدلہ میں ہمارے ساتھ سختی کرنے لگے اور درشت مزاجی دکھلانے لگے اور ہمارے احسانات وخدمات کی ناقدری کرنے لگے آخری شعر سُن کر حضورؐ آبدیدہ ہو گئے جو یہ تھا ؎

فَلَیتَکَ اِذ لَم تَرعَ حَقَّ اُبُوَّتِی
کَمَا یَفعَلُ الجَارُ المُجَاوِرُ تَفعَلُ

ترجمہ: ۔ اے کاش اگر تو میرے پدری حقوق کا لحاظ نہ کرتا تو اتنا تو کرتا جتنا کہ ایک اچھا پڑوسی اپنے پڑوسی کے ساتھ کرتا ہے، اس کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رعد ادعم سن کر حضورؐ کی آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے اور نوجوان سے مخاطب ہو کر فرمایا انت ومالك لابيك کہ تو اور تیری دولت، دونوں پر باپ کو تصرف کا حق حاصل ہے۔

(الخصائص الکبریٰ)

مالدار لڑکے پر والدین کی خبر گیری لازم ہے

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ مالدار لڑکے پر فرض ہے کہ اپنے باپ اور ماں اور اپنے چھوٹے بڑے بھائیوں پر اپنے مال کو خرچ کرے جب کہ یہ لوگ کمائی سے عاجز اور مال سے محروم ہوں اگر ایسا نہ کرے گا تو عقوق والدین اور قطع رحم کے جرم میں ماخوذ ہوگا اور دنیا و آخرت کے عذابوں کا مستحق ہوگا۔ اگر اولاد غریب ہے اور باپ مالدار ہے تو اس پر اپنے اولاد کو خرچ دینا لازم ہے۔

(مختصر فتاویٰ مصریہ ص۴۵۳)

جب لڑکا اپنے والد کا انکار کرے

ایک شخص حضرت ابوبکرؓ کے عہدِ مبارک میں اپنے لڑکے کو لے کر آیا اور کہا یہ لڑکا میرا ہے لیکن یہ مجھ کو اپنا والد ماننے سے انکار کرتا ہے۔ حضرت ابوبکرؓ نے دریافت کیا کیا یہ تیرا حقیقی لڑکا ہے اور تیرے گھر میں پیدا ہوا ہے، اس نے کہا جی ہاں، یہ سن کر حضرت ابوبکرؓ درہ لے کر کھڑے ہوگئے اور اس کے سر پر دُرّے چلانے لگے اور فرماتے رہے ان الشيطان فى الراس کہ شیطان خبط الحواسی سر ہی میں پکاتا ہے اس لئے اس کے سر سے مار مار کر یہ خبط نکالنا ضروری ہے۔

(منتخب کنز ج ۲ ص۴۷)

باپ کو مارنے کی سزا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من ضرب اباه فاقتلوه

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جو شخص اپنے باپ کو مارے تم اس کو قتل کر دو۔ (منتخب کنز ج ۶ ص ۱۴۴)

انتہائی ظلم و ضرب شدید پر قتل کی نوبت آجائے گی ورنہ معمولی جھڑپ و جنگ پر دوسری سزا دی جائے گی۔

باپ کے حکم سے طلاق

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک عورت تھی لیکن میرے والد حضرت عمرؓ اس کے عادات و اطوار سے ناراض رہتے تھے ایک دن حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تو اس کو طلاق دے دے میں نے طلاق دینا پسند نہیں کیا تو حضرت عمرؓ سرورِ کائنات کے پاس پہنچے نبی کریمؐ نے معاملہ سُن کر مجھے بلایا اور فرمایا اطع اباك یعنی اپنے باپ کا حکم مانو۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۲۰)

چنانچہ میں نے باپ کے حکم سے طلاق دے دیا۔

۲۔ حضرت ابوبکرؓ کے صاحب زادے عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے حکم دیا کہ تم اپنی بیوی (عاتکہ) کو طلاق دے دو، بہ ظاہر اس کا کوئی جرم نہ تھا والد صاحب کا خیال یہ تھا کہ عبد اللہ اس کے حُسن کا شیدائی بن کر اس طرح دنیوی کاروبار سے بے نیاز ہو رہا ہے کہ بازار وغیرہ بھی نہیں جاتا۔ بہر حال ان کے حکم کے احترام میں مَیں نے ایک طلاق دے ہی دیا جس کا مجھ کو بے حد غم ہوا، ایک دن والد صاحب نماز کے لئے جا رہے تھے میں ان کے راستہ میں چھپ کر بیٹھ گیا اور یہ دلآویز اشعار پڑھے۔

اعاتك لا انسك ماذر شارق
وماناح قمری الحمام المطوق
فلم ار مثلی طلق الیوم مثلها
ولا مثلها فی غیر جرم تطلق!

یعنی اے عاتکہ جب تک آفتاب چمکتا رہے گا اور جب تک قمری نوحہ کرتی رہیگی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تجھے بھول نہ سکوں گا میں اپنی مثال نہیں دیکھتا ہوں جس نے تجھ جیسی عورت کو بلا کسی جرم کے طلاق دے دی ہو۔

بالآخر میرے والد اس شعر سے اس قدر متاثر ہوئے کہ انھوں نے مجھ کو رجوع کا حکم دیدیا۔

(اصابہ)

جس طرح عہدِ صحابہؓ وغیرہ میں ان کے فرزندانِ سعید نے طلاق وغیرہ کے معاملات میں ماں باپ کے حکموں کو سر آنکھوں پر رکھا۔ آج کے نوجوانوں میں ہم اس کی مثال نہیں دیکھتے۔ اپنی بیوی کے معاملے میں آج کے نوجوان مطلق العنان ہیں جو جی میں آئے گا تو ایک بار کیا دس بار طلاق دے دیں گے لیکن والدین اگر اپنی مصلحت و صوابدید سے طلاق کیلئے کہیں تو جواب ہو گا کہ ہمارے نجی و ذاتی معاملہ میں آپ کو دخل دینے کی کیا ضرورت ہے حالانکہ والدین بھی اولاد ہی کی مصلحت و بہبودی کے خیال سے طلاق کے لئے کہتے ہیں مگر ناخلف اولاد اس کی پرواہ تک نہیں کرتی۔

ماں کے حکم پر طلاق

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک آدمی یہ مسئلہ پوچھنے آیا کہ میرے پاس ایک عورت ہے میری ماں اس کو پسند نہیں کرتی اور مجھ کو حکم دیتی ہے کہ میں اس کو طلاق دے کر علیحدہ کر دوں۔ آپ فرمائیے کہ میں کیا کروں؟ تو میں نے اس کو جواب دیا کہ میں نے حضورؐ سے سنا ہے کہ ماں باپ جنت کے دروازے ہیں تو اس دروازہ کو خواہ ضائع کر خواہ محفوظ رکھ اس نے کہا کہ میں جنت کے دروازہ کو ضائع نہ کروں گا، یہ کہہ کر بیوی کو علیحدہ کر دیا۔ (بروایت ترمذی ریاض الصالحین صہ ۲۹ مسند احمد ج ۶ صہ ۴۴۵)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ اولاد کو ماں کی اطاعت، طلاق وغیرہ کے معاملہ میں بھی کرنی چاہیئے کیونکہ وہ بدون کسی اہم مصلحت کے طلاق کے لئے ماں ہرگز اقدام نہ کرے گی۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین کی موت کے بعد حسنِ سلوک کا طریقہ

ایک انصاری صحابی نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم سے پوچھا کہ ماں باپ کے انتقال کے بعد کس طرح اُن کے ساتھ نیکی کروں؟ فرمایا الصّلوٰۃ علیھما والاستغفار لھما وانفاذ عھدھما واکرام صدیقھما وصلۃ الرحم التی لارحم لك الا من قبلھما۔ (مسند احمد ج ۳ ص۴۹۸ ادب المفرد ص۹۰)

یعنی چار طریقے سے سُلوک کر سکتے ہو۔ اوّل ان کے لئے دُعا واستغفار کرو، دوسرے ان کے وعدوں کی تکمیل کرو، سوئم ان کے دوستوں کی تعظیم کرو، چہارم ماں باپ کے قرابت داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرتے رہو۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ نے کسی سے وعدہ کر رکھا ہے لیکن ہنوز وفا کرنے سے قبل انتقال کر گئے تو ان کے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کر دینا چاہیئے! اسی طرح والدین کے دوست احباب اور ملنے جلنے والوں کی اچھی طرح تکریم و تعظیم اور خاطر داری و تواضع کرنی چاہیئے۔ اور اسی طرح ماں باپ کے خاص الخاص رشتہ کے لوگوں کی مالی اعانت کرتے رہنا چاہیئے۔ الغرض والدین کے تمام تعلقات کو وابستہ رکھنا چاہیئے۔

(احیاء العلوم ج ۲ ص۲۱۷)

ایک واقعہ

حضرت عبداللہ بن دینار روایت کرتے ہیں کہ ایک بار عبداللہ بن عمرؓ حج کے لئے جارہے تھے۔ آپ کی اونٹنی کے ساتھ ایک گدھا بھی سواری کے لئے ہمراہ تھا جب اونٹنی تھکی ہوئی معلوم ہوئی تو آپ گدھے پر سوار ہو جاتے۔ اسی طرح سفر کر رہے تھے کہ ایک اعرابی بدو سے ملاقات ہو گئی اس کو دیکھ کر حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے پوچھا کہ فلاں ابن فلاں ہے؟ اس نے کہا کہ ہاں۔ راوی کہتا ہے کہ یہ معلوم کرنے کے بعد حضرت عبداللہؓ نے اس کو ایک عمامہ اور سواری کا گدھا بھی دے دیا۔ بعض رفقار سفر نے کہا کہ اعرابی کو ایک درہم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا کافی تھا فرمایا کہ ہاں لیکن یہ شخص میرے باپ کا شناسا اور محب تھا میں نے نبی کریمؐ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ باپ کے دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی و نیک سلوک سب سے بڑی نیکی ہے اس لئے میں نے اس کے ساتھ یہ سلوک کیا ہے۔

(مسند احمد ج ۲ صـ۹۱ ادب المفرد للبخاری صـ۹ و ریاض الصالحین صـ۹۴)

والدین کی طرف سے حجِ بدل

والدین کی زندگی میں بسا اوقات ناگوار امور پیش آتے ہیں، دلوں میں رنجش پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لئے اولاد کی جانب سے والدین کے واجبی حقوق ادا نہیں ہوتے شرعی نقطۂ نظر سے ایسے لڑکے عاق لکھے جاتے ہیں لیکن اگر یہ لڑکے والدین کے انتقال کے بعد ان کے ضائع شدہ حقوق کی تلافی کر دیں اور ان کے وعدوں کو پورا کر دیں، ان کے قرضوں کو ادا کر دیں تو وہ فرماں برداروں میں شمار ہو سکتے ہیں۔

ایک حدیث شریف میں وارد ہے کہ جو لڑکا ماں باپ کا ان کی زندگی میں نافرمان رہا لیکن مرنے کے بعد والدین کے احسانات یاد آئیں اور ان کے ضائع شدہ حقوق کی تلافی کے لئے وہ اپنے والدین کی طرف سے حج کرنے گیا تو یہ اس کے والدین کی طرف سے حج بدل ہو جائے گا۔ اس کا ثواب ماں باپ کے نامۂ اعمال میں درج ہو گا یہ شخص اللہ میاں کے نزدیک فرماں برداروں میں شمار کیا جائے گا۔

(القریٰ لقاصد امّ القریٰ و ترغیب، ترہیب)

والدین کے لئے دُعا کرنے کا اجر و ثواب

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ والدین کے انتقال کے بعد جو لڑکا اپنے ماں باپ کے حق میں دُعائے استغفار کرے گا تو اس کا نام اللہ تعالےٰ نیک اولاد میں درج کرے گا اگرچہ وہ ان کی زندگی میں نافرمان رہا ہو۔ (مشکوٰۃ شریف)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جس نے ہمیشہ ہر کام والدین کی عین مرضی کے مطابق کئے ہوں اور ان کے حقوق میں کچھ نہ کچھ کوتاہی نہ کی ہو۔ ایسی حالت میں ہر شخص کو اپنے والدین کے حق میں دُعائے استغفار مسلسل کرتے رہنا چاہیئے۔ امام اوزاعیؒ کہتے ہیں کہ جو شخص اپنے والدین کا زندگی میں نافرمان تھا لیکن ان کے انتقال کے بعد ان کے لئے دعائے استغفار کرتا رہا اور اگر ان کے ذمہ کچھ قرض تھا تو ادا کر دیا تو اس کا شمار فرماں برداروں میں ہو گا۔

ایک حدیث میں وارد ہے کہ جس شخص نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کی قبر پر جا کر دُعائے مغفرت کی تو اس کی مغفرت کی جائے گی اور اس کا شمار فرمانبرداروں میں ہو گا۔

ان تمام احادیث و روایات کا خلاصہ یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے بعد ماں باپ کا حق سب پر مقدم ہے۔ دونوں کے حقوق کی ادائیگی سے آدمی نجات کا مستحق ہو کر فلاح دارین حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور نئی نسل و پود کو سعادت مند اور ماں باپ کا تابع دار و فرماں بردار بنائے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق الاولاد

اس جگہ سے یہ بیان ہوگا کہ جس طرح والدین کے حقوق ہیں کہ ان کو اولاد ادا کریں اسی طرح اولاد کے کیا حقوق ہیں جن کو والدین پورا کریں اس سلسلہ کے معروضات سُنیے۔

جب بچہ پیدا ہو تو اس پر مسرت و شادمانی اظہار کرتے ہوئے حمد و ثنا کہے اس کا اچھا سا نام تجویز کرے۔ جب ذرا باشعور ہو جائے تو ادب و تمیز سکھائیں اور جب تعلیم پانے کے قابل ہو جائے تو تعلیم دلائیں اور جب بچہ سنِ بلوغت کو پہنچ جائے تو اس کی اچھی جگہ شادی کردیں۔ الغرض ہر طرح سے اس کی اچھی تربیت کریں۔ اس کے ساتھ حُسنِ سُلوک سے پیش آئیں بُری صحبتوں سے ان کو محفوظ رکھیں۔ ان تمام باتوں کی تفصیل احادیث نبویؐ اور واقعات کی روشنی میں ملاحظہ کریں۔

بچّہ کے تولّد پر حمدِ خُدا

امام بخاریؒ ناقل ہیں کہ حضرت عائشہؓ کے خاندان میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا اور آپ کو خبر ملتی تو یہ نہ پوچھتیں کہ لڑکا پیدا ہوا ہے یا لڑکی صرف اس قدر سوال کرتیں کہ بچہ تندرست پیدا ہوا ہے یا نہیں جب ہاں سُنتیں تو فرماتیں الحمد للہ رب العالمین۔

(ادب المفرد)

جو لوگ بچی کی پیدائش پر ناگواری محسوس کرتے ہیں اور لڑکے کو پیار و محبت بوسہ وغیرہ لینے میں لڑکی پر ترجیح دیتے ہیں اللہ تعالےٰ بروزِ قیامت ایسے لوگوں سے اس غلط برتاؤ کا سوال کرے گا اور یہ لوگ مؤاخذۂ اُخروی سے بچ نہ سکیں گے۔

علامہ ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ نبی کریمؐ کے پاس ایک شخص بیٹھا ہوا تھا کہ اس کا بیٹا آگیا تو اس کو چُوما اور گود میں بٹھایا اور لڑکی آگئی تو اس کو ایک طرف کردیا تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا یہ تو تم نے بڑی بے انصافی کی' بوسہ لینے میں بھی اولاد کے درمیان عدل ضروری ہے۔

(تحفۃ المودود ص۱۹۶)

خطیبؒ نقل کرتے ہیں کہ ایک صاحب علم اپنی بیمار لڑکی سے پریشان رہتے تھے جو دس برس سے دائم المریض ہو گئی تھی اس لئے وہ اس کی موت کی تمنا کرتے تھے، ایک دن انھوں نے خواب دیکھا کہ میدان محشر قائم ہے اور سب کے چھوٹے بچے اپنے ماں باپ کو جنت کی طرف لے جا رہے ہیں میں نے اپنی بیٹی سے کہا کہ تو بھی میرا ہاتھ پکڑ اور جنت میں لے چل، اس نے کہا کہ ہرگز نہیں آپ تو میری موت کی تمنا کرتے تھے۔

(تاریخ خطیب ج ۵ ص۵۵)

بچوں کے ساتھ محبت

حضرت انسؓ فرماتے ہیں ما رایت احداً کان ارحم بالعیال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (الحدیث)

یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر بال بچوں کے ساتھ کسی کو میں نے مہربانی کرنے والا نہیں پایا آپ کے صاحبزادے ابراہیم عوالی مدینہ میں آخری کنارہ پر ایک دایہ کی رضاعت میں سپرد کر دیئے گئے تھے۔ دایہ کا شوہر لوہار تھا اس کے گھر میں بھٹی تھی اس میں اذخر گھاس وغیرہ جلانے کے سبب دھواں بہت ہوتا تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ وہاں پہنچتے اور اپنے بچے ابراہیم کو گود میں لے کر اس کا بوسہ لیتے اور محبت و پیار کر کے واپس آجاتے یہ تھی پدری محبت۔ (مسند احمد ج ۳ ص۱۱۲ ادب المفرد ص۵۶)

اولاد کی محبت سب پر مقدم ہے

ایک بار حضرت عائشہؓ کے سامنے حضرت ابو بکرؓ نے قسم کھا کر فرمایا کہ روئے زمین پر عمرؓ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں ہے حضرت عائشہؓ کا چہرہ کچھ متغیر ہو گیا جیسے حضرت ابو بکرؓ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے محسوس فرمایا تو آپ نے تھوڑی دیر کے بعد حضرت عائشہ رضی سے پوچھا کہ میں نے بیٹی کس طرح قسم کھایا ہے حضرت عائشہ رض نے بتلایا دلکن الو لل الوط لیکن اولاد سب سے زیادہ محبت کو کھینچ لینے والی ہے مطلب یہ ہے کہ عمر سب سے زیادہ عزیز ہیں مگر اولاد کے بعد۔ (ادب المفرد صلا)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اولاد کی محبت سب پر مقدم ہے اور آدمی جہاں تک ہوسکے اپنے بچے پر زیادہ سے زیادہ مہربان ہے۔

اولاد کا بوسہ

ایک بار حضرت عمر رض امرار مملکت کا دربار کر رہے تھے اور مختلف ضلعوں و صوبوں میں عمال و حکام کی نامزدگی و تقرری فرما رہے تھے اتنے میں آپ کے ایک کمسن صاحب زادے گرتے پڑتے آپ کے پاس پہنچ گئے آپ نے بچے کو گود میں اٹھا لیا، اور اس کو پیار کیا اور اس کا بوسہ لیا۔ ان حکام میں سے کوئی صاحب دور افتادہ علاقہ کے تھے انھوں نے حضرت عمر رض سے سوال کیا کہ یہ بچہ آپ کا کون ہے؟ فرمایا ھٰذا ولدی یہ میرا بچہ ہے۔ یہ سنکر انھوں نے کہا کہ میری بہت سی اولاد ہیں۔ مگر میں کسی کا پیار نہیں کرتا۔ حضرت عمر رض نے فرمایا کہ تمھارے دل سے مہربانی نکال دی گئی ہے۔ دل کے بجائے وہاں پتھر ہے۔ یہ کہہ کر آپ نے اس کو گورنری سے معزول کر دیا فرمایا انت لا ترحم ولدك فكيف ترحم الناس (منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۴۲۵)

کہ جب تم اولاد سے رحمت شفقت نہیں کرتے تو میری عام رعایا پر کس طرح مہربانی و رحم کا سلوک کروگے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام و خلفائے راشدین بچوں سے کس درجہ محبت رکھتے تھے۔

. . . .

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد سے بے پایاں محبت

علامہ ابن الجوزیؒ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اپنے بیٹے سالم کے ساتھ بے حد محبت رکھتے تھے۔ راوی کے الفاظ ہیں وکان ابوہ یحبہ حبا شدیدا یعنی سالم کے والد سالم سے بے حد محبت کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو کچھ لوگوں نے اس شدید محبت پر ملامت کیا تھا تو آپ نے ایک شعر میں اپنی محبت کا کیا خوب اظہار کیا ہے۔

یلوموننی فی سالم والومہم
وجلدۃ بین العین والانف سالم

(صفۃ الصفوۃ ج ۲ ص۵۰)

لوگ سالم کے بارے میں میری ملامت کرتے ہیں ان کی ملامت کرتا ہوں۔ میرے بچے کا چہرہ کس قدر صاف وستھرا پاکیزہ ہے اس سے کیوں کر محبت نہ کروں۔

نواسہ کا چومنا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسنؓ وحسینؓ کا بوسہ لیا کرتے تھے اور اس کو محبت کی ایک علامت بتلاتے تھے (ادب المفرد ص۱۴)

ایک بار اقرع بن حابس نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حضرت حسنؓ کا بوسہ لے رہے ہیں تو کہا کہ میرے دس لڑکے ہیں میں نے ان میں سے کسی کا بوسہ نہیں لیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من لا یرحم لا یرحم یعنی جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جائے گا۔

(تحفۃ الودود لابن القیم ص۶۲ احیاء العلوم ج ۲ ص۲۱۶)

اولاد کے ساتھ پیار و محبت میں مساوات

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولاد کے ساتھ تعلق و محبت رکھنے کو خدا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسند کرتا ہے یہاں تک کہ بوسہ لینے اور پیار کرنے میں مساوات ضروری ہے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ بچوں کا بوسہ لینا بھی ایک مستقل نیکی ہے۔ (منتخب کنز العمال ج ۶ ص۴۳۲)

تعلیم قرآن

حضرت خالدؓ نے فرمایا امرنا ان نعلم صبیاننا الرمی والقرآن یعنی رسول پاکؐ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم بچوں کو تیر اندازی سکھائیں اور قرآن کی تعلیم دیں۔

(تاریخ خطیب ج ۹ ص ۳۱۵)

ایک اور موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اولاد کے حقوق والدین پر یہ ہیں کہ جب بچہ پیدا ہو تو اس کا بہتر نام رکھے اور جوانی پر اس کی شادی کر دے اور اسے قرآن کی تعلیم دلائے۔ (منتخب کنز العمال ج ۶ ص۴۲۵)

آج بچوں کی قرآنی تعلیم و دینی تربیت سے بے حد غفلت کی جا رہی ہے حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کتاب اللہ کو پڑھ کر اور اس پر عمل کر کے ہی کوئی قوم بلندی پا سکتی ہے اقبالؔ مرحوم نے کیا خوب لکھا ہے ؎

وہ زمانہ میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

اولاد کو قرآن مجید کی اور دینی کتابوں کی تعلیم دلانا ماں باپ پر ایک ضروری فریضہ ہے اچھی تربیت صدقہ و خیرات کرنے سے بھی زیادہ بہتر ہے لان یودب الرجل ولدہ خیر لہ من ان یتصدق بصاع (ترمذی شریف)

یعنی آدمی کا اپنی اولاد کو ادب سکھانا ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ ایک جگہ فرمایا ما نحل والد ولدہ من نحل افضل من ادب حسن یعنی اولاد کے لئے اچھے ادب سے بڑھ کر کوئی عطیہ نہیں ہے۔ بچے کو دینی تعلیم دلانا ماں باپ کے فرائض میں داخل ہے اس کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے خواہ اس کی تعلیم کے لئے کتنی ہی تکلیف کیوں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ برداشت کرنی پڑے اور کتنی ہی رقم کیوں نہ خرچ کرنی پڑے۔

(مسند احمد ج ۳ ص ۴۱۲ ترمذی شریف)

دنیا کے مادی عطیات وانعامات سے کئی گونہ بڑھ کر اور سب سے افضل عطیہ یہ ہے کہ باپ اولاد صحیح تعلیم وتربیت دے کر اچھے آداب واخلاق سے آراستہ کردے۔

تعلیم دین پر خرچ کی ایک مثال

امام ربیعہؒ ایک مشہور محدث ہیں امام مالکؒ کے استاد ہیں۔ یہ جب بچہ ہی تھے تو ان کے والد کسی سفر میں چلے گئے تھے چلتے وقت امام ربیعہؒ کی والدہ کو بیس ہزار اشرفیاں دے گئے تھے۔ حضرت ربیعہؒ کی والدہ نے بچہ کی اچھی تعلیم وتربیت دی۔ بڑے بڑے عالموں اور محدثین کرامؒ کی مجلس میں بٹھا کر پڑھایا لکھایا اور تعلیم وتربیت میں بیس ہزار اشرفیاں ختم کردیں حضرت ربیعہؒ پڑھ لکھ کر فارغ ہوگئے اور درس دینے لگے۔ کافی عرصہ کے بعد ربیعہؒ کے والد صاحب گھر تشریف لائے تو باتوں باتوں میں بیوی سے دریافت کیا کہ وہ بیس ہزار اشرفیاں کہاں ہیں؟ کہا کہ بہت حفاظت سے رکھی ہوئی ہیں پھر جب مسجد میں گئے تو اپنے بیٹے امام ربیعہؒ کو دیکھا کہ درسِ حدیث کی مسند پر بیٹھ کر طلباء علماء کے بڑے حلقہ میں درس دے رہے ہیں اور لوگ ان کو امام پیشوا اور رہنما سمجھے ہوئے ہیں تو مارے خوشی کے پھولے نہ سمائے۔

جب گھر پہنچ کر بیٹے کی اس منزلت ومرتبت کا بیوی سے ذکر کیا تو بیوی نے کہا اس دینی تعلیم کے لئے میں نے وہ تمہاری اشرفیاں خرچ کردی ہیں۔ اب فرمائیے کہ یہ بیس ہزار اشرفیاں اچھی ہیں یا یہ علم دولت اور یہ عزت ومرتبت جو آپ کے صاحبزادہ کو حاصل ہے تو جواب دیا کہ بخدا اس عزت کے مقابلہ میں ان اشرفیوں کی کیا حقیقت ہے تم نے ان اشرفیوں کو ہرگز ضائع نہیں کیا۔ (تاریخ خطیب بغدادی ج ۸ ص ۴۲۲)

بلاشبہ بچے کی دینی تعلیم وتربیت پر جو خرچ ہوگا وہ ضائع نہ ہوگا۔ قرآن مجید و دینی کتابوں کی تعلیم سب سے پہلے دلانا چاہئے تاکہ بچہ دیندار و دین پسند بن سکے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز کی تعلیم و تاکید

قرآن کریم میں ارشاد ہے حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا ربّ انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتك المحرم ربنا لیقیموا الصلوٰۃ یعنی اے خدا میں اپنی اس اولاد کو وادئ غیر ذی زرع میں (بنجر مقام میں) تیرے مکرم (مشرف گھر خانہ کعبہ کے پاس آباد کرتا ہوں تاکہ میری اولاد نماز قائم کرے۔ (سورۂ ابراہیم)

۲۔ رسولِ پاکؐ نے ارشاد فرمایا مروا صبیانکم بالصلوٰۃ اذا بلغوا سبعًا واضربوھم اذا بلغوا عشرا (منتخب کنز العمال)

یعنی جب بچے سات برس کے ہو جائیں تو ان کو نماز کے لئے حکم دیا کرو اور جب دس برس کے ہو جائیں اور نماز میں سستی کریں تو ان کو مار کر پڑھاؤ۔ (بیہقی ج ۲ ص۱۷)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا حافظوا علی صبیانکم فی الصلوٰۃ۔ (سنن کبرٰی بیہقی ج ۳ ص ۸۴)

یعنی اپنے بچوں کی نماز کی حفاظت کرو، اس کے نہ پڑھنے پر اس سے باز پرس کرو۔

۳۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے آئے ہوئے اسلامی وفود کو نماز کی تعلیم دیتے اور یہ ہدایت کرتے کہ جب تم لوگ اپنے بال بچوں میں واپس پہونچو تو ان کو بھی یہ مسئلے سکھاؤ اور نماز کا پابند بناؤ اور تاکیدی حکم دو۔

تربیت اولاد کا ہمہ وقتی اہتمام

تفسیر ابن کثیر معالم التنزیل وغیرہ میں یہ روایت ہے کہ جب حضرت یوسفؑ نے اپنے باپ یعقوبؑ کے پاس ایک بشارت دینے والے کے ہاتھ اپنی قمیص کو دے کر بھیجا تو حضرت یعقوبؑ نے اس انتہائی مسرت کے موقع پر بھی اپنی اولاد کی دینی زندگی کے متعلق سوال کیا۔ قاصد سے پوچھا کیف ترکتہ یعنی تو نے اس کو کس حال میں چھوڑا ہے اُس نے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا ترکتہ ملك مصر یعنی میں نے اس کو مصر کے بادشاہت پر سرفراز دیکھا ہے فرمایا :۔ لا أسئلك عن ذلك بل أسالك علیٰ ای دین ترکتہ یعنی میں اس کے متعلق نہیں دریافت کرتا بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ اس کی دینی زندگی کیسی ہے ؟

حضرت یعقوبؑ مدتہائے دراز کے بعد جب حضرت یوسفؑ سے ملے جو مصر سے استقبال کے لئے نکلے تو سب سے پہلے باپ نے یہی سوال کیا کہ تم توحید اور دعوت ایمان پر قائم ہو یا نہیں ؟ اگر تم سلطنت وایمان کے باوجود ایمان و توحید الٰہی پر قائم ہو تو آؤ گلے مل لیں یہ وہ یعقوبؑ ہیں جو یوسف علیہ السلام کے غم میں یا اسفیٰ علیٰ یوسف کہہ کر دن رات گھلے جاتے تھے اس سے خوب معلوم ہو سکتا ہے کہ باپ پر بچوں کے حالات کی نگرانی و تربیت کی کس قدر اہمیت ہے

والدین کی ناقص تربیت کی شکایت فاروق اعظمؓ سے

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ایک شخص نے حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنے بیٹے کی شکایت کی کہ یہ میرا کہا نہیں مانتا اور میرے حقوق ادا نہیں کرتا۔ حضرت عمرؓ نے بلا کر سمجھایا اور باپ کے ساتھ وفادار رہنے کی تلقین کی۔ بیٹے نے کہا کہ باپ پر کچھ اولاد کا بھی حق ہے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تین حقوق ہیں۔

بیٹے نے کہا وہ کیا حقوق ہیں؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تین ۳ حقوق ہیں۔ باپ کا فرض ہے کہ امت محمدیہ میں ترقی کے لئے

۱۔ بہترین عورت سے شادی کرے۔

۲۔ جب بچہ پیدا ہو تو بچہ کا اچھا نام رکھے

۳۔ بچہ کو قرآن کی تعلیم دے۔

بچے نے کہا کہ امیر المومنین میرے باپ نے ان تینوں میں سے کوئی بھی حق ادا نہیں کیا۔

۱۔ میری ماں ایک مجوسی وحبشی لونڈی ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اس نے میرا نام کھٹمل رکھا ہوا ہے۔

۳۔ اس نے مجھ کو قرآن کا ایک حرف بھی نہیں سکھایا۔

حضرت عمرؓ اب باپ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تو اپنے بیٹے کی نافرمانی کا شکوہ لے کر آیا ہے حالانکہ تو نے خود اس کا حق تلف کیا ہے اور اس کے بُرے سلوک سے پہلے خود تو نے اس کے ساتھ بُرا سلوک کیا ہے۔ (منتخب کنز العمال)

حضرت عمرؓ کی یہ نصیحت کتنی برمحل ہے اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ باپ نے اگر بچے کی تربیت میں بے پروائی برتی ہے اور اس وجہ سے بچہ نے نافرمانی و بے راہ روی اپنا کر لی ہے تو اس کی ذمہ داری باپ پر عائد ہوتی ہے۔

ایک عبرت انگیز واقعہ

ایک مشہور واقعہ ہے کہ ایک عدالت نے ایک چور کے ہاتھ کاٹنے کی سزا دی۔ جب سزا کے نفاذ کا وقت آیا تو اس نے چلا کر کہا کہ میرے ہاتھ کاٹنے سے پہلے میری ماں کی زبان کاٹو کیونکہ جب میں نے پہلی بار پڑوسی کا انڈا چرایا تھا تو اس پہ میری ماں نے کوئی تنبیہ نہیں کی، اور نہ اس سے انڈا لوٹانے کی کوئی ہدایت کی بلکہ اس نے یہ کہا کہ خدا کا شکر ہے کہ میرا بچہ کماؤ ہو گیا ہے۔ اگر میری ماں کی زبان میری حوصلہ افزائی نہ کرتی تو مجھے یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔

اے اولاد کے سرپرستو! بیٹوں اور بیٹیوں کے معاملہ میں اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرو، قرآن کریم میں ارشاد ہے یاایھا الذین اٰمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارًا ایک حدیث میں ہے علموا انفسکم واھلیکم خیرا وادبوھم یعنی اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو خیر کی تعلیم دو اور انھیں باادب بناؤ۔

ایک دوسری روایت میں ہے الزموا اولادکم احسنوا وادبوا یعنی اپنی اولاد کو اپنے ساتھ رکھو اور اچھا سلوک کرو اور ادب سکھاؤ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ :۔ مصطفےٰ سباعی مرحوم کے "المسلمون" دمشق میں یہ واقعہ موجود ہے۔

ایک صحابیہ کی تربیت اولاد

اس موقع پر اسماء بنت ابی بکرؓ کا قصہ یاد رکھنا چاہیئے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ حجاج سے مقابلہ کر رہے تھے وہ اپنی والدہ کے پاس مشورہ لینے آئے کہ وہ جنگ جاری رکھیں یا بند کر دیں ماں نے جواب دیا کہ اگر تم واقعی جانتے ہو کہ تم حق پر ہو تو پھر حق سے ہٹنے کا کیا معنیٰ! اگر تم یہ کہو کہ پہلے میں اپنے آپ کو حق پر سمجھتا تھا، لیکن اب مجھ پر رائے کی غلطی واضح ہوگئی تو اس صورت میں تم کتنے ہی بڑے انسان ہو تم نے اپنے آپ کو تباہ کیا اور اپنی قوم کو بھی برباد کیا، اس کے بعد جب ماں سے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرے قتل کے بعد بنی اُمیّہ کے لڑکے میرا ناک، کان کاٹ ڈالیں گے اور تکہ بوٹی کر دیں گے تو ماں نے جواب دیا کہ جب بکری ذبح ہو جاتی ہے تو کھال اتارنے سے اسے تکلیف نہیں ہوتی یہ وہ بیٹی ہے جسے اسلام نے تربیت دی اور جب ماں بنی تو کس طرح قربانی فداکاری کا سبق اور راہِ حق میں شہادت کا درس اپنے بیٹے کو سکھایا۔

اولاد کے متعلق والدین سے سوال

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں ادب ابنك فانك مسئول عنه ماذا ادبته وماذا علمته (تحفۃ الودود لابن قیم ص۱۶۴)

یعنی تم اپنی اولاد کو اچھا ادب، اچھی تعلیم دو، کیونکہ بروز قیامت ہر باپ سے اولاد کے متعلق سوال ہوگا کہ تم نے اس کو اچھا ادب، اور اچھی تعلیم سے آراستہ کیا تھا یا نہیں ؟ اچھے ادب میں یہ داخل ہے کہ لڑکے کو تعلیم دین کے ساتھ اچھی صحبت اختیار کرنے اور دینداری و عبادت خداوندی کے ذوق کی تاکید رکھی جائے۔

آج ہمارے بچے وطن سے باہر جا کر لکھنؤ یونیورسٹی، علی گڑھ یونیورسٹی، بنارس یونیورسٹی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ یونیورسٹیوں سے پڑھ کر جب گھر واپس آتے ہیں تو ہم خنداں پیشانی سے ان کا استقبال کرتے ہیں اور کبھی یہ سوال نہیں کرتے کہ تم اپنے اسکول کالج و یونیورسٹی میں رہ کر تلاوت قرآن اور نماز اور روزہ وغیرہ کی پابندی کا کتنا اہتمام رکھتے تھے، یہ ہماری بڑی غفلت اور ندامت کی بات قیامت میں خسران و ندامت کی موجب ہوگی۔ مسلمان والدین کے لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ اپنی اولاد کو دیندار نیک مزاج بنانے کی امکان بھر کوشش کریں، بچپن ہی میں ان کو اسلامی اعمال واخلاق کا پابند کریں اور اسلام کے سچے عقائد کو اُن کے ذہن و قلب میں راسخ کر دیں۔ اگر اولاد اسلامی اعمال و واجبات و فرائض نماز روزہ وغیرہ سے غفلت کرے تو روز اوّل ہی سے اس کی روک تھام کریں اور اسلامی فرائض کے ترک پر ایک دن کی بھی ڈھیل نہ دیں۔

اسلامی شعائر اسلامی تہذیب کی تلقین کریں اور اسی طرح ڈاڑھی منڈانے پر بھی تنبیہ کریں، انگریزی بال ہپی وغیرہ رکھنے پر بھی سخت سرزنش کریں، تہذیب اسلامی کی ترغیب اور اللہ و رسُول سے محبت کا درس دیں۔

غیر اسلامی شعائر کے اپنانے کی سب سے بڑی وجہ بُری صحبت و گندہ ماحول ہوتا ہے اگر یقین ہو جائے کہ غیر اسلامی شعائر سے اُنسیت کسی تعلیم اور کسی اسکولی ماحول کا اثر ہے تو اس تعلیم و اس ماحول سے بچہ کو یک لخت الگ کر لینا ضروری ہے۔ مولانا ظفر علی خاں مالک اخبار زمیندار نے غیر اسلامی تہذیب سے متعلق کیا خوب لکھا ہے۔

عبرانیوں کو ایک رگڑ میں رگید ڈال
نصرانیوں کو ایک پکڑ میں پچھاڑ دے
تہذیب نَو کے منہ پر وہ تھپڑ رسید کر
جو اس حرام زادی کا حلیہ بگاڑ دے
ہندوستاں میں پرچمِ عیسیٰ بلند ہے
جھنڈا یہاں جلالِ محمدؐ کا گاڑ دے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرض غیر اسلامی شعائر سے نفرت و بیزاری اور مسنون تہذیب اور اسلامی روایات سے محبت و عقیدت پیدا کرنے کے لئے والدین پر لازم ہے کہ صحیح تعلیم و تربیت کا اہتمام کریں اور ہمہ وقت ان کی نگرانی و احتساب پیش نظر رکھیں۔

والدین کی صحیح تربیت ایک نادر مثال

جلسہ جمپوا (صوبہ اڑیسہ) منعقدہ ۲۷ فروری ۱۹۵۹ء میں بعد نماز فجر مولانا محمد حسین میرٹھی خطیب مسجد کولوٹولہ کلکتہ نے اپنے وعظ میں بیان کیا کہ مجھے یہ روایت حافظ عبداللہ صاحب رحیم آبادی نومسلم نے سنایا کہ مدن پورہ تاج کمپنی کے مالک حاجی عبدالرحمٰن صاحب رئیس اعظم مدنپورہ کے یہاں دسیوں منیم و کارپرداز ریشمی ساڑیوں کا لین دین کر رہے تھے۔ کوئی مال دیکھ رہا ہے، کوئی کیش میمو بنا کر دے رہا ہے، کوئی ریشمی تاگے کاریگروں کو دینے میں مصروف ہے۔ کوئی لوگوں کے حسابات بے باق کر رہا ہے کوئی کاریگروں سے مال لے کر اسٹاک میں جمع کر رہا ہے۔ کوئی فون پر بیوپاریوں سے مصروف گفتگو ہے اور مولانا عبدالمتین صاحب جو ایک عالم دین اور سنجیدہ مزاج صاحب زادے ہیں سب کو حسب ضرورت ہدایات دیتے جا رہے تھے۔ اسی کاروباری مشغولیت کے وقت میں باہر سے ایک مسافر آئے اور مولانا عبدالمتین صاحب اس کاروباری وہمہ ہمی کے وقت بے موقع مداخلت سمجھ کر اتنا بولے کہ آپ لوگ کچھ وقت کا بھی لحاظ نہیں کرتے۔ ایسے معاملات کے لئے فرصت کا انتظار کرنا چاہیئے۔ آواز کچھ تیز ہو گئی۔ حاجی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم و مغفور اندر کمرہ میں کسی طرف تشریف فرما تھے۔ تیز آواز سن کر بولے بھائی کیا بات ہے کارکن حضرات اور مولانا خاموش تھے اتنے میں حاجی صاحب نے مولانا عبدالمتین صاحب کو پکارا تم یہاں آؤ کیا بات ہے؟ کہنے لگے والد صاحب کوئی بات نہیں ہے۔ صرف اتنی سی بات ہے کہ فلاں صاحب باہر سے آئے تھے عین کاروباری مشغولیت میں سوال کر بیٹھے میں نے کہا کہ ابھی وقت نہیں ہے پھر کسی وقت آؤ۔ حاجی صاحب نے بڑے اچھے تربیتی انداز میں سمجھایا کہ اگر تم کو خدا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح بنا تا اور تم اپنی حاجت لے کر اس کے پاس جاتے اور وہ تم کو اسی طرح ترش روئی و سخت مزاجی سے جواب دیتا تو تمھیں کس قدر ناگوار گزرتا اور تم کو کتنا رنج ہوتا۔ پھر فرمایا یاد رکھو خدا دیتا بھی اور ناشکری کرنے پر واپس بھی لے لیتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تم کو اسی طرح بنا دے۔ دیکھو میں ایک غریب شخص تھا خدا نے مجھے اپنے فضل سے یہ دولت دی۔ اس میں اللہ کا حق یعنی زکوٰۃ نکلتی ہے ہمیں حکم ہے کہ زکوٰۃ اس کے مستحق بندوں میں تقسیم کر دیں۔ ہمارا فرض تھا کہ اللہ کے بندوں کو تلاش کریں اور ضرورت مند و مستحقین میں تقسیم کر دیں۔ اب اگر یہ خدا کے بندے ہمارے پاس خود سے چلے آتے ہیں تو ہمیں پر احسان کرتے ہیں۔ اچھا جاؤ کسی ملازم کو بھیجو پتہ لگائے کہ وہ مسافر کہاں گئے تلاش و دریافت سے معلوم ہوا کہ وہ اسٹیشن جا چکے ہیں ملازم اسٹیشن گیا اور اُن مسافر صاحب کو واپس لایا اور حاجی صاحب نے معذرت چاہی اور ان کی حاجت پوری فرما دی۔

ایسے نیک والدین جو اپنے بچوں و صاحب زادوں کو اس طرح تربیت فرمائیں آج دنیا سے ناپید ہوتے جا رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انتم خیر ابناء کم و ابناء کم خیر من ابناء ھم و ابناء ابناء کم خیر من ابناء ھم و الاخر شر الی یوم القیمۃ

(الصلوٰۃ وما یلزم لھا ص۱۰)

کہ تم بہتر ہو اپنے لڑکوں سے اور تمھارے لڑکے بہتر ہوں گے اپنے لڑکوں سے اور لڑکوں کے لڑکے بہتر ہوں گے اپنے لڑکوں سے اسی طرح سلسلہ بہ سلسلہ قیامت تک پہلے کے مقابلہ میں پچھلے لوگ بدتر ہوتے جائیں گے۔ الا ماشاء اللہ

ناقص والدین کی غلط تربیت

کوہستان لاہور رقم طراز ہے کہ حال ہی میں جامعہ اسلامیہ عارف والہ کے یوم تاسیس کے سلسلہ میں جو تیسرا سالانہ جلسہ منعقد کیا گیا ہے اس میں ہم نے بھی شرکت کی تھی۔ انجمن کے سکریٹری صاحب جب انجمن کی کارگزاری پر روشنی ڈالنے کے لئے کھڑے ہوئے تو ہزاروں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانوں کے اجتماع میں انھوں نے انکشاف کیا کہ سودا سُلف خریدنے کے لئے انجمن نے جو دو کانیں کھول رکھی ہیں ان پر کوئی ملازم نہیں ہے ہر شخص چیز اٹھا کر پیسے۔ صندوقچی میں ڈال کر چلا جاتا ہے اور کبھی بددیانتی کا کوئی واقعہ پیش نہیں آیا لیکن تین برس کی مدت میں ایک واقعہ ایسا بھی ہوا کہ ایک دوکان کی صندوقچی غائب ہو گئی تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ کارنامہ جامعہ ہی کے ایک نونہال نے سرانجام دیا ہے۔ جامعہ کے بانی سر ظفراللہ نے نہایت دل سوزی کے ساتھ اس لڑکے سے کہا کہ برخوردار تمہیں پتہ ہے کہ میں نے بیس لاکھ کی جائداد قوم کے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے وقف کر دی ہے میرا مقصد ہے کہ تم سیرت کردار کا عمدہ نمونہ پیش کرو اور دنیا تمہیں دیکھ کر روشنی حاصل کرے۔ جامعہ جیسے اسلامی تعلیم و تربیت کے ایک گہوارہ کی حیثیت سے تعمیر کیا جا رہا ہے۔ اگر اس میں ایسے واقعات رونما ہونے لگیں تو میرے دل پر کیا اثر ہوگا۔ اگر میں شکستہ دل ہو کر اپنی کوششوں سے ہاتھ کھینچ لیا تو یہ قوم کا کس قدر زیاں ہوگا اور اس سے دوسرے قومی کارکنوں پر کیا اثر پڑے گا سکریٹری صاحب نے بتایا کہ رانا کے ان باتوں سے طالب علم اتنا متاثر ہوا کہ اس کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے لیکن اس نے کہا کہ رانا صاحب یہ میرا قصور نہیں ہے ایک دن میرے باپ نے مجھے علیحدگی میں بلا کر کہا کہ بیٹا تم دیکھ رہے ہو کہ غلہ کی صندوقچیاں بغیر محافظ کے رات بھر پڑی رہتی ہیں تم اس موقع سے فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے موقع ملنے پر صندوقچی اٹھا لیا کرو۔ رانا صاحب کو جب یہ معلوم ہوا کہ برخوردار کو یہ ہنر خود انہی کے والد بزرگوار نے سکھایا ہے تو انھیں اور بھی صدمہ ہوا۔ (اخبار صدق جدید لکھنؤ ۱۹ ؍ جنوری ۱۹۵۹ء)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سچ ہے کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ وینصرانہ ویمجسانہ یعنی ہر بچہ صحیح فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے۔ ماں باپ کی غلط تربیت سے وہ یہودی و نصرانی مجوسی بن جاتا ہے۔ آج کے ماں باپ خود بدعمل، بدراہ، فاسق فاجر ہیں، اخلاقیات کے درس کے سب سے زیادہ محتاج پہلے یہی ہیں۔ اگر ان کو ان کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں باپ نے سدھارا ہوتا اور ان کی صحیح تعلیم و تربیت کا اہتمام رکھا ہوتا تو آج ان کے لڑکے شریف و شائستہ انسان ہوتے، اچھوں کی صحبت و صالح تربیت کا اچھا اثر لازمی و قطعی ہے شیخ سعدیؒ نے ایک خوشبودار مٹی کے داستان سرائی میں اچھی صحبت کی کیسی خوبی بیان کی ہے وہ لکھتے ہیں

گلے خوشبوئے در حمام روزے   رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکے یا عبیری   کہ از بوئے دلآویزے تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم   ولیکن مدتے با گل نشستم

جمال ہم نشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

اچھی صحبت و صالح تربیت کے اچھے اثرات لازمی ہیں۔ ماں باپ کو اولاد کی عمدہ تربیت کا ہمیشہ خیال و اہتمام رکھنا چاہیئے۔

لڑکیوں کی تربیت و پرورش کا درجہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص تین لڑکیوں یا تین بہنوں کی پرورش کرے اور ان کو اچھی تہذیب و ادب سے آراستہ کرے اور ان کے ساتھ رحم کا سلوک کرے یہاں تک کہ خدا ان کو اس کی خدمات سے (تعلیم و شادی وغیرہ کے بعد) بے نیاز کر دے تو ایسے شخص کے لئے خدا جنت کو واجب کر دے گا۔ یہ ارشاد سنکر ایک صحابی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر دو لڑکیاں یا دو بہنیں ہوں تو ان کی پرورش و خدمت کے بارہ میں کیا ارشاد ہے؟ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دو ہیں تو ان کی پرورش و صالح تربیت کی یہی فضیلت ہے۔

(مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۴۲۳)

امام بخاریؒ ادب المفرد میں نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ جس کے پاس دو یا تین لڑکیاں ہیں ان کی پرورش میں اپنی کمائی خرچ کر رہا ہے کھلانے پلانے لباس وغیرہ کے مہیا کرنے میں اپنی رقم صرف کر رہا ہے ان کو اچھے ادب اچھی تعلیم سے آراستہ کرتا ہے تو وہ لڑکیاں اس کے لئے جہنم سے حجاب کا کام دیں گی۔

۳۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حلال مال اس لئے حاصل کرتا ہے کہ اس سے اپنی اولاد اور عیال کی پرورش کرے اور اس کی اولاد کسی کے در تک پر سائل نہ ہو تو وہ قیامت کے دن انبیاء و صدیقین کے ساتھ رہے گا۔

(تاریخ خطیب ج ۸ ص۱۶۵)

۴۔ ایک آدمی قیامت کے دن ایسا آئے گا جس کے پاس کوئی نیکی نہ ہوگی جس سے جنت کی امید ہو لیکن خداوند کریم اسے جنت میں داخل کرتے ہوئے اس کا یہ خاص وصف بیان کرے گا انہ کان یرحم عیالہ یعنی یہ شخص اپنے اہل وعیال کے ساتھ مہربانی وہمدردی سے پیش آتا تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اہل وعیال سے حسن سلوک رضائے خدا وحصول جنت کا موجب ہے۔

(تاریخ خطیب ج ۲ ص۳۳۰)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقوق الزوجین

میاں بیوی آپس میں زندگی کے ایک طویل سفر میں ایک وقفہ تک ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ اس لیئے قرآن کریم وحدیث شریف میں ان کے رہن سہن کھانے پینے ملنے جلنے و دیگر طرزِ معاشرت کے متعلق مکمل رہنمائی دی گئی ہے، اس سلسلہ کے باہمی اخلاق و آداب کیا کیا ہونے چاہئیں اور کن کن فرائض و ذمہ داریوں سے ان کو عہدہ برآ ہونا چاہئیے اس کی پوری تفصیل کتاب و سنت مطہرہ میں موجود ہے بیشِ نظر اوراق میں ان احکام و مسائل کو ملاحظہ فرمائیں۔

حُسنِ معاشرت کا حکم

قرآن کریم میں ارشاد ہے وعاشروھن بالمعروف فان کرھتموھن فعسی ان تکرھوا شیئا ویجعل اللہ فیہ خیراً کثیراً۔

یعنی ان عورتوں کے ساتھ اچھی طرح گذر بسر کرو، پھر تم ان کو اگر ناپسند کرو تو ممکن ہے کہ تم ایک چیز کو ناپسند کرو اور اللہ میاں نے تمھارے لیئے اس میں خوبی و بھلائی رکھ دی ہو مطلب یہ ہے کہ جس طرح ایام جاہلیت میں عورت کے ساتھ ذلت و سختی کا برتاؤ کیا تھا تم اس طرح کے اطوار الگ ہو کر عورتوں سے بول چال میں شیریں زبانی اور معاملات میں حُسنِ سُلوک اختیار کرو۔ اور اگر تم کو اپنی عورت کی کوئی عادت وخصلت پسند نہ ہو تو صبر کرو، ہوسکتا ہے کہ اس میں کوئی خوبی ہو اور یہ عین ممکن ہے کہ تم کو کوئی چیز ناپسند ہو، اور اللہ نے اس میں تمھارے لیئے کوئی دینی یا دنیوی بڑی منفعت رکھ دی ہو اس لیئے تم کو

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی چیز ناپسند ہو اور اللہ نے اس میں تمھارے لئے کوئی دینی یا دنیوی بڑی منفعت رکھ دی ہو اس لئے تم کو عورت سے نباہ بھی کرنی چاہیئے اور بدخو کے ساتھ تم کو بدخوئی نہ کرنی چاہیئے۔

۱۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عورتوں کے بارے میں میری نصیحت قبول کرو، وہ ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے اس کو سیدھا کرنے کی فکر مت کرو ورنہ وہ ٹوٹ جائے گی اس کے ساتھ اس کی فطری کجی کے باوجود نباہ کرو۔

(ریاض الصالحین ص۸)

۲۔ ایک بار نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما اکرم النساء الا کریم ولا اھانھن الا لئیم یعنی عورتوں سے حسن سلوک ایک شریف آدمی کا کام ہے اور ان کی اہانت و تذلیل ایک کمینہ شخص کی حرکت ہے۔

(منتخب کنز العمال ج ۶ ص۴۱۸)

۳۔ ایک بار فرمایا الدنیا متاع خیر متاعھا المرأۃ الصالحۃ۔

(ریاض الصالحین ص۸۲)

یعنی دنیا ایک عظیم پونجی ہے اور اس میں سب سے بہتر پونجی نیک بخت عورت ہے۔ دوسری جگہ فرمایا خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی تم میں بہتر وہ شخص ہے جو بہتر ہے اپنے اہل و عیال کے لئے زیادہ بہتر ہوں۔

(منتخب کنز العمال ج ۶ ص۴۱۸)

حُسنِ مُعاشرت کی چند مثالیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ بہت اچھی طرح خوش مزاجی و خوش اخلاقی سے اپنی زندگی بسر کرتے رہے۔ حضورؐ کی خاطر داری و دلجوئی کے چند واقعات ملاحظہ ہوں۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فی مہنۃ اھلہ یعنی حضورؐ جب تک گھر میں ہوتے تو گھر کے کاموں میں عورتوں کا ہاتھ بٹاتے تھے مثلاً کبھی جھاڑو دے دیا کبھی بستر وغیرہ تہ کر دیا یا آٹا وغیرہ گوندھ دیا یا سینے پرونے کے کام میں شامل ہو گئے لیکن آج کے شوہر سب کام بیویوں سے ہی لینا چاہتے ہیں، ان کی نازبرداری ان کے آرام و راحت کے خیال سے یکدم بے نیاز رہتے ہیں۔

۲۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک بار اپنی آڑ میں پردہ کر کے حبشیوں کا حربی کھیل نبی کریمؐ مجھ کو دیر تک دکھلاتے رہے۔ (صحیح بخاری)

حربی کھیل سے مراد میدان جنگ کے کھیل ہیں، ڈھال و تلوار وغیرہ کے ذریعہ زور آزمائی کسرت، پھری گتکہ وغیرہ مراد ہے جو اس زمانہ میں حبشی لوگ کھیلتے تھے جیسے آج کے زمانہ میں لاٹھی وغیرہ کا کھیل ہے۔

۳۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ عرب کی گیارہ عورتیں جمع ہوئیں اور ہر ایک نے اپنے اپنے شوہروں کے حالات و سلوک کو بیان کیا، گیارہویں عورت نے جس کا نام امِ زرع تھا اپنے شوہر ابو زرع کی بہت تعریف بیان کی کہ میں ایک غریب گھر کی بیٹی تھی۔ نہایت تنگی و مشقت سے گزر بسر ہوتا تھا لیکن ابو زرع نے مجھ کو اونٹوں والی، گھوڑوں والی، مویشی والی، باغوں والی، کھیتوں والی، محلوں والی بنا دیا اور اب حال یہ ہے کہ دودھ کے بڑے بڑے مٹکے گھر میں بھرے رہتے ہیں۔ زیورات اتنے ہیں کہ میرے کان ٹوٹ گئے، سونا چاندی کے زیوروں سے مجھے لاد دیا، اور وہ مرغن کھانے اور اچھی اچھی غذائیں کھلائیں کہ چربی سے میرے بازو بھر گئے مجھ کو بہت خوش کیا اور میں بھی ان سے بہت خوش ہوں، کبھی کچھ بک جھک کر جاتی ہوں تو وہ برا نہیں مانتے اور نہ کبھی برا کہتے ہیں میں اپنے گھر کے اندر مالک و مختار ہوں، جہاں چاہوں جس طرح چاہوں رہوں اور خرچ کروں۔ ذرا بھی روک ٹوک نہیں کرتے کتنی کتنی خدمت گزار لونڈیاں میری خدمت میں لگی رہتی ہیں، اور ابو زرع مجھ سے کہتے رہتے ہیں کہ اے امِ زرع خوب کھاؤ پیو،

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اہل وعیال کو بھی کھلاؤ،

حضورؐ نے یہ قصہ سُن کر فرمایا کہ میں اپنے ازواج کے حق میں ایسا ہی ہوں جیسا کہ اُمّ زرع کے حق میں ابوزرع ہیں۔ (صحیح بخاری شریف)

۴۔ حضورؐ حضرت عائشہؓ کو خوش کرنے کے لئے ان کی سہیلیوں کو گڑیا کھیلنے کے لئے بھیج دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضورؐ نے حضرت عائشہؓ کے پاس گھوڑے کی گڑیا دیکھی جس کے دونوں بازو پر پَر لگے ہوئے تھے فرمایا یہ گھوڑا کیسا ہے؟ اس کے دونوں پر کیسے ہیں؟ حضرت عائشہؓ نے جواب دیا کہ کیا سلیمانؑ کے گھوڑے کے پَر نہ تھے؟ یہ جواب سُن کر حضور بہت ہنسے

(ابو داؤد)

۵۔ خیبر سے واپسی کے وقت ایک جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی پھسل گئی اور حضورؐ گر پڑے اور آپؐ کی اہلیہ محترمہ اُمّ المومنین حضرت صفیہؓ بھی گر پڑیں۔ حضرت ابوطلحہؓ آپ کو سنبھالنے کے لئے آپؐ کی طرف دوڑے تو آپؐ نے فرمایا علیك بالمرأة یعنی پہلے عورت کی خبر لو چنانچہ حضرت ابوطلحہؓ اپنے چہرہ پر کپڑا ڈال کر ان کی طرف چلے جب ان کے پاس پہونچ گئے تو وہی کپڑا ان کے اوپر ڈال دیا اور کجاوہ ٹھیک کر کے ان کو سوار کر دیا۔

(مسند احمد ج ۳ ص ۱۸۷)

اِن چند واقعات سے آنحضورؐ کی خوش مزاجی وخوش اخلاقی اور ازواجِ مطہرات کے ساتھ بہترین زندگی گزارنے کے چند کوائف معلوم ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس طرز وطریق کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اپنے اہل وعیال کے ساتھ ہمیں بھی حُسنِ معاشرت اختیار کرنا چاہیئے۔

حُسنِ معاشرت کے لئے صحابہؓ کو تاکید

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کہتے ہیں کہ میرے باپ نے قریش کے ایک لڑکی سے میری شادی کر دی جب یہ عورت میرے گھر میں آئی تو میں بدستور اپنی عبادت وغیرہ میں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا رہا، دن بھر روزہ رکھتا اور رات کو مسجد میں رہ کر قیام اللیل میں مشغول رہتا تھا اتفاقاً میرے والد نے اپنی بہو سے سوال کیا کیف وجدت بعلك یعنی تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا، اس نے جواب دیا کہ بہترین آدمی ہیں، نماز روزہ میں مشغول ہیں ولکن لم یفتش لنا کنفنا ولم یعرف لنا فراشا لیکن وہ اب تک ہمارے گوشۂ تنہائی میں نہیں آتے اور ہمارے بستر کے قریب نہیں ہوتے۔ یہ سُن کر میرے والد صاحب مجھے ڈھونڈتے ہوئے مسجد میں آئے مجھے وہاں دیکھ کر میری بے حد ملامت کی اور بہت کچھ بُرا بھلا کہہ ڈالا فلا منی وسبنی وعضنی اس پر بھی غصّہ فرو نہ ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میری شکایت کردی۔ نبی کریمؐ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ میری سنّت میں جس طرح نماز روزہ کا اہتمام داخل ہے۔ اسی طرح کھانا کھانا، عورتوں سے تعلق رکھنا بھی میری سُنّت ہے ان لنفسك علیك حقا ولزوجك علیك حقا۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۱۵۸)

۲۔ حضرت سلمان فارسیؓ ایک بار حضرت ابوالدرداءؓ کے مہمان ہوئے تو امّ الدرداءؓ کو دیکھا کہ وہ روکھی پھیکی خراب وخستہ حالت میں بیٹھی ہوئی ہیں تو پوچھا کہ آپ کا یہ حال کیوں ہے؟ کیا تمھارے بھائی کو رغبت نہیں ہے؟ جب ابوالدرداءؓ آئے جو آپ کے سلسلۂ مواخات کے بھائی تھے انھوں نے کھانا پیش کیا اور کہا کہ آپ تناول کیجئے میں روزہ سے ہوں فرمایا کہ میں ہرگز نہ کھاؤں گا جب تک تم نہ کھاؤگے خیر نفلی روزہ تھا توڑ دیا اور کھانے میں شریک ہوگئے۔ کچھ رات ہوگئی تو حضرت ابوالدرداءؓ عبادت کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے تو حضرت سلمان نے فرمایا کہ ابھی سو جائیے، پھر کچھ دیر کے بعد اٹھنے لگے تو فرمایا کہ ابھی نہیں سوجائیے! جب صبح کا وقت قریب ہوا تو حضرت سلمانؓ نے پھر کہا ان لنفسك علیك حقا ولربك علیك حقا ولضیفك علیك حقا ولاهلك علیك حقا یعنی تم پر تمھاری جان کا بھی حق ہے خدا کا بھی حق ہے مہمان کا بھی حق ہے اور تمھاری اہلیہ کا بھی تم پر حق ہے، سوؤ بھی، عبادت بھی کرو، مہمان وبیوی کے حقوق بھی ادا کرو، اس کے بعد یہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں حضرات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے رات کا واقعہ بیان کیا آنحضرت نے کہا کہ سلمانؓ نے سچ کہا۔ امام ترمذیؒ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

(الاعتصام للشاطبی ج ۳ ص ۳۷)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ اہلیہ سے تمتع وجماع اس کے حقوق میں داخل ہے اور مہمان کا بھی حق معلوم ہوا کہ اس کی خدمت کرے کھانا وغیرہ ساتھ کھائے اور انس ومحبت رکھے۔

۳۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک بار میرے پاس عثمان بن مظعون کی بیوی خولہ آئی ہوئی تھیں حضورؐ کی بھی نظر پڑی، کپڑے بہت پھٹے پرانے تھے تو حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ خولہ کی یہ کیا کیفیت ہے؟ جواب دیا کہ ان کی یہ حالت کیوں نہ ہو، ان کے شوہر دن بھر روزہ رکھتے ہیں اور رات بھر قیام کرتے ہیں بیوی سے کچھ واسطہ ہی نہیں رکھتے فہی کمن لا زوج لھا پس یہ ایسی ہیں جیسے کہ ان کا شوہر ہی نہ ہو، اس لئے انھوں نے اپنے نفس کا تزین چھوڑ دیا ہے اور اپنی حالت کو شوہر کی بے التفاتی کے سبب گرا دیا ہے، یہ سن کر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعونؓ کو بلایا اور پوچھا کہ تم میری سنت سے اعراض کر رہے ہو فرمایا بل سنتك اطلب یارسول اللہ یعنی اے رسولِ خدا میں نے آپ کی سنت ہی کی تلاش میں اپنی یہ حالت بنائی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز روزہ کے ساتھ ساتھ وقت پر سوتا بھی ہوں اور بیویوں سے تعلق بھی رکھتا ہوں فاتق اللہ یا عثمان فان لاھلك علیك حقا ولنفسك علیك حقا۔

(مسند احمد ج ۶ ص ۲۸۶)

یعنی اے عثمان تم اللہ کا خوف کرو تم پر تمھاری اہلیہ کا بھی حق ہے اور تم پر تمھارے نفس کا بھی حق ہے۔

ایک عجیب معاہدہ

ایک بار حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ اور

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمان بن مظعون وغیرہ نے یہ عہد کیا کہ ہم لوگ ترکِ دُنیا کر کے ہمیشہ نماز روزہ وغیرہ میں مشغول رہیں گے، نہ عورتوں سے تعلق رکھیں گے اور نہ گھی گوشت کا استعمال کریں گے اور ٹاٹ وغیرہ پہن کر رہبانوں وسادھوؤں کی طرح زندگی گزاریں گے۔ یہ باہمی معاہدہ حضرت عثمان بن مظعون کے گھر میں ہوا تھا کسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس معاہدہ کا علم ہوا تو آپ حضرت عثمانؓ کے مکان پر تشریف لائے مگر مجمع برخاست ہو چکا تھا، آپؐ نے ان کی بیوی سے پوچھا کہ کیا کیا ایسی باتیں یہاں ہوئی ہیں، یہ بہت پریشان ہوئیں نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے چھپانے پر دل آمادہ تھا نہ شوہر کے بھید ہی کھولنا چاہتی تھیں اس لئے گول مول جملہ میں کہا کہ اگر میرے شوہر نے اطلاع دی ہوگی تو سچ ہی کہا ہوگا تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے شوہر اور ان کے ساتھیوں سے میرا یہ پیغام کہہ دینا کہ میں کھاتا پیتا ہوں اور گوشت و روغن استعمال کرتا ہوں اور آرام و راحت کے لئے سوتا بھی ہوں اور بیویوں سے تعلق بھی رکھتا ہوں۔ جو شخص میری ان سُنّتوں سے اعراض کرے گا وہ میرا کب ہو سکتا ہے۔ جب یہ خبر ان حضرات کو پہنچی تو سبھوں نے اپنے خیالات کو واپس لے لیا اور نبی کریمؐ کی تمام سنن صحیحہ پر تاحیات قائم رہے معلوم ہوتا ہے کہ عثمان بن مظعون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں دوبارہ انتباہ دیا کو ایک اجتماعی معاہدہ کے وقت اور ایک اس سے پہلے بھی۔

حُسنِ معاشرت کے لئے ایک زرّیں نصیحت

امیر المؤمنین حضرت علیؓ کے عہدِ خلافت میں عاصم نامی ایک شخص نے اپنی زندگی راہبانہ بنا ڈالی ٹاٹ کمبل وغیرہ کا چادر و تہ بند پہنا، دنیا ترک کر کے بیوی بچوں سے علیحدہ ہو گئے۔ داڑھی و سر کے بال پراگندہ تھے، حضرت علیؓ ان کے اس حال پر جب مطلع ہوئے تو اُن کو سخت تنبیہ کرتے ہوئے فرمایا ویحك اما استحییت من اهلك اما رحمت ولدك یعنی تم کو اپنی بیوی سے اس حالت پر شرم نہ آئی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم کو اپنے بچوں پر بھی رحم نہ آیا خدا نے تمام طیبات کو حلال کیا ہے۔ یہ تم نے کیا کیا، عاصم نے جواب دیا تو پھر آپ کے کھانے کپڑے اس قدر موٹے جھوٹے کیوں ہوتے ہیں؟ حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ ہمارا حال تم سے جدا ہے۔ ائمہ و خلفائے رسول کو عوام و ضعفاء کے ساتھ زندگی گزارنا چاہیئے اس لئے ہم پرتکلف و ممتاز زندگی نہیں گزار سکتے اور تم شخصی طور پر سب طرح کے آرام اٹھا سکتے ہو اور جائز حدود میں رہ کر بیوی بچوں و دیگر متاعِ دنیا سے لطف اندوز ہو سکتے ہو۔

(کتاب الاعتصام للشاطبی ج ۲ ص ۳)

عورتوں کو مارنے کی ممانعت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاتضربوا اماء اللہ ولا تقبحوھن یعنی نہ اللہ کی بندیوں کو مارو نہ انھیں برا بھلا کہو۔ (ابو داؤد)

۲۔ ایک بار ولید بن عقبہ کی عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کرنے آئیں کہ ولید مجھ کو بہت مارتے ہیں حضورؐ نے فرمایا کہ ولید سے جاکر بتا دینا کہ حضورؐ نے مجھ کو اپنے پناہ میں لے لیا ہے، تھوڑی دیر بعد وہ پھر آئیں اور کہنے لگیں کہ ولید نے اب تو مجھے اور مارا ہے۔ یہ سن کر حضورؐ نے کپڑے کا ایک ٹکڑا کاٹ کر بطور نشانی عطا فرمایا۔ عورت نے جاکر دکھلایا تو اس نے عورت کو اور بھی مارا پھر وہ شکایت لے کر حاضر ہوئیں اب آپؐ نے ولید پر بددعا فرمائی۔ (منتخب کنز العمال ج ۵ ص ۲۷۲)

۳۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس متعدد عورتیں تھیں مگر آپ نے پوری زندگی میں کبھی بھی اپنی کسی عورت کو نہیں مارا اور نہ کسی پہ ہاتھ اٹھایا۔

(تاریخ خطیب ج ۱ ص ۲۹۲)

۴۔ حضرت فاطمہ بنت قیس آنحضورؐ کے پاس مشورہ کرنے آئیں کہ مجھ سے نکاح کے دو۲ آدمی خواہش مند ہیں ایک ابوجہم دوسرے معاویہ، نبی کریمؐ نے فرمایا کہ یہ دونوں مناسب نہیں اما ابوجھم فضراب لایضع عصاہ عن عنقہ واما معاویۃ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصعلوك لا مال له یعنی ابوجہم تو اس لئے مناسب نہیں کہ بڑا مارنے والا ہے کبھی اس کی لاٹھی گردن سے الگ نہیں ہوتی لیکن معاویہ فقیر و تنگدست ہیں تمھارا گزر بسر وہاں ٹھیک طور سے نہ ہوگا۔

ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ عورتوں کے معاملہ میں صبر و تحمل سے کام لینا چاہیے۔ خلاف مزاج امور کے پیش آنے کے باوجود عورتوں کو ہرگز ہرگز نہ مارنا چاہیئے اور حکمتِ عملی و دانائی کے ساتھ گزر بسر کرنا چاہیئے۔

اہل وعیال کے ساتھ حُسن سُلوک

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ عیال دار آدمی جو تھوڑی پونجی کے ساتھ صبر وشکر اور قناعت کی زندگی بسر کرتا ہے، ان کے پاس ہنستا ہوا داخل ہوتا ہے اور ہنستا مسکراتا باہر نکل جاتا ہے قسم ہے ذات الٰہی کی وہ حاجی نمازی کے ثواب اور ان کے درجہ کا مستحق ہے۔

اہل وعیال میں خرچ کرنے کا ثواب

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے پاس ایک دینار ہے اسے کہاں خرچ کروں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ضرورت پر خرچ کرو، اس نے کہا کہ میرے پاس ایک اور دینار ہے، فرمایا کہ اپنی اولاد پر خرچ کرو، اس نے کہا کہ میرے پاس ایک اور دینار ہے فرمایا کہ اپنے ملازم پر خرچ کرو۔

اسی طرح صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ دینار جس کو تو فی سبیل اللہ خرچ کرے ان سب میں افضل وہ دینار ہے جسے تو نے اپنے اہل وعیال میں خرچ کیا۔

(السیاستہ الشرعیۃ لابن تیمیہؒ صہ ۶۹)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل و عیال کی خبر گیری و نان نفقہ کی ذمہ داری

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا ایک آزاد شدہ غلام بیت المقدس میں عبادت کی غرض سے ایک ماہ تک مقیم رہنا چاہتا تھا جب اس نے اس کا ذکر حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کیا تو آپ نے پوچھا تم ایک ماہ کا خرچ بال بچوں کو دے کر آئے ہو کہ نہیں، اس نے کہا کہ اس کا کوئی بھی انتظام نہیں کر سکا۔ فرمایا کہ بال بچوں کے پاس جاؤ اور انھیں ایک ماہ کا گذران دے کر آؤ کیونکہ میں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کفیٰ بالمرءِ اثماً ان یضیع من یقوت لہ یعنی آدمی کے گنہگار ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ جن کی روزی کا وہ ذمہ دار ہو ان کو ضائع کر دے اور اُن سے لاپروائی و بیفکری رکھے۔ شیخ سعدیؒ نے ایسے بے فکروں کے متعلق کیا خوب لکھا ہے۔

مبیں آن بے حمیت را کہ ہرگز — نخواہد دید روئے نیک بختی
کہ آسانی گزیند خویشتن را — زن و فرزند بگذارد بہ سختی

یعنی وہ آدمی کس درجہ بے غیرت ہے جو خود تو مزے سے گزر کر رہا ہو اور بیوی بچوں کو سختی و پریشانی میں ڈالے ہوئے ہو اس بدبخت کو کبھی خوش نصیبی میسر نہ ہو گی جو اہل و عیال سے اس قدر بے خبر رہا ہو۔

حُسنِ معاشرت کے تحت یہ لازم ہے کہ اگر مرد مالدار و امیر ہے تو اپنے اہل و عیال پر امیروں کی طرح خرچ کرے اور اگر اوسط درجہ کا خوشحال ہے تو اپنے رتبہ کے مطابق خرچ کرے اور اگر غریب مفلس ہے تو عام غریبوں کی طرح روٹی و کپڑا دے۔

ہر مرد پر لازم ہے کہ موسم کے مطابق گرم و سرد کپڑے اونی، سوتی، ریشمی، ٹری لین، ٹیری کاٹ کا جو خود پہنے اور جو خود کھائے بالکل اسی طرح کے کھانا اور کپڑے کا اپنے بیوی بچوں کے لئے بھی انتظام کرے، یہ نہ ہو کہ خود تو ٹیری کاٹ وغیرہ پہنے اور بیوی کو سوتی وغیرہ کپڑا دے خود تو مُرغ و بٹیر کھائے اور بیوی کو دال سبزی کھلائے نہیں بلکہ حُسنِ معاشرت سے کام لے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد ہے وعاشروھن بالمعروف یعنی عورتوں کے ساتھ اچھی طرح سے حسن سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔

اگر عورت کو اخراجات کے لئے خرچ مقرر کر کے نقد دیا جائے جیسا کہ ملازم پیشہ لوگ عام طور پر اپنی عورتوں کو اخراجات کیلئے نقد رقم دیا کرتے ہیں تو وہ ماہانہ یا سالانہ یا یومیہ خرچ مقررہ دیں اگر کم پڑے تو شوہر اس کو پورا کرے۔

اگر مرد صاحب حیثیت ہے تو گھر نوکرانی و خادمہ بھی عورت کے لئے مقرر کردے جو اس کے ساتھ امور خانہ داری میں مدد کرے اور اولاد کو دودھ پلانے دکھلانے بہلانے کے لئے ایک ملازم بھی رکھے۔

اگر عورت بیمار رہے تو اس کی خدمت و علاج و معالجہ کے لئے بھی شوہر پر مکمل اہتمام و انتظام واجب ہے اور یہ سب حسن معاشرت میں داخل ہے۔

جس عورت کا نان نفقہ مرد پر واجب ہے اس عورت کی تجہیز و تکفین کا انتظام بھی مرد کے لئے واجب ہے۔

عورتوں سے تعلق و شب باشی

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ ہر شوہر پر فرض ہے کہ اپنی عورت کا مہر ادا کرے اور اس کے ضروری اخراجات نان و نفقہ وغیرہ کا بندوبست کرے اور اس کے ساتھ شب باشی و حسن معاشرت قائم رکھے شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ اگر کوئی شخص قسم کھائے کہ میں اپنی عورت سے ہم بستری نہ کروں گا تو وہ عورت باجماع المسلمین جدا کر دی جائے گی۔ اسی طرح اگر شوہر نامرد ہو یا اس کا ذکر غائب ہو یا کٹا ہوا ہو تو چونکہ شوہر پر جماع بھی واجب ہے اور شوہر کو مذکورہ صورتوں میں جماع پر قدرت نہیں ہے اس لئے عورت جدا کر دی جائے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عمرؓ سے فرمایا جبکہ وہ نماز روزہ میں بکثرت مشغول تھے ان لزوجک

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیك حقًا یعنی یہ کہ تمھاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے، دستور خاندان کے مطابق کھانا کپڑا بھی واجب ہے اور قوت وطاقت کے حسب تقاضا جماع بھی واجب ہے۔

(السیاستہ الشرعیہ فی اصلاح الراعی والرعیۃ ص۲۰)

چند عورتوں کے ساتھ نکاح و حسن معاشرت

اسلام نے جائز حدود میں ایک سے زیادہ شادی کی اجازت دی ہے۔ ایک شخص چار عورتوں کو بیک وقت اپنی قید نکاح میں رکھ سکتا ہے بشرطیکہ معاملات میں عدل اور سلوک میں اعتدال ملحوظ رکھے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ سنن اربعہ کے حوالہ سے حضرت ابوہریرہؓ کی یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس دو بیویاں ہوں ایک کے ساتھ میلان رکھے اور دوسری کی طرف توجہ نہ رکھے تو دن قیامت کے اس کا ایک دھڑ ایک طرف کو لٹکا ہوا ہوگا۔ اس لئے نان ونفقہ میں برابری رکھے، عورت کے پاس شب باشی میں بھی برابری رکھے اور اس کے لئے باری مقرر کر دے۔ دل کی محبت اگر ایک کے ساتھ زائد ہو تو کچھ ایسا مضر نہیں ہے بشرطیکہ کسوۃ ونفقہ میں برابری رکھے۔

(مختصر فتاوی مصریہ ص۴۴۲)

عورتوں کی باہمی آویزش میں فیصلہ و انصاف

جب کسی شخص کے عقد میں چند بیویاں ہوں گی تو ان میں کبھی کبھی جھڑپ اور آویزش کی نوبت بھی آجاوے گی۔ ایسے موقع پر شوہر کا فرض ہے کہ ظلم وزیادتی کا بدلہ دلائے، نبی کریم کے اسوۂ مبارکہ میں اس سلسلہ میں ہدایات موجود ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ایک دن میرے حجرہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور آپ کی بیوی حضرت سودہؓ نامی بھی تھیں تو میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خریزہ بنائی اور لے کر آئی تو حضرت سودہؓ سے کہا کہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ بھی کھائیں، حضرت سودہؓ نے کہا کہ مجھ کو خواہش نہیں ہے میں نہیں کھاؤں گی انھوں نے کہا کہ ماانا بذائقۃ کہ میں اس کو چکھ بھی نہیں سکتی۔ تو میں نے اس کھانے کو ان کے چہرہ پر مل دیا۔ حضورؐ بھی اس واقعہ کے وقت موجود تھے۔ تو آپ نے حضرت سودہ سے کہا کہ تو بھی بدلہ لے لے، چنانچہ انھوں نے پیالہ میں سے کچھ لے کر میرے چہرہ پر مل دیا۔ حضور یہ منظر دیکھ کر ہنسنے لگے۔ (منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۱۲۹)

بدلہ دلانے کا ایک واقعہ

حضرت صفیہ نے حضرت عائشہؓ کی باری میں آنحضرتؐ کے لئے کوئی کھانا بھیجا، حضرت عائشہ کو بڑی غیرت آئی، انھوں نے لونڈی کے ہاتھ سے لے کر برتن زمین پر ٹپک دیا تو کھانا بھی خراب ہوگیا اور برتن بھی ٹوٹ گیا، نبی کریمؐ نے فرمایا کہ برتن کے بدلہ میں برتن اور کھانا کے بدلہ میں کھانا صفیہ کے پاس روانہ کرو۔ (تاریخ خطیب ج ۴ ص ۱۳۴)

۲۔ ایک موقع پر حضرت عائشہؓ و زینبؓ میں جھگڑا ہوگیا، حضرت زینبؓ نے گالیاں دینی شروع کیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضورؐ کو دیکھا کہ اگر آپ کو ناگوار نہ ہو تو میں جواب دوں، مجھے اندازہ ہوگیا کہ بدلہ لینا حضورؐ کو ناگوار نہ ہوگا تو پھر میں نے اس طرح سے ان کو جواب دیا کہ وہ مغلوب ولاچار ہوگئیں، حضورؐ مسکرا کر فرمانے لگے کہ بھائی یہ ابوبکر کی بیٹی ہیں۔ (ادب المفرد ص ۸۳)

میاں بیوی کے معاملہ میں ثالث کا تقرر

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرے اور آنحضورؐ کے درمیان کچھ رنجش تھی۔ آنحضرتؐ نے پوچھا کہ ہم تم اپنا معاملہ کسی ثالث کے پاس رکھ دیں کیا تم ابو عبیدہ بن جراح سے راضی ہو کہا کہ نہیں وہ نرم دل ہیں، میرے خلاف فیصلہ صادر کردیں گے فرمایا کہ اچھا عمرؓ سے راضی ہو کہا نہیں میں عمرؓ سے ڈرتی ہوں، اُن کے سامنے معاملہ نہ رکھوں گی، پوچھا کہ اپنے باپ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکرؓ سے راضی ہو کہا ہاں۔ آپؐ نے ابوبکرؓ کو بلا کر معاملہ رکھا کہ ہم دونوں تمہارے فیصلہ پر راضی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بات شروع کی تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ اللہ کے رسول صحیح طریقہ سے بات بیان کیجئے گا، حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عائشہؓ کو ایک طمانچہ اس قدر زور سے مارا کہ ناک سے خون بہہ نکلا اور فرمایا کہ صحیح حضورؐ نہ کہیں گے تو کون کہے گا؟ حضرت عائشہؓ نے باپ کے غصہ سے ڈر کر حضورؐ کے پیچھے پناہ لی حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو روک کر فرمایا کہ ابوبکرؓ تم سے یہ توقع نہ تھی، پھر حضورؐ نے ان کے چہرہ کو خون وغیرہ سے صاف کیا۔

(تاریخ خطیب ج ۱۱ ص ۲۴)

اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ میاں بیوی کے معاملات میں تصفیہ کے لئے ایسا کوئی ثالث مقرر ہو سکتا ہے جس پر میاں بیوی دونوں رضامند ہوں۔

عورت کی بدگمانی پر صبر

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ عورتیں اپنے شوہروں کے معاملہ میں بدگمان واقع ہوتی ہیں اگر ان کا شوہر بازار چلا جائے اور کسی پڑوسی عورت کے لئے کوئی سودا وغیرہ لے آئے تو فوراً یہ بات لگا دے گی کہ تم فلانی عورت سے تعلق رکھتے ہو اور طرح طرح کی جلی کٹی سنائیگی۔ ایسے موقع پر صبر سے کام لینا چاہیئے۔ (منتخب کنز العمال ج ۱ ص ۲۲۰)

۲۔ ایک بار حضرت جابر بن عبداللہ حضرت عمرؓ کے پاس اپنی بیوی کی بدگمانی کی شکایت کرنے لگے۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بھائی میرا حال تم سے مختلف نہیں ہے۔ میری بیوی بھی اسی طرح کہتی ہے کہ جب تم بیت المال کا غلہ وغیرہ مختلف قبیلوں میں تقسیم کرنے جاتے ہو تو ان کی جوان عورتوں سے خوردیدہ بازی کرتے ہو گے تو بھائی عورتوں کی ایسی باتوں سے صرفِ نظر کرنا چاہیئے۔ (منتخب کنز اوّل ص ۲۲۱)

عورت کی بدکلامی و تیز زبانی پر صبر

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص بیوی کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدکلامی و تیز مزاجی پر صبر کرے گا اس کو اس قدر اجر ملے گا جس قدر کہ حضرت ایوب کو مصائب برداشت کرنے کے صلہ میں ملا تھا اور جو بیوی شوہر کی بدمزاجی و بدکلامی و بدخوئی پر صبر کرے گی وہ حضرت آسیہ کے برابر ثواب پائے گی جس نے فرعون جیسے ظالم شوہر کی بدمزاجی و بدخوئی پر صبر کیا تھا۔

۲۔ ایک بار حضرت لقیط بن صبرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری عورت زبان دراز ہے اور گالی گلوج سے پیش آتی ہے آپ نے فرمایا کہ اس کو نصیحت کرو اس مجلس میں ایک اور شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری عورت چھونے والے ہاتھ کو نہیں روکتی ولا یرد ید لا مس آپ نے فرمایا کہ کچھ تھوڑی بہت سزا بھی دے چکا ہوں آپ نے فرمایا پھر تو ان کو الگ کر دے تو کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ صاحب اولاد ہے اور میرا اس کا بہت دنوں سے ساتھ ہے کیسے الگ کروں دل نہیں مانتا تو آپ نے فرمایا کہ پھر صبر سے کام لو اور اسے سمجھاتے رہو۔

۳۔ حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں ایک صاحب اپنی بیوی کی زبان درازی کی شکایت لے کر پہنچے حضرت عمرؓ اپنے مکان کے اندر تھے اس لئے حضرت عمرؓ کو یا امیر المومنین کہکر پکارا آپ تک آواز پہنچ گئی لیکن حضرت عمرؓ فوراً اندر سے برآمد نہ ہو سکے فریادی نے جو کان لگایا تو معلوم ہوا کہ ان کی بیوی حضرت عمرؓ پر بے تحاشہ برس رہی ہیں اور حضرت عمرؓ ایک دم خاموشی سے سنتے چلے جا رہے ہیں یہ رنگ دیکھ کر وہ خاموشی سے پلٹنے لگے کہ جس کے پاس فریاد لیکر آیا وہ خود اس مصیبت میں مبتلا ہے اس کے پلٹتے ہی حضرت عمرؓ اندر سے باہر آگئے اور فریادی کو آواز دے کر بلایا پوچھا بھائی کیا بات ہے اس نے کہا کہ امیر المومنین اپنی بیوی کی بدکلامی و زبان درازی کی شکایت کرنے آیا تھا لیکن وہی کیفیت خود آپ کے گھر میں دیکھ کر مایوس واپس جا رہا ہوں فرمایا کہ میرے بھائی بیوی کے احسانات اس قدر ہوتے ہیں کہ آدمی کو ان کی وجہ سے اس طرح کی تیز کلامیوں کو برداشت کرنا چاہیئے اول تو وہ کھانا پکاتی ہے جو اس پر واجب نہیں ۲ شوہر کا بستر بچھاتی ہے جو اس پر واجب نہیں ۳

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے بچوں کو دودھ پلاتی ہے جو اس پر واجب نہیں، بچہ کا پیشاب پاخانہ اٹھاتی ہے جو اس پر واجب نہیں ہے۔ اس اعتبار سے ایک عورت آپ کی باورچی، ملازمہ، دایہ، مہترانی ہوجاتی ہے فاحتمل یا اخی پس بھائی کی ان خوبیوں کی وجہ سے بیوی کی زبان درازی برداشت کرلو۔ (الزواجر ج ۲ ص ۴۱)

۴۔ امام غزالیؒ نے لکھا ہے کہ عورتوں کی کم عقلی وضعف وکمزوری وفطری وجبلی کجی کو ملحوظ رکھتے ہوئے اُن سے رحم کا سلوک کرنا اور اُن کی ناز برداری کرنا اور اُن کی تکلیف کو برداشت کرتے رہنا اچھے مرد کی پہچان ہے۔ کیونکہ خدا نے ارشاد فرمایا کہ عورتوں کے ساتھ حُسنِ معاشرت سے پیش آیا کرو، اور اللہ نے فرمایا واخذن منکم میثاقاً غلیظاً کہ عورتیں تم سے شرعی طور پر ایک مضبوط قسم کا عہد واقرار لے چکی ہیں۔ خداوند کریم نے ان کے حق کی کس قدر عظمت واہمیت ظاہر کی ہے۔

بچہ کو دودھ پلانے کا مسئلہ

ماں پر دودھ پلانا شرعاً واجب نہیں ہے لیکن اگر باپ غریب ونادار ہے کسی دایہ کو اُجرت دے کر نہیں رکھ سکتا یا دوسرے کا دودھ بچہ کے لئے موزوں نہیں ہوتا تو ہر حالت میں ماں کو دودھ پلانا چاہیئے۔ ارشاد ہے والوالدات یرضعن اولادھن (سورہ بقرہ) یعنی مائیں اپنی اولاد کو دودھ پلائیں۔

عورت کو اپنے رشتہ داروں سے ملنے کا حق حاصل ہے۔

اپنی شوہر کی اجازت سے عورت اپنے ماں باپ یا دیگر خاص رشتہ داروں سے ملنے کے لئے جاسکتی ہے، اسی طرح وہ لوگ بھی شوہر کی اجازت سے مل سکتے ہیں شوہر کو مطلقاً منع کرنے کا حق حاصل نہیں ہے۔ غیر محرم کے یہاں جانے سے اور دوسری تقریبات میں شرکت سے اگر چاہے تو منع کرسکتا ہے اور فسق وفجور سینما وتھیٹر سرکس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ جیسے مجالس ممنوعہ میں جانے سے منع کرنا شرعاً واجب ہے اگر اجازت دے گا تو دونوں گنہ گار رہوں گے۔

عورت مکان کا حق رکھتی ہے

اگر کوئی سخت مجبوری اور شدید عذر نہ ہو تو شوہر پر واجب ہے کہ جہاں خود رہتا ہو، وہیں اپنے پاس اپنی بیوی کو بھی رکھے جیسا کہ ارشاد ہے اسکنوھن من حیث سکنتم کہ جس جگہ تم سکونت رکھو وہیں ان کو (مطلقہ عورتوں) بھی ٹھہراؤ۔

(سورۂ طلاق)

تو جب مطلقہ عورتوں کے لئے مکان دینے کا حکم ہے تو جو بیوی غیر مطلقہ ہے اس کے بدرجۂ اولیٰ اپنے خاص مکان میں ٹھہرانا لازم وضروری ہے۔

عورت کو رضامند رکھنے کی اہمیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین طرح کے آدمی جھوٹوں میں شمار نہوں گے۔

اوّل وہ شخص جو لوگوں کے باہمی اصلاح کی خاطر کچھ جھوٹ بولے، مثلاً زید وبکر میں نفاق وفساد ہے اور ایک تیسرا شخص محض اصلاح کے خیال سے عمر سے کہے کہ زید تمہاری تعریف کر رہا ہے اور پھر زید سے کہے کہ عمر تمہاری بابت نیک خیالات رکھتا ہے تاکہ ایک دوسرے کا دل دوسرے سے مانوس ہو اور صلح وصفائی کی کوئی صورت پیدا ہو سکے۔

دوئم وہ شخص بھی جھوٹا نہیں ہے جو اپنی بیوی کو بھی جھوٹ بولے بغیر راضی نہیں کر سکتا مسند احمد میں اس موقع پر یہ الفاظ ہیں حدیث الرجل امراتہ وحدیث المراۃ زوجھا یعنی شوہر بیوی سے اور بیوی شوہر سے کچھ خلاف واقعہ باتیں کہہ کر ایک دوسرے کو راضی کر لیں تو اس کا شمار جھوٹ میں نہ ہو گا۔

تیسرا وہ شخص جو جہاد کے موقع پر دشمن سے اپنے جنگی عزائم کی صحیح اطلاع نہ دے تو اس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا شمار بھی جھوٹ میں نہ ہوگا۔

ایک لطیف واقعہ

حضرت عبداللہ بن رواحہ رض کے پاس بیوی کے علاوہ ایک لونڈی تھی کہ ایک رات بیوی کے ساتھ لیٹے ہوئے تھے کہ یکایک رات کو بیدار ہوئے تو اپنے حجرہ کی طرف گئے اس میں ان کی لونڈی سوئی ہوئی تھی اس سے جماع میں مشغول ہوگئے۔ جب ان کی عورت جاگی تو تلاش میں نکلی تو ان کو لونڈی کے پاس دیکھ لیا تو ان کو غصہ آیا کہ مجھ سے مباشرت نہ کر کے لونڈی سے کیوں مباشرت کی؟ اس غصہ میں انتقام پر آمادہ ہوئیں ادھر وہ کچھ لینے گئیں ادھر آپ فارغ ہوگئے۔ جب ان کو طیش میں دیکھا تو عبداللہ بن رواحہ رض نے پوچھا کہ آخر کیا بات ہے عورت نے کہا کہ تم نے مجھ کو چھوڑ کر لونڈی سے کیوں مجامعت کیا آپ نے اُس سے کہا کہ نہ تو میں نے اس سے وطی کیا ہے اور نہ میں جنبی ہوں تم کو صرف شبہ ہے۔ عورت نے کہا کہ جنبی آدمی قرآن نہیں پڑھ سکتا اگر تم نے وطی نہیں کی ہے تو قرآن پڑھو، اب بے چارے بڑی مشکل میں پڑے۔ اس موقع پر انھوں نے عربی کے دو شعروں کو اس طرح پڑھا گویا وہ قرآن ہی ہے وہ دونوں شعر یہ ہیں۔

اتانا رسول اللہ یتلو کتابہ　　کما لاح مشہور من الصبح ساطع
ارانا الھدی بعد العمی فقلوبنا　　بہ موقنات ان ما قال واقع

بیوی نے سمجھا کہ قرآن پڑھ رہے ہیں اس لئے واقعی جنبی نہیں ہیں یہ سمجھ کر خوش ہوگئی اور کہنے لگی آمنت باللہ و　　بصری یعنی میں خدا پر ایمان لائی اور اپنے مشاہدہ کو غلط سمجھتی ہوں۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رض کہتے ہیں کہ میں نے صبح اس واقعہ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو حضور میری اس ترکیب پر بہت ہنسے اور فرمانے لگے لیکن تمھاری عورت نے بڑی فقاہت سے تمھاری گرفت کی تھی۔ (منتخب کنز العمال ج ۵ ص ۲۵۵ ومختصر فتاویٰ مصریہ ص ۵۴۹)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: مختصر فتاویٰ مصریہ میں دو مرے دو شعر ہیں اس واقعہ کو علامہ ابن القیم نے اعلام الموقعین میں بھی نقل کیا ہے۔

عورت کی دلجوئی

عورت کی دلجوئی و تسلی خاطر کے لئے جھوٹ کا استعمال شرعاً درست بھی ہے ایک بار حضرت معاذ بن جبل رضؓ کو ایسی ہی ضرورت آن پڑی تھی قصہ یہ ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے حضرت معاذ بن جبل رضؓ کو قبیلہ بنو سعد پر تحصیلدار بنا کر بھیجا۔ آپ نے وہاں کے امراء سے زکوٰۃ وغیرہ وصول فرما کر مقامی غرباء و فقراء میں تقسیم کر دیا۔ نہ کوئی رقم دار الخلافت کے لئے لائے اور نہ کوئی تحفہ کی چیز اپنے گھر کے لئے لائے۔ بیوی نے کہا کہ آپ سفر سے واپسی میں کوئی تحفہ کی چیز گھر نہیں لائے جواب دیا وکان معی ضاغط یعنی کیا کروں کوئی چیز اپنے ساتھ کیسے لاؤں؟ میرے ساتھ ایک نگراں بھی تھا۔ یہ جملہ بول کر حضرت معاذ رضؓ نے بیوی کو رضا مند کر لیا وہ سمجھیں کہ ان کے معاملات کی نگرانی ہو رہی تھی تو کوئی چیز بچا کر ان کو گھر لانے کا موقعہ ہی کہاں تھا لیکن حضرت عمر رضؓ سے ناراض ہو گئیں اور جا بجا عورتوں کی محفلوں میں کہنے لگیں کہ معاذ رضؓ کو رسول خدا نے امین سمجھا، حضرت ابو بکر رضؓ نے بھی امین جانا مگر حضرت عمر رضؓ ان پر بھروسہ نہیں کرتے، ان کے ساتھ نگراں اور محافظ بھیجتے ہیں۔ شدہ شدہ یہ خبر حضرت عمر رضؓ تک پہنچی تو حضرت عمر رضؓ نے حضرت معاذ رضؓ سے پوچھا کہ بھئی یہ کیا قصہ پھیلا ہوا ہے۔ میں نے تمہارے ساتھ کب کسی ضاغط کو بھیجا تھا۔ انھوں نے جب سارا واقعہ بتایا اور کہا کہ میرا مطلب اس جملہ سے یہ تھا کہ خدا نگراں تھا۔ اصل حقیقت سے آگاہ ہو کر حضرت عمر رضؓ خوب ہنسے پھر معاذ رضؓ کو کچھ چیزیں دیں اور فرمایا کہ اپنی اہلیہ کو یہ چیزیں دے کر میری طرف سے ان کو راضی کر لو۔

(کتاب الاموال ص ۵۹۷)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذو معنیٰ جملہ کا استعمال

ایک نوجوان لڑکا حضرت مغیرہ بن شعبہ جیسے ہوشیار مدبر کے مقابلہ میں اپنے گول مول جملہ اور بکمال حکمت عملی سے کامیاب ہوا۔ واقعہ یوں ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ جس علاقے کے حاکم تھے اس علاقہ کی ایک لڑکی سے آپ شادی کرنا چاہتے تھے مگر وہ نوجوان لڑکا بھی اس لڑکی سے عقد کا خواہاں تھا تو اس نے حضرت مغیرہؓ سے کہا کہ حضور اس لڑکی سے آپ کیسے شادی کر رہے ہیں میں نے خود اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ ایک مرد اُس کو بوسہ لے رہا تھا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے اس کو آبرو باختہ سمجھ کر اس سے عقد کا خیال چھوڑ دیا اور آخر میں اس نوجوان نے اس لڑکی سے شادی کر لی تو اس سے پوچھا کہ تم نے کیسے اس سے عقد کرنا پسند کر لیا جب کہ تم نے خود روایت کی تھی کہ ایک آدمی اس کو بوسہ لے رہا تھا تو نوجوان نے کہا کہ یہ بھی تو سنئے کہ بوسہ لینے والا کون تھا رأیت اباها یقبلها یعنی بوسہ لینے والا آدمی خود اس کا باپ تھا جس کو میں نے اسے بچپن میں بوسہ لیتے دیکھا تھا۔

(تاریخ خطیب بغدادی ۲۲۵)

اس کی روایت بھی صحیح نکلی اور گول مول جملہ سے اس کا کام بھی بن گیا۔

عورت سے حسبِ منشاء کام لینے کی حکمتِ عملی

سیدنا عمرؓ فاروق اپنی اہلیہ عاتکہ کو بہت زیادہ چاہتے تھے اور ان کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرتے تھے، اُن کی دلجوئی اور رضامندی کے لئے دل سے خواہاں تھے چونکہ عاتکہ مسجد میں پنج وقتہ نماز کے لئے حاضر ہوتی تھیں لیکن حضرت عمرؓ مسجد میں ان کی حاضری کو فتن و شرور دہر کے سبب ناپسند کرتے تھے لیکن خود اپنی زبان سے کبھی نہ کہا کہ مسجد میں جا کر نماز ادا نہ کریں، دوسرے لوگوں نے حضرت عمرؓ کی اس خواہش کا ان سے تذکرہ کیا کہ زمانہ کے فتنہ کے سبب آپ کی حاضری مسجد میں حضرت عمرؓ کو پسند نہیں ہے تو وہ جواباً

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہتیں مالہ لاتنھانی یعنی ان کو کیا ہوگیا ہے وہ خود کیوں نہیں روکتے۔ الغرض وہ مسجد میں آتی رہیں لیکن ایک دن حضرت عمرؓ نے یہ حیلہ کیا کہ ایک رات کی تاریکی میں راستہ میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ جب وہ مسجد میں جانے کے لئے روزمرّہ والے راستہ سے جانے لگیں تو حضرت عمرؓ نے بڑھ کر ان کی کوکھ اور کمر پر ہاتھ مارا۔ وہ سمجھیں کہ کسی اجنبی نے یہ سلوک کیا ہے فظنت ان نسن الناس فرجعت الی منزلها ولم تخرج بعد ذلك یعنی ان کو یقین ہوگیا کہ لوگوں کے اخلاق بگڑ چکے ہیں اب باہر نکلنے کے لائق نہیں ہے اس لئے وہ اسے گھر واپس چلی گئیں اور پھر اس کے بعد کبھی گھر سے باہر نہ نکلیں۔

(البدایہ والنھایہ ج ۶ ص ۳۵۳)

عورت کے لئے پردہ کا حکم

قرآن پاک میں حیا و عفت کے تحفظ کے لئے پردہ کا حکم بڑے اہتمام سے دیا گیا ہے ارشاد ہے یایھا النبی قل لازواجك وبناتك ونساء المؤمنين يدنين عليهن من جلابيبهن (احزاب)

یعنی اے نبی اپنی بیویوں کو اور لڑکیوں کو اور دوسرے مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجیے کہ جب باہر نکلیں تو اپنی چادروں کو اپنے چہرہ پر لٹکا لیا کریں، دوسری جگہ ارشاد ہے واذا سالتموھن متاعا فاسئلوھن من وراء حجاب ذلکم اطھر لقلوبکم وقلوبھن۔ (سورۂ احزاب)

یعنی جب تم عورتوں سے کوئی چیز مانگو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو یہ تمھارے دلوں اور ان کے دلوں کے لئے پاکیزگی کا باعث ہوگا۔

اِن آیاتِ کریمہ سے یہ بات واضح ہوگئی کہ عورتیں اپنے چہرہ کو اجنبی لوگوں سے ضرور چھپائیں۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوط چلنے پھرنے اور بے پردہ رہنے سہنے کو اس

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حد تک ختم کر دیا کہ عورت کو مرد کے ساتھ چلنے اور نماز کی صفوں میں برابر شریک رہنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ مشہور حدیث ہے خیر صفوف النّساء اٰخرھا وشرھا اوّلھا یعنی عورتوں کی بہترین صف وہ ہے جو سب سے آخر میں ہو اور بدترین صف وہ ہے جو سب سے اوّل میں ہو کیونکہ اوّل صفِ مردوں کے آخری صف سے قریب ہو جاتی ہے۔ اس ارشاد میں بھی اختلاط مرد و زن سے بچانا ہی مقصود ہے۔

۳۔ نبی کریمؐ نے عورتوں کے باہر نکلنے پر اختلاط سے بچ کر چلنے کا حکم دیا ہے عورتوں کے بارہ میں ارشاد ہوا۔ علیکن بحافات الطریق۔

(تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۸۶)

یعنی راستہ کے حاشیوں اور کناروں پر چلو۔ اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو سڑک کے وسط میں مردوں سے خلط ملط ہو کر نہ چلنا چاہیئے بلکہ سمٹ سمٹا کر ایک کنارہ سے الگ ہو کر اور بیچ بچا کر چلنا چاہیئے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عورت ضرورت کے وقت باہر جا سکتی ہے اور باہر کا کام بھی کر سکتی ہے لیکن اس کا رویّہ چال، ڈھال اور اطوار یہ ظاہر کرتے ہوں کہ اسلامی حجاب اس کی فطرت میں رچا بسا ہے۔

۴۔ نبی کریمؐ کی خدمت میں ایک بار ایک نابینا صحابی عبداللہ بن ام مکتومؓ نے حاضری کی اجازت چاہی حضرت عائشہؓ وغیرہ تشریف رکھتی تھیں۔ آپؐ نے ان کو پردہ کا حکم دیا انھوں نے عرض کیا حضور وہ تو نابینا ہیں ان سے پردہ کی کیا ضرورت ہے آپؐ نے فرمایا افعمیاوان انتما یعنی کیا تم دونوں بھی اندھی ہو یعنی اگر وہ تمھیں نہیں دیکھ سکتے تو تم تو ان کو دیکھو گی۔ (مشکوٰۃ شریف ج ۲ ص ۲۶۹)

اس ارشاد مبارک سے پردہ کی اہمیت بخوبی ظاہر ہو جاتی ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ عورت کو حکم دیا گیا ہے کہ سمٹ سمٹا کر نماز ادا کرے اور اپنے اعضاء کے درمیان کشادگی نہ رکھے۔ حالتِ احرام میں تلبیہ کہتے ہوئے آواز بلند نہ کرے صرف

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قدر آواز ہو کہ ساتھ کی عورت سن سکے اور صفا و مروہ کے اوپر نہ چڑھے۔ یہ سب اس لئے کہ مکمل حفاظت و پردہ پوشی ہو سکے۔

(مختصر فتاویٰ مصریہ ص۲۶۸)

ایک لطیفہ

ایک روشن خیال نوجوان پردہ کے بڑے مخالف تھے ان کی بیوی اِدھر اُدھر بے حجاب آتی جاتی تھیں۔ کسی سے اُن کی آشنائی ہو گئی وہ اپنے گھر کا اثاثہ لے کر اپنے نئے آشنا کے ساتھ نکل گئیں آخر وہ پولیس میں رپورٹ لکھانے گئے۔ اکبر الٰہ آبادی نے اس صورتحال پر کیا خوب لکھا ہے۔

کیا گزری اِک پردہ کے مخالف رو رو کے پولیس سے کہتے تھے
بیوی بھی گئی، زیور بھی گیا، دولت بھی گئی عزت بھی گئی

پردہ کی اہمیت

مصر میں اوّلاً جب بے حجابی کی تحریک ہوئی تو وہاں حجاب کی حمایت میں کس قدر شدّ و مد دکھلایا گیا اس کا اندازہ ذیل کے شعروں سے ہو گا۔ دیکھئے کس قدر جاندار اشعار ہیں۔

ولو خطرت فی مصر حواء امنا   یلوح محیاها لنا ونراقبه
وفی یدها العذراء یسفر وجهها   تصافح منا من تراه وتخاطبه
وخلفها موسیٰ وعیسیٰ واحمد   وجیش من الاملاک ماج مواکبه
وقالوا لنا رفع الحجاب محلل   فقلنا نعم حقاً ولکن بجانبه

علامہ شبلیؒ (سفر مسقط) نے بمبئی میں ان اشعار کے بعد اپنا اُردو ترجمہ بھی شعروں میں سُنایا تھا جو حسب ذیل ہے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنا نہیں جو والدہ حوّا ہوں بے حجاب ۔۔۔ دکھلا رہی ہوں شوق سے ہر ایک کو جمال
پہلو میں لے کے مریم عذرا کو ساتھ ساتھ ۔۔۔ کرتی مصافحہ ہوں ہر اک سے بخوش مقال
اور ان کے پیچھے موسیٰ و عیسیٰ و مصطفیٰ ۔۔۔ ہمراہ اپنی لے کے ملائک بصد جلال
ہم سے کہیں کہ پردہ کی حاجت نہیں تمہیں
کہدیں گے ہم قبول مگر امر ہے محال!

عورت بلا محرم کے سفر نہ کرے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مرد کسی ایسی عورت سے نہ ملے جس کا محرم اُس کے ساتھ نہ ہو اور کوئی عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔ ایک شخص نے کہا یارسول اللہ میری بیوی حج کو جارہی ہے اور میں فلاں فلاں غزوہ میں لکھ لیا گیا ہوں آپ نے فرمایا انطلق فحج مع امراتك یعنی جاؤ تم اپنی عورت کے ساتھ حج کرو۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتوں کی عفت وعصمت اور دوسری سفری ضروریات میں ان کی امداد و اعانت کا اسلام نے کس قدر لحاظ کیا ہے جہاد جیسے اہم فریضہ کے مقابلہ میں اس بات کو ترجیح دی گئی کہ مرد اپنی بیوی کے ساتھ سفر حج میں جائے تاکہ عورت بلا محرم کے سفر کرکے خطرات ومشکلات میں مبتلا نہ ہو۔

(ریاض الصالحین باب تحریم السفر للمرأۃ وحدہا)

نوٹ: محرم وہ شخص ہے جس کے ساتھ عورت کی شادی کبھی حلال نہ ہو جیسے باپ، بھائی لڑکا وغیرہ۔

مہر عورت کا حق ہے

قرآن کریم میں ارشاد ہے وآتیتم احدٰھن قنطارا فلا تأخذوا منه شیئًا اتأخذونه بهتانا واثما مبینا (سورہ نساء)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو تم دے چکے ہو بہت سا مال پس نہ لے لو اس میں سے کچھ کیا تم اس میں سے کچھ ناحق لینا چاہتے ہو اور یہ صریح گناہ ہے ۔

یعنی جب مرد عورت نکاح کے بعد مل چکے ہوں اور خلوت صحیحہ ہو چکی ہو تو اس کے معاوضہ میں تمام مہر مرد دینا واجب ہے ، تو اب کسی وجہ سے اس مہر کو مرد واپس نہیں لے سکتا ہے ۔ عورت اپنی خوشی سے مہر معاف کر دے تو البتہ وہ سبکدوش ہو جائیگا ورنہ رسمی طور پر بیوی کے معاف کر دینے سے مہر معاف نہ ہوگا ۔ اگر اس نے یہ سمجھ کر زبانی طور پر مہر معاف کر دیا کہ معاف کروں یا نہ کروں ملتا تو ہے نہیں تو ایسی مجبوری کی معافی کا کچھ اعتبار نہیں ۔

مہر کے بغیر خلوت نہ کرے ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من تزوج امراۃ بصداق لا یرید ان یودیہ جاء یوم القیامۃ زانیًا ۔ (تاریخ خطیب ج ۲ ص ۲۱۳)

یعنی جس شخص نے کسی عورت سے شادی کی اور اس کے مہر کی رقم کی ادائیگی کا ارادہ نہیں رکھتا تو قیامت کے دن وہ زانیوں میں شمار ہوگا ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مہر کی رقم حضرت عائشہ رضی کو دینے کے لئے نہ تھی تو آپ نے حضرت عائشہ رض کے ساتھ خلوت نہ فرمایا حضرت ابو بکر رض نے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ مہر کی ادائیگی کے لئے میرے پاس سر دست کوئی رقم موجود نہیں ہے ۔ یہ سب معلوم کرنے کے بعد حضرت ابو بکر رض نے بارہ اوقیہ چاندی خود ہی بھیجدیا حضور کریم نے جب وہ رقم حضرت عائشہ رض کے حوالہ کر دی تو اس کے بعد خلوت فرمائی ۔

(مراۃ الجنان والاستیعاب)

۲ ۔ ایسے ہی ام حبیبہ کے نکاح میں مہر کی رقم چار سو اشرفی شاہ حبشہ نے ادا کر دیا تھا ۔

(مراۃ الجنان والاستیعاب لابن عبد البر وغیرہ)

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر میں کثیر رقم کی بھی اجازت ہے

صاحب کنز العمال لکھتے ہیں ان عمر رخص ان تصدق المراۃ الفین ورخص عثمان فی اربعۃ الاف (منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۲۰۲)

حضرت عمرؓ نے اجازت دی کہ عورت کو ڈیڑھ ہزار تک مہر دی جائے اور حضرت عثمانؓ نے چار ہزار تک کی اجازت دی۔

عمر فاروقؓ نے گراں قدر مہر ادا فرمائی

حضرت عمرؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ اپنی صاحبزادی ام کلثومؓ کا نکاح مجھ سے کر دیجئے میں ان کے ساتھ اچھی معاشرت اور بہترین رفاقت کے ساتھ زندگی گزاروں گا اور جس قدر مراعات رکھوں گا شاید ہی اس کی مماثلت کوئی کر سکے، حضرت علیؓ نے منظور کر لیا۔ حضرت عمرؓ نے چالیس ہزار درہم مہر میں دے کر ام کلثومؓ سے نکاح کر لیا۔

(منتخب کنز العمال ج ۵ ص ۳۸۳)

نوٹ :۔ مہر وہی بہتر ہے جو وسعت کے اندر ہو اور مرد پر بار نہ ہو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان اعظم النکاح برکتہ ایسرہ یعنی باعتبار خیر و برکت کے وہ نکاح افضل ہے جو خرچ کے اعتبار سے آسان و سہل ہو۔

عورت کو اپنی ملکیت پر حق حاصل ہے۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے للرجال نصیب مما اکتسبوا وللنساء نصیب مما اکتسبن یعنی مردوں کو حصہ ہے اپنی کمائی کا اور عورتوں کو حصہ ہے اپنی کمائی کا۔

اس سے معلوم ہوا کہ مرد و عورت ہر ایک جو کچھ پیدا کرے اس پر اس کو کامل اختیار ہے اس کو اپنے والدین کی میراث و ترکہ میں سے جو کچھ مل جائے یا مہر کی رقم جو کچھ حاصل ہو، یا کسی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دست کاری وغیرہ سے کچھ پیسہ مل جائے اس پر صرف عورت ہی کا تصرف رہے گا۔ اور یہ رقوم اس کی ملکیت میں ہوں گی۔

قانون وراثت پر عمل ضروری ہے

عام طور پر لوگ لڑکیوں و بہنوں کو حصہ نہیں دیتے اور قانون میراث کے علی الرغم اپنی جائداد میں غلط تقسیم کی وصیت کر جاتے ہیں۔ نبی کریمؐ سخت وعید کے ذریعہ متنبہ فرماتے ہیں۔ ارشاد ہے ان الرجل لیعمل بعمل اهل الخیر سبعین سنة فاذا اوصٰی جار فی وصیته فیختم له بشر عمله فیدخل النار۔

(مسند احمد ج ۲ ص ۲۷۸)

یعنی آدمی ستر برس تک خیر و نیکی کا کام کرتا ہے لیکن مرتے وقت ظالمانہ وصیت کر جاتا ہے اس کی وجہ سے اس کا خاتمہ بدترین عمل پر ہوتا ہے جو اسے جہنم میں داخل کر دے گا۔

اس حدیث کی روشنی میں اہلِ ایمان و باخدا اصحاب کو غور کرنا چاہیئے اور ترکہ کی صحیح تقسیم کر دینی چاہیئے۔

عورت کا حصہ ترکہ و میراث میں

قرآن کریم میں ارشاد ہے للذکر مثل حظ الانثیین یعنی لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ ملے گا اور اگر ایک لڑکا اور دو لڑکیاں ہوں تو اس میں میراث کا نصف مال بیٹا لے گا اور نصف میں دونوں لڑکیاں لیں گی۔

اگر ایک بیٹا ایک بیٹی ہو گی تو ۲/۳ ثلث بیٹے کا اور ایک ثلث بیٹی کا ہو گا، ماں کے متعلق ارشاد ہوا ولابویه لکل واحد منهما السدس یعنی ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا اگر میت کے کوئی اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی وارث ہوں تو ماں کو ایک ثلث اور باپ کو ۲/۳ ثلث ملے گا۔ اگر میت کی اولاد بیٹا یا بیٹی تو میت کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکہ میں سے چھٹا حصّہ ملے گا۔

بیوی کے متعلق ارشاد ہوا و لہٗ اخ او اخت فلکل واحد منھما السدس (نساء)

یعنی اگر میّت کے بھائی یا بہن ہے تو ہر ایک کو چھٹا حصّہ ملے گا۔ اگر میّت کے لڑکا یا باپ نہ ہو اور صرف ایک حقیقی بہن ہو تو آدھا اور اگر دو بہن ہوں تو دو تہائی ترکہ میں سے پائے گی اور اگر بھائی بہن حقیقی ہوں اور ایک ایک ہوں تو بھائی کو دوہرا اور بہن کو اکہرا ملے گا۔

اعلام

تفصیل کتب فرائض میں ملے گی یہاں غرض یہ ہے کہ ترکہ میں جو حقوق اور جو حصّے اللہ رب العالمین نے مقرر فرمایا ہے اس میں عقل کو دخل نہ دینا چاہیئے بلکہ عقل کو عاجز سمجھ کر صرف اللہ کے مقرر کئے ہوئے حصص کی ادائیگی کر دینی چاہیئے۔ میراث کے معاملہ میں جو حدود اللہ کو توڑے گا اور عورتوں کو کمزور و بے بس جان کر بے انصافی سے ان کو نقصان پہنچائے گا وہ ہمیشہ کی ذلّت اور عذاب جہنّم میں گرفتار رہے گا جیسا کہ آیاتِ میراث کے بیان کے بعد ارشاد ہوا ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعدّ حدودہ یدخلہ ناراً خالداً فیھا ولھم عذاب مّھین۔

یعنی جو کوئی اللہ کے مقرر کردہ میراث کے قاعدوں کو نافرمانی کرکے توڑ دے گا اور مستحقین کو ترکہ صحیح طور پر دینے سے گریز کرے گا اللہ پاک اس کو ایسی آگ میں ڈال دے گا جس میں وہ ہمیشہ جلتا رہے گا اور جہاں ذلّت کا دائمی عذاب ہو گا۔

انتباہ

ہندوستان میں عام طور پر عورتوں اور لڑکیوں اور بہنوں کو حصّہ دینے کا رواج

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے شوہر کے ورثاء بیوی کو ترکہ سے محروم کر دیتے ہیں بہنوں کا حصہ بھائی دبا کر بیٹھ جاتے ہیں اور لڑکیوں کا حصہ بھی ہضم کر جاتے ہیں۔ اکثر نام نہاد لوگ معاف کرا لیتے ہیں لیکن حقیقتہً اس معافی کا اعتبار نہیں ہے کیونکہ عورتیں سمجھتی ہیں کہ ان کو حصہ تو ملے گا نہیں خواہ مخواہ ورثاء سے یا بھائیوں سے کیوں رنج و ملال مول لیں۔ اگر ان کا حصہ مال و متاع نقد و جنس سے الگ کر کے ان کو دے دیا جائے پھر عورت یا بہن وصولیابی کے بعد کل یا جزء معاف کر دے یا واپس کر دے تو اس معافی کا اعتبار ہو گا۔

ع
ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

دو۲ تقویٰ شعار عورتیں

میراث کی تقسیم میں بڑے بڑے مردوں کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں لیکن بقول شخصے

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد
خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد

بعض عورتیں میراث کی ادائیگی میں اس قدر عفیف و پاکباز نکلیں کہ ہم ان واقعات کو پڑھ کر عش عش کر اٹھتے ہیں۔ دو۲ واقعات پر نظر ڈالئے۔

(۱) علامہ ابن الجوزیؒ لکھتے ہیں کہ بغداد میں ایک تاجر تھے جن کی شادی اُن کے چچا کی لڑکی سے ہوئی تھی اور یہ معاہدہ طے تھا کہ اب یہ تاجر کسی اور عورت سے شادی نہ کرے گا اتفاق سے ایک عورت ان کی دوکان میں آئی اور بعض چیزوں کو خریدتے ہوئے اس نے اپنا نقاب الٹ دیا تو یہ عورت انتہائی خوبصورت تھی عورت نے کہا کہ بازار میں خود اپنا شوہر ڈھونڈھنے نکلی تھی اب آپ کو میں نے پسند کر لیا آپ بھی مجھے قبول کر لیجئے میرے پاس کافی مال و متاع ہے۔

سوداگر نے معاہدہ کا ذکر کیا اس نے کہا کہ آپ مجھ سے شادی کر لیں اور ہفتہ میں صرف ایک یا دو بار بعد نماز ظہر میرے پاس آیا کریں۔ آٹھ ماہ اس حالت پر گزر گیا۔ ان کی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلی منکوحہ کو کچھ شک ہوا۔پتہ لگانے پر معلوم ہوا کہ اس کے شوہر نے فلاں عورت سے عقد کر لیا ہے۔اس نے پتہ لگانے والی عورت سے کہا کہ خبردار کسی سے کچھ نہ کہنا نہ خود اس نے اپنے شوہر ہی سے کچھ کہا۔ایک مرض میں جب شوہر کا انتقال ہو گیا اور وہ آٹھ ہزار اشرفی چھوڑ کر مرا جس کا وارث صرف ایک لڑکا تھا اس کا ایک حصہ سات ہزار ہوا باقی آٹھواں حصہ یعنی ایک ہزار اشرفی دونوں عورتوں کا ہوا نصف لے کر باقی اس دوسری عورت کے پاس بھیج دیا اور ان کی موت کی اطلاع دی اور ترکہ کا حال بتلایا کہ ایک ہزار باقی تھا اس میں سے ہم اور تم حصہ دار تھیں اب یہ تمہارا حصہ روانہ ہے جب اس دوسری عورت کے پاس اس کا نقد حصہ گیا تو اس نے اپنا صندوق کھول کر اپنا طلاق نامہ دکھلایا اور کہا کہ میرے لئے ان کے ترکہ میں کوئی حصہ جائز نہیں ہے۔واپس لے جاکر منکوحہ اول کے حوالہ کر دو، چنانچہ لونڈی نے واپس آکر سارا قصہ سنایا اور اشرفی واپس کر دیا۔

(صفۃ الصفوۃ ج ۲ ص ۲۹۶)

۲۔علامہ ابن الجوزیؒ بالسند الصحیح کا لفظ لکھ کر بعض اہل علم سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ایک صالحہ عورت کے پاس اس کے شوہر کے انتقال کی خبر آئی چراغ جل رہا تھا تو اس نے فوراً بجھا دیا اور کہا ھذا زیت قد صار لنا فیہ شریك کہ اب اس تیل میں ورثاء میت سب کے سب شریک ہیں تو اب میں تنہا کیسے استعمال کر سکتی ہوں۔

(صفۃ الصفوۃ ج ۴ ص ۳۱۸)

اب ایسی تقویٰ شعار وفادار و دیانت دار خواتین عنقا ہو چکی ہیں ہماری خواتین کو چاہیئے کہ اسی طرح کی دیانت داری و تقویٰ شعاری اختیار کریں۔

عورت کو اندرونی اختیارات

حدیث شریف میں ارشاد ہے المرأۃ راعیۃ علی بیت زوجھا یعنی عورت اپنے شوہر کی گھر کی حفاظت کا پورا پورا اختیار رکھتی ہے لیکن چونکہ بعض آدمی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی اپنی عورتوں کو پورا پورا خرچ نہیں دیتے اور عورتیں تنگی و سختی محسوس کرتی ہیں اس لئے بقدر کفایت شوہر کی لاعلمی میں کچھ خرچ کر سکتی ہیں، حضرت ابوسفیان کی بیوی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یہ شکایت لیکر آئیں کہ ابوسفیان بخیل آدمی ہے وہ اتنا خرچ نہیں دیتا جو مجھ کو اور میری اولاد کو کافی ہوسکے تو میں اس کی لاعلمی میں خرچ کے لئے کچھ مزید لے لیتی ہوں اخذت من ماله وهولا يعلم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بقدر ضرورت لے سکتی ہو وہ ضرورت جس کی تم جیسے خاندانوں میں دستور ہے۔

(مسند احمد ج ۶ ص۵۰)

حضرت قتادہ تابعیؒ فرماتے ہیں کہ عام طور سے عورت اپنے شوہر کے مال میں بلا اجازت تصرف نہیں کر سکتی جس کو جو چاہا دے دیا البتہ تر اور گیلی چیزوں کو دے سکتی ہے مثلاً سالن ، روغن ، روٹی وغیرہ قسم کی چیزیں بلا اجازت بھی دے سکتی ہے۔

(منتخب کنز العمال ج ۶ ص۴۱۳)

بخیل کی تعریف

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ نے لکھا ہے کہ شوہر پر بیوی کا نان و نفقہ وکسوۃ کھانا کپڑا خرچ واجب ہے ان مالی واجبات پر عمل نہ کرنے والا، مصیبت زدوں کی امداد نہ کرنے والا، اور مسافر و مجاہد کے لئے خرچ نہ کرنے والا بخیل ہے۔ (مختصر فتاویٰ مصریہ ص۲۵۳)

شادی کے موقع پر کشادہ خرچ و تزئین

حضرت سالمؒ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے لڑکے ہیں وہ اپنی شادی کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میری شادی کے موقعہ پر ولیمہ کی دعوت میں والد صاحب نے بہت سے لوگوں کو مدعو فرمایا تھا، اس میں حضرت ابوایوب انصاری بھی تھے، انھوں نے دیکھا کہ پورا مکان سجا ہوا ہے اور خاص طور سے میرے حجلۂ عروسی کو عمدہ ترین سبز چادروں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مزین کیا گیا ہے حضرت ابوایوب رضؓ نے یہ دیکھ کر پوچھا کہ آپ مکان کی دیواروں کی ایسی سجاوٹ کرتے ہیں حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے شرماتے ہوئے لہجہ میں کہا یا ابا ایوب غلبنا النساء ہماری سادگی کا خیال پر عورتوں کا اصرار غالب ہو گیا۔ انھوں نے مکان کو مزین کر دیا حضرت ایوبؓ نے فرمایا مجھے تمہارے معاملہ میں ایسا خوف نہ تھا چنانچہ وہ اسی رنج و افسوس کے عالم میں اُٹھے اور بغیر کھانا کھائے ہوئے چلے گئے۔

(منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۲۱۳)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ شادی وغیرہ کے موقع پر سادگی ہزار درجہ بہتر ہے لیکن عورتوں کے اصرار و تقاضہ اوران کی دلجوئی کے سبب بلا اسراف کے اگر کچھ آراستہ و پیراستہ کر دیا جائے تو حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے اثر سے روشنی میں اُسے جائز کہا جائیگا بشرطیکہ اسراف ولغویات سے پاک ہو۔

سسرالی رشتہ کا احترام

اللہ پاک نے نسب کی طرح صہر کے رشتہ کی عظمت کا بھی ذکر فرمایا ہے ارشاد ہے

نسبا وصهرا۔ (سورہ احزاب)

یعنی سلسلۂ نسب کی طرح سلسلۂ صہر بھی قابل احترام ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احق ما اکرم علیه الرجل بنته واخته یعنی جس بات پر آدمی کی تکریم کی جاتی ہے اس میں سب سے زیادہ حق دار اس کی بیٹی و بہن ہے، مُراد ان کے شوہروں کی تعظیم وتکریم کی جاتی ہے۔

ابن ماجہ شریف میں ہے لم تر للمتحابین مثل النکاح یعنی محبت جتنی نکاح کے ذریعہ ہوتی ہے اتنی کسی اور ذریعہ سے نہیں ہوتی، اس سے صاف واضح ہوا کہ نکاح دو خاندانوں میں باہمی الفت وتعلقات کو استوار کرنے کا اعلیٰ ذریعہ ہے، لہٰذا شوہر کو اپنی بیوی کے عزیزوں کے ساتھ نسبی عزیزوں کی طرح حُسنِ سلوک ہمدردی اور محبت وتکریم وتعظیم کے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ پیش آنا چاہیئے، بڑوں کا مثلاً ساس وسسر وغیرہ کا اپنے بڑوں کی طرح ادب و تکریم کرنا چاہیئے اور اپنے سے چھوٹوں سے بھی سالوں وغیرہ سے محبت و لطف و اخلاق سے پیش آنا چاہیئے۔

عورتوں کو شوہر کے انتخاب کا حق ہے۔

حضرت امام احمدؒ اپنی مسند میں روایت کرتے ہیں کہ سبیعہ اسلمیہ کے شوہر کا انتقال ہوگیا اور انتقال کے پندرہ دن کے بعد وضع حمل ہوا، تو دوؔ آدمیوں نے ان سے عقد نکاح کیلئے خواہش ظاہر کی، ان میں سے ایک نوجوان تھے اور ایک بڈھے، سبیعہ جوان کی طرف مائل ہوئیں تو بوڑھے خواہشمند نے کہا ابھی تیرا عقد جائز نہیں ہے، بوڑھے کو خیال تھا کہ جب اس کے گھر والے آجائیں گے تو میرے ہی ساتھ رشتہ کرنے کو پسند کریں گے اور مجھے اس مفلس جوان کے مقابلہ میں ترجیح دیں گے۔ سبیعہ تحقیق مسئلہ کے خیال سے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وضع حمل کے بعد چار ماہ دسؔ دن کی عدت کا مسئلہ باقی نہیں رہا تو اب تو جس سے چاہے نکاح کرے۔

اس سے صاف معلوم ہوا کہ عورت کو اپنے لئے شوہر کے انتخاب و پسند کا حق خود حاصل ہے۔ (مسند احمد ج ۶ ص ۴۳۲)

۲۔ حضرت عمرؓ نے اُمّ ربان سے اپنے عقد نکاح کا پیغام بھیجا تو انھوں نے انکار کردیا تو لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تم اُمّ ربان نے جواب دیا کہ وہ گھر میں داخل ہوں گے تو بڑے رعب کے ساتھ اور گھر سے نکلیں گے تو بڑے رعب کے ساتھ نکلیں گے، حضرت علیؓ نے پیغام بھیجا تو ان سے بھی انکار کردیا سبب پوچھا گیا تو جواب دیا کہ ان کو اپنی زوجہ سے سوائے تکمیل حاجت کے اور کوئی واسطہ نہیں رہتا صرف آرزوئیں اور تسلی کی باتیں ان کے پاس ہیں، پھر حضرت طلحہؓ نے پیغام بھیجا تو اُن کو پسند کیا۔ اس کا سبب پوچھا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ اُن کے اخلاق کو میں جانتی ہوں، ہنستے ہوئے داخل ہوں گے اور مُسکراتے ہوئے نکلیں گے حضرت علیؓ نے اس انتخاب پر اس کو داد دیتے ہوئے کہا کہ تم نے جس کا انتخاب کیا یقیناً وہ ہم سب میں

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوب صورت بھی ہیں اور سخی ہیں۔ (منتخب کنز العمال ج ۵ ص ۶۷)

صورت وشکل کی مناسبت اور عمر کی موزونیت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ تم میں سے بعض لوگ اپنی لڑکیوں کی عمر کی مناسبت اور صحیح جوڑ کا کچھ بھی لحاظ نہیں کرتے، بدصورت بوڑھے وغیرہ سے شادی کرنے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں۔ یہ کہہ کر مزید فرمایا اِنَّهُنَّ یردن ما تریدون عورتیں بھی اچھی شکل وصورت والے جوڑ کو تلاش کرتی ہیں جس طرح تم خوبصورت اور جوان عمر لڑکیاں تلاش کرتے ہو، اسی طرح عورتیں بھی چاہتی ہیں، حضرت عمرؓ نے بھی خوبصورت عورت کا بدصورت مرد سے نکاح کرنے کو منع فرمایا ہے۔

فرمایا جس طرح تم خوبصورت لڑکی چاہتے ہو، اسی طرح لڑکیاں خوب صورت مرد چاہتی ہیں۔ (ازالۃ الخفاء کتاب النکاح مقصد دوم ص ۱۱۲)

کاش وہ لوگ کچھ سوچ سکتے جو اپنی لڑکیوں کو واہی تواہی مردوں کے حوالے کر دیتے ہیں اور ان کے جذبات کا احترام نہیں کرتے۔ اپنی لڑکیوں کے لئے مناسب وموزوں رشتہ اور اچھے وسنجیدہ لڑکوں کو تلاش کرنا چاہیئے اور دیندار وتندرست جوانوں کو ترجیح دینی چاہیئے۔

داماد کا انتخاب

ایک شخص نے حضرت حسن بصریؒ کی لڑکی کو پیغام نکاح دیا اور اس لڑکی کے زیورات کپڑوں مہر وغیرہ پر ایک لاکھ درم خرچ کرنا چاہا، لڑکی کی ماں نے امام حسن بصریؒ سے کہا کہ اس شخص سے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیجئے۔ آپ اس کی رغبت دیکھ رہے ہیں اور اس کا خرچ بھی آپنے سن لیا، فرمایا وہ شخص جو شادی پر ایک لاکھ درم خرچ کرے وہ جاہل ومغرور ہے اور ہم پر لازم ہے کہ ایسے شخص سے لڑکی کا نکاح ہرگز نہ کریں چنانچہ حضرت حسن بصریؒ نے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شخص کا پیغام رد کر دیا اور ایک نیک آدمی سے اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔

(سیرۃ حسن بصری لابن الجوزی ص۱۸)

۲۔ ایک آدمی نے حضرت حسن بصریؒ سے اپنی بیٹی کی شادی کے بارے میں مشورہ کیا اور کہنے لگا کہ میری بیٹی کو ایک شخص نے پیغام نکاح دیا ہے جو دنیوی دولت سے مالا مال ہے آپ اس سلسلہ میں کیا مشورہ دیتے ہیں فرمایا کہ اپنی لڑکی کو کسی نیک آدمی کے نکاح میں دے دو وہ خوش رہے گا تو قدر کرے گا اور اگر کبھی ناراض ہوگا تو اس پر ظلم و زیادتی نہ کریگا۔

(سیرۃ حسن بصریؒ ص۱۸)

کاش اس دور کے لوگ بھی یہ مشورہ سن لیتے جو دولت مند داماد کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں، داماد کی تلاش میں صرف مالی حالت پر زیادہ نظر رکھنا کوئی مفید بات نہیں ہے تجربات سے معلوم ہوا کہ مالدار گھروں میں لڑکی کو عافیت و سکون و محبت کی نظر کم ملتی ہے مناسب و متوسط گھرانوں میں میاں بیوی کے تعلقات عموماً خوشگوار ہوتے ہیں اور عافیت و سکون کی فضا زیادہ ملتی ہے، مالداری پر نظر کے بجائے شریعت نے دین پر نظر رکھنے کا حکم دیا ہے۔

بے جوڑ رشتہ کا انجام

حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک نوجوان لڑکی کی شادی اس کے ماں باپ نے ایک بوڑھے مرد سے کر دی۔ اس لڑکی نے ایک موقع نکال کر اس بڈھے آدمی کو قتل کر دیا حضرت عمرؓ کے پاس یہ مقدمہ پہنچا تو سیدنا عمر فاروقؓ نے ایک خطاب عام فرمایا اور حکم دیا کہ عورت و مرد کا جوڑ اور عمر کی مناسبت دیکھ کر نکاح کیا کرو۔ (منتخب کنز العمال ج ۶ ص۴۰۰)

شادی کے وقت دیکھ بھال

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس عورت سے نکاح کا قصد ہو ان کو اچھی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح سے دیکھ لیا کرو، ناک نقشہ آنکھ وغیرہ سب دیکھ لیا کرو تاکہ بعد میں قطع تعلق وطلاق وفراق کی نوبت نہ آوے۔

ایک بار فرمایا کہ شادی کے وقت جس طرح عورتوں کے حسن وجمال کے متعلق دریافت کیا جاتا ہے اسی طرح بالوں کے متعلق بھی دریافت کر و فان الشعر احد الجمالین اس لئے کہ بال بھی حسن وجمال کی ایک خاص چیز ہے۔

(منتخب کنز العمال ص۳۹۴)

نکاح منعقد کرانے والے ماں باپ رشتہ جوڑتے وقت اگر ان امور و ہدایات کا لحاظ رکھیں تو عقد میں دوام اور اس کا حقیقی لطف ومزہ حاصل ہو سکتا ہے کالے دید صورت شوہر اور حسین وجمیل بیوی کے رشتہ پر اکبر نے کیا خوب پھبتی کسی ہے۔

باہم شب وصال غلط فہمیاں ہوئیں   مجھ کو پری کا شبہ ہوا اُن کو بھوت کا

بیوی کے سامنے حسین رہنے کی خواہش

حضرت قتادہ بن نعمان کی آنکھ زخمی ہو کر باہر نکل آئی یہ آنکھ لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے، آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو صبر کرو اور اس کا بدلہ جنت لو اور چاہو تو آنکھ کو اس کی جگہ بٹھا دوں اور دعا بھی کردوں، حضرت قتادہ نے کہا کہ حضورؐ نے جنت تو بہت بڑی نعمت ہے جزاء جزیل وعطاء جلیل ہے لیکن اس کے ساتھ آنکھ درست ہو جانے کی بھی خواہش ہے انی رجل مبتلی بحب النساء اخاف ان یقلن اعور فلا یردننی یعنی میں عورتوں کا بڑا شیدائی ہوں میری آنکھ درست نہ ہوئی تو وہ مجھے کانا کہیں گی اور میرے قریب بھی نہ آدیں گی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھ کو اپنے ہاتھ میں لیکر اسی جگہ جما دیا۔ یہ آنکھ غیر زخمی آنکھ سے بھی زیادہ بھلی وحسین ہو گئی۔ حضرت قتادہؓ کے بیٹے جب خلیفہ عمر بن عبد العزیزؒ کے پاس کسی حاجت کے لئے گئے تو آپ نے پوچھا من انت یا فتی یعنی اے جوان تم کون ہو تو انھوں نے اپنا تعارف یوں کرایا۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انا ابن الذی سالت علی الخد عینہٗ
فردت بکف المصطفیٰ احسن الرد
فعادت کما کانت لاحسن حالھا
فیا حسن ماعین ویا طیب ماید

یعنی میں اس شخص کا بیٹا ہوں جس کی آنکھ زخمی ہوکر اس کے رخسار پر ڈھلک آئی تھی اور جس کو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں لے کر اس کی جگہ بٹھا دیا اور جو نہ صرف فٹ ہو گئی بلکہ حسن وجمال میں بھی بڑھ گئی معلوم ہوتا ہے کہ ان کی آنکھ کی درستگی و زیبائی و رعنائی کا واقعہ ایک مشہور و معروف واقعہ بن چکا تھا۔ اس تعارف و توسّل کو سن کر حضرت عمر بن عبد العزیزؒ بے حد مسرور ہوتے اور ان کی معاونت فرمائی۔

(صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص۱۸۴)

اس روایت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آدمی اپنی بیوی کے سامنے جائز حدود میں بن سنور کر رہ سکتا ہے اگر اچھے پوشاک اچھے جوتے کا استعمال و تزین کرے تو یہ بالکل درست ہوگا۔

ایک بار ایک صحابی نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ میرا کپڑا خوبصورت ہو، میرا جوتہ خوبصورت ہو تو یہ تکبر میں تو داخل نہ ہوگا فرمایا یہ تکبر تو نہیں ہے فرمایا نہیں تکبر تو لوگوں کی حق تلفی اور حقارت سے دیکھنے کا نام ہے۔

شوہر کی اطاعت کا مقام

ایک عورت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا کہ تم شوہر والی ہو اس نے کہا جی ہاں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیف انت لہٗ تو اپنے شوہر کے معاملہ میں کیا رویہ رکھتی ہے؟ عورت نے جواب دیا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ حتی الامکان شوہر کی اطاعت گزاری میں کوئی کوتاہی نہیں کرتی ہوں، آنحضورؐ نے فرمایا کہ ہاں شوہر کی اطاعت کا خوب خیال رکھو فانّما ھو جنّتک ونارک یعنی شوہر ہی تیرے لئے جنّت یا دوزخ کا باعث ہے۔

(مسند احمد ج ۴ ص ۳۴۱)

مطلب یہ ہے کہ اگر تو شوہر کی تابع داری کر کے اس کو راضی رکھے گی تو تیرے لئے جنّت کا دروازہ کھلا ہوگا اور اگر شوہر تجھ سے ناراض رہا تو دوزخ تیرا ٹھکانا ہوگا۔

۲۔ امام غزالیؒ احیاء العلوم میں ایک حدیث نقل کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت نے پیغام بھیجا کہ میرے شوہر سفر میں گئے ہیں اور مجھے حکم دے گئے ہیں کہ میں اوپر کی منزل سے نیچے والی منزل میں نہ اتروں، اب میرے والد صاحب نیچے کی منزل میں بیمار ہیں میں ان کی عیادت و خبر گیری کے لئے نیچے اتروں یا نہیں؟ حضورؐ نے فرمایا کہ اپنے شوہر کی اطاعت کر، پھر جب اس کے باپ کا انتقال ہو گیا تو پھر حضورؐ کے پاس پیغام بھیجا کہ اب باپ کو دیکھنے کے لئے نیچے اتروں یا نہیں؟ آنحضورؐ نے فرمایا کہ اپنے شوہر کی اطاعت کر، غرض اس کے باپ کی تجہیز و تکفین ہو گئی جب جنازہ و دفن وغیرہ کے بعد آنحضرتؐ واپس آئے تو عورت کے پاس پیغام بھیجا کہ مجھے بذریعہ وحی یہ اطلاع دی گئی ہے کہ اس عورت نے چونکہ اپنے شوہر کی اطاعت کی ہے اس کی برکت سے حق تعالیٰ نے اس کے باپ کی مغفرت فرمادی ہے۔ (احیاء العلوم)

عورت کے لئے بشارت

ایک حدیث شریف میں صاف طور سے وارد ہے ایما امرأة صلت خمسھا وصامت شھرھا واحصنت فرجھا واطاعت بعلھا فلتدخل من ای ابواب الجنّة شاءت یعنی جو عورت پانچ وقت کی نماز ادا کرتی ہے اور رمضان کے باقاعدہ روزے رکھتی ہے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت رکھتی ہے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرتی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس کے لئے جنت کے سب دروازے کھلے ہیں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔
(مشکوٰۃ ج ۲ ص ۲۸۱)

دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے خاوند کو خوش رکھ کر مرے گی وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (ترمذی)

اس لئے عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے خاوندوں کو ہمیشہ خوش وخرم رکھیں، اگر خاوند کسی بات پر ناراض ہو جائے تو فوراً خوشامد کر کے منالیں اور اس کی خدمت میں کوتاہی نہ کریں۔

مجذوم شوہر کی خدمت

امام العلماء حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ایک عورت نے شوہر کا حق پوچھا، آپ نے جواب دیا کہ تیرا شوہر اگر مجذوم ہو جائے اور ناک پھٹ جائے اور خون و پیپ بہنے لگے اور تو اُس کے زخموں کو زبان سے چاٹ چاٹ کر صاف کر تو بھی شوہر کا حق ادا نہ کر سکے گی۔ (منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۴۱۲)

اس مثال میں شوہر کی خدمت کی اہمیت دکھلائی گئی ہے کہ کوڑھی و مجذوم شوہر کے زخموں کو عورت اپنی زبان سے چاٹ چاٹ کر صاف کرے پھر بھی شوہر کے حقوق سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتی ہے۔

شوہر کی ناشکری

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شبِ معراج میں جہنم کی سیر کرتے ہوئے دیکھا کہ جہنم میں عورتیں زیادہ ہیں، پوچھا گیا کہ اس کا سبب کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا بڑا سبب شوہر کی ناشکری ہے، شوہر ہزار احسان وسلوک کرتا ہے لیکن اگر کوئی ایک بات بھی خلاف مزاج پڑ گئی تو عورت صاف کہہ دیتی ہے ما رأیت خیرا منك قط کہ میں نے تم سے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی بھر کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔ (منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۴۱۳)

حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا ینظر اللہ الی امراۃ لا تشکر لزوجھا یعنی خداوند کریم اس عورت کو رحمت کی نظر سے نہ دیکھے گا جو شوہر کی نافرمانی و ناشکری کرے۔

نافرمان عورت کے لئے وبال دُنیا و آخرت

عورتوں کی اطاعت و انقیاد کی اہمیت ظاہر کرنے سے صحابہ کرامؓ کے چند آثار الزواجر للھیثمی سے نقل کی جارہی ہیں ملاحظہ کریں۔

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ایک سدنہ صحابہ کرام حضرت ابن عباسؓ سے قرآن کریم کی تفسیر سُن رہے تھے اس وقت ایک اعرابی نے آکر سلام کیا اور کہا اے اصحاب رسول اللہ آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ہے کہ مہمان جنّت کی کُنجی ہے جس کے گھر میں مہمان آتا ہے حق تعالیٰ اس کے واسطے بہشت کا دروازہ کھول دیتا ہے صحابہؓ نے کہا ہاں ہم نے اس حدیث کو سُنا ہے اور نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی مہمان کسی کا مہمان ہوتا ہے تو اُس کے گھر دو فرشتے آتے ہیں اور مہمان کے ہر لقمہ کے سبب سو سو نیکیاں لکھتے ہیں اور سو سو درجے بلند کرتے ہیں اعرابی نے کہا کہ یہ حدیث حضرت علی ابن ابی طالب سے میں نے سُن کر قسم کھائی ہے کہ اب بغیر مہمان کے لقمہ نہ اٹھاؤں گا اور میری عورت جو مسجد کے دروازے پر بیٹھی ہے وہ کہتی ہے کہ میں کسی مہمان کی خدمت نہ کروں گی اور نہ کسی مسافر و مسکین و مہمان سے کوئی سلوک کروں گی، اگر تم مسکین، مسافر، مہمان سے کوئی تعلق رکھنا چاہتے ہو تو مجھ کو طلاق دے دو اس لئے میں آپ حضرات کے پاس آیا ہوں، آپ سب صحابہ کرام موجود ہیں ہمارے درمیان حق فیصلہ کر دیجئے۔ صحابہ کرام نے جب یہ سُنا تو سب سے پہلے ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا کہ اے اعرابی تو اپنی عورت سے کہدے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے مرد سے کہے کہ مجھے طلاق دیدے اور مرد راضی نہیں تو دن قیامت کے ایسی عورت کا منہ بلا گوشت ہوگا یعنی

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقط ہڈی رہے گی اور حق تعالیٰ اس کی زبان پیچھے سے نکال کر جہنم کی گہرائی میں ڈال دے گا اگرچہ وہ عورت تمام دن روزہ رکھتی اور تمام رات عبادت میں کھڑی رہنے والی ہو، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ تو اپنی عورت سے کہدے کہ رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے مرد سے ناراض ہو کر ایک رات بھی جُدا رہے گی تو وہ دوزخ کے ادرک اسفل میں قارون وہامان کے ساتھ رہے گی اگرچہ وہ پارسا و عابدہ ہو، پھر حضرت عثمانؓ بن عفان نے فرمایا کہ اس کو سُنا دے کہ رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو عورت اپنے مرد کے گھر سے بلا اجازت باہر جائے گی تو جس جس چیز پر آفتاب کی تابش پڑتی ہے تو وہ سب چیز یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں بھی اس پر لعنت کرتی ہیں۔ پھر حضرت علیؑ ابن ابی طالبؓ نے فرمایا کہ نبی کریمؐ کا فرمان ہے کہ اگر ایک عورت اپنی ایک چھاتی کا کباب اور دوسری چھاتی کا قیمہ بنا کر مرد کے روبرو رکھے لیکن مرد اس سے راضی نہ ہو تو قیامت کے دن وہ یہود و نصاریٰ کے ساتھ رہے گی۔ حضرت ابن عباسؓ رضؓ نے کہا کہ رسُولِ پاکؐ نے فرمایا ہے کہ کوئی عورت مریم بن عمران علیہ السلام کے مانند پروردگار کی عبادت کرتی ہو لیکن جب اس کا شوہر بستر پر بُلائے اور ذرا دیر کی بھی وہ تاخیر کرے تو قیامت میں وہ ظالموں کے ساتھ اسفل السافلین میں اوندھی منہ کھینچی جائے گی۔

حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا کہ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ مرد کی ناک سے پیپ و لہو جاری اور اس کی عورت اس پیپ و لہو کو ہزار برس چاٹے اور مرد اس سے راضی نہ ہو تو قیامت کے دن وہ آگ کے صندوق میں قید ہو گی۔

حضرت ابوذرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ جو عورت اہلِ آسمان و اہلِ زمین کے برابر عبادت کرے لیکن اپنے شوہر کو رنج دے تو دن قیامت کے اس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے اور اس کے دونوں پاؤں زنجیروں میں جکڑے جاویں گے اور اس پر سخت ویسے مروّت فرشتے عذاب کے لئے مقرر کئے جاویں گے۔

حضرت سلمانؓ فارسی نے فرمایا کہ رسُول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ اگر خدا تعالےٰ کے سوا کسی کو سجدہ کرنا حلال ہوتا تو میں حکم دیتا عورت کو کہ وہ اپنے شوہر کا سجدہ کرے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ایوب علیہ السلام رنج و بلا میں سات سال سات مہینے سات دن گرفتار رہے اور ان کی عورت رات دن خدمت کرتی تھیں اور ایک ساعت کے لئے بھی دل تنگ نہ ہوتی تھیں لیکن اگر وہ ایک دن بھی یہ کہہ دیتیں کہ اب یہ خدمت مجھ سے نہ ہو سکے گی تو وہ قیامت کے جادوگروں اور کاہنوں کے ساتھ درک اسفل میں داخل ہوتیں۔

اس کے بعد حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے مرد کے تھوڑے بہت خرچ اور لباس سے راضی نہ ہوگی تو حق تعالےٰ اس عورت سے راضی نہ ہوگا، اگرچہ وہ عورت پرہیزگار ہو۔

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو عورت اپنے مرد کے مہمان سے خوش نہیں اور اس کی خدمت سے راضی نہیں اس پر تمام ملائک و خلائق لعنت کرتے ہیں۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم کا ارشاد ہے کہ جب شوہر عورت پر غضب میں آتا ہے تو حق تعالےٰ بھی اس پر غضب میں آتا ہے اور جب وہ خوش ہوتا ہے تو حق تعالےٰ بھی اُس پر خوش ہوتا ہے۔ (الزواجر)

شوہر کی خدمت و اطاعت

اللہ پاک کا ارشاد ہے الرِّجَالُ قَوَّامُونَ عَلَی النِّسَآءِ یعنی مرد عورتوں پر حاکم اور ان کے کنٹرولر ہیں تاکہ ایسا نہ ہو کہ شوخ عورتیں اپنے حقوق اور شوہر کے اچھے اخلاق کو دیکھ کر شریر و سرکش بن جائیں لہٰذا مردوں کو ان پر سیاست و حکمرانی بھی رکھنی چاہیئے اور ایسی سیاست و حکمت سے کام لینا چاہیئے کہ ان میں شوخی و شرارت نہ پیدا ہو اور بدنظمی و بے اعتدالی سے گھر برباد نہ ہو۔

۲۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دوزخ میں عورتوں کو زیادہ دیکھا ہے تو عورتوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا وجہ ہے، آپ نے فرمایا شوہروں کی ناشکری کی وجہ سے اگر مرد عمر بھر اس کے ساتھ احسان کرے پھر اگر ایک بات

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ان کے منشاء کے خلاف ہو جائے تو ناشکری کرتے ہوئے جھٹ بول اٹھتی ہیں ما رأیت منك خیرا قط کہ میں نے آج تک کبھی تم سے ذرا بھی بھلائی نہیں دیکھی ۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ شوہروں کی نافرمانی و ناشکری کے سبب عورتیں جہنم میں ہوں گی اور شوہر کی رضاجوئی و اطاعت مندی ان کو جنت کا مستحق بنا دے گی ۔

۳ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے اور کسی کے لئے سجدہ جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں ۔

۴ ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جس عورت سے اس کا شوہر ناخوش ہو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی ۔

(سنن کبریٰ بیہقی)

جو عورت اس حال میں دنیا سے رخصت ہو کہ اس کا شوہر اس سے خوش ہو تو وہ عورت جنت میں داخل ہوگی ۔

(ترمذی شریف)

۵ ۔ شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کو کبھی گھر سے باہر نہ نکلنا چاہیئے ۔

اگر شوہر اتفاق سے موجود نہیں ہے اور کوئی عذر شرعی و حقیقی سبب موجود ہے تو نکل سکتی ہے مثلاً گھر کے گر جانے کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہو یا گھر میں آگ لگ گئی ہو یا تنہا ہونے کا سبب رات میں میت سے خوف و دہشت یا مرد کی عدم موجودگی سے عصمت دری یا آبرو ریزی کا اندیشہ محسوس کرے تو ان حالات میں گھر سے باہر نکل سکتی ہے ۔

۶ ۔ کسی غیر محرم کو شوہر کی اجازت کے بغیر اپنے گھر میں مدعو نہیں کر سکتی ۔

۷ ۔ کسی غیر محرم کے پاس خلوت میں ہرگز بیٹھنا درست نہیں ۔

۸ ۔ شوہر کی اجازت کے بغیر کسی غیر محرم سے بات کرنا درست نہیں ہے ۔

۹ ۔ بلا اجازت مرد کے مال میں تصرف کرنا درست نہیں ہے، البتہ مختصر صدقہ و خیرات سائلوں کو دے سکتی ہے ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ عورتوں کو اپنے شوہروں کی ناز برداری کرنی چاہیئے اور ان کی سچی قسموں کی ناقدری نہیں کرنی چاہیئے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورت اپنے شوہر کے سچّے قسم کو پوری نہ کرے اس کی ستّر نمازیں ساقط ہوجائیں گی۔

(منتخب کنز العمال ص۴۱۳ ج ۶)

بسا اوقات انسان سچّی بات پر قسم کھالیتا ہے مثلاً بیوی روٹھی ہوئی ہے اور کھانا کھانے سے انکار کرتی ہے، اس وقت شوہر نے یہ قسم کھالیا کہ قسم بخدا میں تجھ کو کھانا کھلا کر رہوں گا اور بیوی ضد پر اُتر آتے اور شوہر کے اصرار دقسم کے بعد بھی کھانا نہ کھائے تو اس کی ستّر نمازوں کا ثواب الفط ہوجائے گا مثلاً شوہر نے اپنی مالدار بیوی سے کہا کہ میں فلاں جگہ کے مظلوم مسلمانوں کے لئے چندہ دے رہا ہوں اور تم بھی چندہ میں کچھ رقم دیدو' بیوی کچھ تذبذب کرے اور اس پر شوہر قسم کھاجائے کہ خدا کی قسم میں تجھ سے چندہ لے کر رہونگا، بیوی ضد کرے اور شوہر کی قسم پوری نہ کرے تو اس پر بھی خدا کی جناب سے عتاب ہوگا۔

الغرض شوہر کی رضامندی و دلجوئی کا عورتوں کو بہت خیال رکھنا چاہیئے، عورت کو ہر طرح کی اطاعت وحُسنِ سُلوک اختیار کرنا چاہیئے جس سے شوہر خوش ومطمئن رہے اور ہر طرح اس کو امورخانہ داری پر اعتماد وبھروسہ ہوجائے اور مرد کو بھی وہ طریقہ اختیار کرنا چاہیئے جس سے عورت بھی مطمئن وخوش وخرم رہے اور میاں بیوی میں محبت والفت کا رشتہ استوار رہے، دونوں حاکم ومحکوم نہیں ہیں بلکہ ان میں محب ومحبوب کا رشتہ رہنا چاہیئے یہی شریعت حقہ کا مقصد ہے یہی حُسنِ معاشرت کا مطلب ہے۔

شوہر کو ہمبستری سے روکنا درست نہیں

سرورِ کائنات ؐ نے فرمایا ہے کہ اُس عورت پر خدا کی لعنت ہوتی ہے جب کہ اس کا شوہر اس سے ہم بستری کا ارادہ کرے تو وہ بہانہ کرتے ہوئے یہ کہدے انا حائض

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی میں حیض سے ہوں۔

(منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۲۲۲)

عورت جب کبھی شوہر سے ناراض ہوجاتی ہے تو شوہر کو ہم بستری سے روکتی ہے اور حیض وغیرہ کا حیلہ بہانہ کرتی ہے، ایسی عورتوں پر خدا کی لعنت نازل ہوتی ہے، عورتوں کو ایسی بُری عادت سے پرہیز کرنا چاہیئے، کیونکہ ممکن ہے کہ آج کی صحبت سے خدا نے کوئی اولاد مقرر کردی ہو۔

نبی کریم صلّے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جب شوہر اپنی بیوی کو ہم بستری کے لئے بلائے تو فوراً حاضر ہوجائے، اگرچہ وہ تنور پر روٹی لگارہی ہو۔

(ترمذی شریف)

جماع اور افزائشِ نسل

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ میں جماع صرف ایک خواہش سے کرتا ہوں کہ میرے اس نطفہ سے اللہ پاک کوئی ایسی اولاد پیدا کرے جو اللہ جل شانہٗ کی تسبیح خواں ہوں۔

(منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۲۹۱)

معلوم ہوا کہ جماع سے مقصد اصل حظوظ نفسانی نہ ہونی چاہیئے بلکہ اُمّت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم میں اضافہ مدنظر ہونا چاہیئے، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہاری افزائش نسل کے سبب دوسری امتوں پر فخر کروں گا کہ دوسرے انبیاء کی امت کی تعداد تھوڑی ہوگی اور ہماری تعداد زیادہ ہوگی، رسُول مقبُول صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا تزوجوا الولود الودود کہ ایسی عورتوں سے شادی کرو جو زیادہ بچہ جننے والی ہو اور جو بہت زیادہ محبت رکھنے والی ہو۔

اسقاطِ حمل حرام ہے

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ حمل ساقط کرنے کا جُرم (اسی طرح ہے کہ گویا) قتل

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ درگور کرنے میں داخل ہے، زہر وغیرہ پلا کر حمل کو ساقط کرنا باجماعِ امت حرام ہے۔

(مختصر فتاویٰ مصریہ ص۴۶۴)

اندھے پن کا ایک سبب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا جامع احدکم اھلہ فلا ینظر الی الفرج فان ذالك یورث العمٰی۔

(منتخب کنز العمال ج ۶ ص۴۱۴)

یعنی جب تم اپنی اہلیہ سے جماع کرو تو اس کی شرمگاہ کی طرف نظر نہ کرو، کیونکہ یہ اندھا پن کا موجب ہے۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ اندھا پن کے جو عام اسباب ہیں ان میں سے ایک سبب عورت کے فرج پر نگاہ ڈالنا بھی ہے۔

مجذوم ہونے کا سبب

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حائضہ عورت سے جماع نہ کیا جائے، کیونکہ بحالت حیض جماع کرنے سے جو اولاد ہوگی اس کے متعلق اندیشہ ہے کہ وہ آئندہ مجذوم ہو جائے۔

(منتخب کنز العمال ج ۶ ص۴۱۴)

مجذوم و کوڑھی ہونے کے جہاں اطباء، ڈاکٹروں کے یہاں اور بہت سے اسباب ہیں وہاں ایک سبب حیض کا جماع اور بحالتِ حیض نطفہ کا استقرار بھی ہے اس لئے طبیب روحانی و جسمانی کے اس نسخہ پر عمل کرتے ہوئے حیض کے ایام میں جماع سے احتیاط و اجتناب کرنا چاہیے۔

لاولدی کا ایک سبب

طبیب روحانی و جسمانی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی بہت کوشش

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے کہ مجھے اولاد ہو مگر اس کو کوئی اولاد نہیں دی جاتی اس کا ایک روحانی سبب بھی ہے ارشاد ہے والیمین التی یقتطع بھا الرجل مال اخیہ تعقم الرحم یعنی وہ جھوٹی قسم جسے انسان کسی کا مال اڑانے کے لئے کھاتا ہے وہ عورت کی بچہ دانی کو بانجھ بنا دیتی ہے اس حدیث کی روشنی میں جھوٹی قسموں کی اخروی مضرت کے علاوہ اس کی ایک دنیوی مضرت بھی معلوم ہو گئی اور لاولدی کے ایک سبب پر مکمل روشنی پڑ گئی۔

ایک حکیمانہ تعلیم

نبی کریمؐ نے فرمایا کہ جب تم اپنی اہلیہ سے مجامعت کرنا چاہو تو اس مجامعت سے پہلے عورت کے ساتھ اچھی طرح ملاعبت کر لو تاکہ عورت بھی آمادہ ہو جائے اور جماع کا لطف اس کو بھی حاصل ہو جائے۔

(منتخب کنز العمال ج ۶ ص۴۱۶)

۲۔ ایک اور جگہ فرمایا من الجفاء ان ید خل الرجل منزل اخیہ فیقدم الیہ شئ فلا یاکلہ والرجل یصحب الرجل فی الطریق فلا یسئل عن اسمہ واسم ابیہ والرجل یجامع اھلہ فلا یلاعبھا قبل الجماع

(منتخب کنز العمال ج ۲ ص۳۴۳)

یعنی یہ بڑے ظلم کی بات ہوگی کہ آدمی کسی کے گھر جائے اور وہ کچھ کھانے کے لئے پیش کرے لیکن وہ کچھ نہ کھائے، اسی طرح یہ بھی ظلم کی بات ہے کہ آدمی کو کوئی دوسرا آدمی ساتھی مل جائے لیکن وہ اس سے کچھ بات چیت نہ کرے یہ بھی نہ پوچھے کہ آپ کون ہیں، کیا نام ہے، کہاں جا رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح یہ بھی ظلم کی بات ہے بلکہ ظلم عظیم ہے کہ آدمی اپنی بیوی سے جماع کرے اور جماع سے پہلے اس سے ملاعبت (چھیڑ چھاڑ) نہ کرے اور اس کے بدن وغیرہ کو گدگدا کر اسے بھی جماع کے لئے مستعد و پرشوق نہ بنائے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذا جامع احدکم امراۃ فلا یتنحی حتی تقضی حاجتھا کما یحب احدکم ان یقضی حاجتہ یعنی جب تم اپنی عورت سے جماع کرو تو اس میں یہ اعتدال رکھو کہ عورت کی بھی خواہش پوری ہو اور اسے بھی انزال ہو جائے جس طرح تم انزال کے بغیر اپنی خواہش پوری و مکمل نہیں سمجھتے اسی طرح عورت کی خواہش بھی بغیر انزال کے پوری نہیں ہوتی، پس تم جماع اس تدریجی رفتار اور اسی ضابطہ سے کرو کہ اس کو بھی انزال کا موقع مل جائے، جب تک کہ عورت کی حاجت پوری نہ ہو اس وقت تک اس سے الگ نہ ہو۔

یہ تعلیم بھی حکمت سے معمور ہے کہ جو لوگ جماع میں ان آداب وحدود کا لحاظ نہیں کرتے ان کی عورتیں طرح طرح کے امراض سیلان الرحم وغیرہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ پھر طرح طرح کی دواؤں کے بعد بھی اصلی صحت واپس نہیں آتی اور اخراجات و پریشانیاں الگ بڑھ جاتی ہیں۔ مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے آنحضرتؐ کے اس پر حکمت تعلیم میں صلاح و فلاح کا طریقہ موجود ہے۔

جمعہ کے دن جماع کا اجر و ثواب

ہم خرما و ہم ثواب کے مصداق سرورِ کائنات کی یہ حدیث مبارک ہے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے جمعہ کے دن جماع کرتا ہے تو اس کو دوہرا ثواب ملتا ہے کہ خود غسل کرتا ہے اور اپنی بیوی کو بھی غسل کراتا ہے اور ہر دو غسلوں کا ثواب شوہر کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے کیونکہ غسل جمعہ کا موجب شوہر کا جماع ہی ہے۔ (منتخب کنز ج ۶ ص ۲۱۵)

عملِ قلیل و ثوابِ کثیر کا موجب

حافظ سخاویؒ فائدہ حسنہ کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں کہ حدیث من بکر و ابتکر و غسل فاغتسل یوم الجمعۃ و دنا و الفت کان لہ بکل خطوۃ یمشیھا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفارۃ سیئتہ ستۃ نہایت صحیح حدیث ہے تھوڑے سے کام پر بہت زیادہ ثواب ملنے کی جتنی بھی حدیثیں آئی ہیں ان میں سب سے زیادہ صحیح یہی حدیث ہے، اس میں ایک اور فضیلت کا اضافہ بھی ہو گیا ہے۔

سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ جو شخص بروز جمعہ بہت سویرے بیدار ہواور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور خود غسل کرے اور بیوی کو بھی غسل کرائے اور جمعہ کے وقت امام کے نزدیک ہو کر بیٹھے اور خاموشی سے خطبہ سنے تو اس کے ہر قدم پر جو مسجد تک پہنچنے کے لئے اٹھے گا ایک سال کے گناہوں کا کفارہ لکھا جائے گا۔

ان ہر دو روایات سے معلوم ہوا کہ جمعہ کے دن جماع سے دوہرا اجر ملے گا اور آداب جمعہ اور آداب خطبہ بھی ملحوظ رکھے تو ہر قدم پر سال بھر کے گناہوں کا کفارہ بھی ہو جائے گا۔

ان لوگوں کے لئے جو روزانہ جماع پر قدرت نہیں رکھتے ان کے لئے اس حدیث میں بڑی بشارت ہے، اگر یہ لوگ جمعہ کے دن کو معمول بنالیں تو بے حساب ثوابوں سے نوازے جائینگے

مدّتِ جماع

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یکفی المؤمن الوقعۃ فی الشھر۔

(منتخب کنز العمال ج ۶)

یعنی مہینہ میں ایک جماع کر لینا کافی ہے یعنی آدمی اگر اترے ہوئے عمر میں روزانہ جماع پر قدرت نہیں رکھتا یا جمعہ کے دن بھی جماع کرنے سے عاجز ہے تو پھر مہینہ میں ایک بار بھی جماع کرے تو یہ کافی وافی ہو گا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ بعض علماء نے لکھا ہے کہ عورت سے جماع ہر چار ماہ میں فرض ہے، کچھ علماء نے کہا ہے کہ اس بارے میں کوئی تحدید نہیں ہے جماع کا وجوب قوت و حاجت کے مطابق ہے جس طرح اس کے ملک میں ایسے عمرؓ نے لوگوں اور ایسی قوت رکھنے والوں کے لئے معروف ہو اس کے مطابق جماع کا فرض انجام دینا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیئے۔ (السیاسۃ الشرعیۃ ص۱۲۴)

شوہر کی لطیف انداز میں شکایت

حضرت عمرؓ کے پاس ایک عورت یہ شکایت لے کر آئی اور کہنے لگی اشکو الیک خیر اھل الدنیا یقوم اللیل حتی یصبح و یصوم النھار حتی یمسی یعنی میں دنیا کے ایک بہترین انسان کی شکایت پر مجبور ہوں جو رات بھر عبادت کرتے اور دن بھر روزہ رکھتے ہیں، یہ کہہ کر وہ رخصت ہو گئی، حضرت عمرؓ نے عورت سے کہا جزاک اللہ فقد احسنت الثناء یعنی خدا تجھ کو جزائے خیر دے کیا اچھی تو نے تعریف کی۔ اس مجلس میں حضرت کعبؓ بھی موجود تھے وہ بولے آپ نے عورت کی دادرسی نہ فرمائی، پوچھا اس نے کوئی خاص شکایت تو نہیں کی تھی، حضرت کعبؓ نے کہا کہ اُس نے اپنے شوہر کی بے تعلقی و مصاحبت وغیرہ سے علیحدگی کی لطیف انداز میں شکایت کی ہے۔ جب اس کے شوہر دن بھر روزہ رکھتے ہیں تو عورت کے قریب نہیں جا سکتے اور رات بھر جب عبادت کرتے ہیں تو اس کے بچھونے پر کب جانے والے ہوتے ہیں، یہ سُن کر حضرت عمرؓ نے عورت کو طلب فرمایا اور اس کے شوہر کو بھی بلایا اور باہمی تعلقات رکھنے پر متوجہ کر دیا۔

(منتخب کنز العمال ج ۶ ص۴۲۱)

حُسنِ معاشرت کے لئے حضرت عمرؓ کا ایک فرمان

حضرت عمرؓ سے ایک عورت نے شکایت کی کہ اس کا شوہر اس کے ساتھ ہم بستری یعنی زن و شوہر کے تعلقات نہیں رکھتا، حضرت عمرؓ نے اس کے شوہر کو بلایا اور دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ میری قوتیں زائل ہو چکی ہیں کیونکہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری شباب کی قوتیں رخصت ہو چکیں، یہ سُن کر حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ مہینہ میں ایک بار اس سے ہم بستری کر سکتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں بلکہ اس سے زیادہ کی قوت رکھتا ہوں، پوچھا

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنی مدت میں جماع کرسکتے ہو اس نے کہا کہ ہر پندرہ روز میں ایک بار اس سے جماع کرتا ہوں، یہ سن کر عمر فاروق نے کہا کہ تو بلا وجہ شکایت کرتی پھرتی ہے، ہر پندرہ دن میں جماع عورت کے لئے بالکل کافی ہے ۔

(منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۴۲۱)

مرد کی پیرانہ سالی قابل لحاظ ہے

حضرت عمرؓ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی کہ میرے شوہر میں اب شر زیادہ اور خیر کم ہو گیا ہے، حضرت عمرؓ نے شوہر کا نام دریافت کر کے اس کے شوہر ابو سلمہ کو بلایا جب آدمی اس کے شوہر کو بلانے گیا تو وہ حضرت عمرؓ کے پیچھے آن کر بیٹھ گئی، ابو سلمہ جب آگئے تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ عورت جو میرے پیچھے بیٹھی ہے تمھاری بیوی ہے یہ شکایت کرتی ہے کہ تم سے اب اس کو کوئی نفع نہیں رہا اور خیر کم ہو کر تم میں شر زیادہ ہو گیا ہے، ابو سلمہ نے کہا کہ امیر المومنین یہ وہ عورت ہے جو قبیلہ کی عورتوں میں سب سے زیادہ خوش عیش ہے اس کے پاس کپڑے سب سے زیادہ ہیں، سب سے زیادہ آسودگی کے ساتھ گزر کر رہی ہے ہاں یہ بات ضرور ہے کہ اس کا شوہر اب جوان نہیں بڈھا ہے، حضرت عمرؓ نے عورت سے پوچھا کہ کیا ان کا بیان صحیح ہے۔ عورت نے کہا ہاں بالکل صحیح ہے تو حضرت عمرؓ نے دُرّہ اٹھایا اور کہا کہ اے دشمن جان تو نے اس کے مال کو کھایا اور اس کی جوانی کو فنا کیا اور اب شکایت کرنے آئی ہے، پھر شوہر سے کہا کہ اے ابو سلمہ تو اس کو اس کی شکایت پر سزا نہ دینا اور اس سے کوئی رنجش نہ رکھنا ۔

(منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۴۱۳)

حضرت علیؓ کے پاس ایک مقدمہ

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ شوہر ہجوم افکار میں جلد بوڑھا ہو جاتا ہے اور بیوی کچھ بے فکری اور کچھ جسمانی موزونیت کے سبب نسبتہً شوہر سے مضبوط و پر قوت ہوتی ہے ۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی حالت میں عورت کو صبر و ضبط کرنا چاہیئے، حضرت علیؓ کے پاس ایک عورت آئی اور بڑی فصاحت سے کہنے لگی کہ نہ تو میں بیوہ کہی جا سکتی ہوں اور نہ سہاگن ہی بیوہ تو اس لئے نہیں شوہر والی ہوں اور شوہر والی اس لیئے نہیں کہ جو مقاصد شوہر سے ہیں وہ پورے نہیں ہوتے اس کے پیچھے پیچھے اس کا شوہر لاٹھی ٹیکتا ہوا آن پہنچا، حضرت علیؓ نے اس سے پوچھا کہ تم کچھ بھی قدرت نہیں رکھتے؟ اس نے کہا اب کچھ بھی قدرت نہیں رکھتا، حضرت علیؓ نے پوچھا کہ کیا صبح کے قریب بھی اس کا احساس نہیں ہوتا جبکہ بوڑھے کے اعضاء میں بھی اس وقت حرکت وانتشار پیدا ہو جاتا ہے اس نے کہا کہ اس وقت بھی نہیں حضرت علیؓ نے عورت سے کہا کہ صبر و تقویٰ کے ساتھ تعلقات شوہری کو سابقہ ایام مسرت کی یاد کے ساتھ قائم رکھو۔

(منتخب کنز ج ۶ ص۴۲۱)

عورت کا درجہ گھریلو کام میں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عورتیں اپنے گھر کے انتظامات میں محنت و مشقت کرتی ہیں وہ مجاہدین کے جہاد کے برابر ثواب پائیں گی۔

(منتخب کنز العمال ج ۶ ص۴۲۷)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ عورت کو شوہر کے کام میں حصہ لینا چاہیئے۔ گھر کی جھاڑو کرنا، کھانا پکانا، شوہر کا بستر ٹھیک کرنا اور ساس کا بچھانا وغیرہ یہ سب بقدر معروف ہے بعض فقہاء نے کہا واجب ہے، بعض نے کہا کہ کچھ بھی واجب نہیں ہے، بعض نے کہا کہ کچھ خفیف کام واجب ہے، بعض نے کہا کہ عورتوں سے شوہر کو فائدہ اٹھانے کا حق اسی وقت تک ہے جب تک اسے بار نہ ہو۔ (السیاستہ الشرعیۃ ص۴۳)

زیادہ کشادہ برتاؤ مصلحت کے خلاف ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کم کپڑے دے کر عورتوں پر قابو حاصل کرو،

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ زیادہ عمدہ کپڑوں کے مل جانے پر ان کو اپنے فیشن ایبل کپڑے اور اپنے زینت و سنگار دکھانے کی فکر لاحق ہو جاتی ہے اور باہر نکل کر دوسری عورتوں میں اپنی تزئین دکھانے کا شوق غالب آجاتا ہے۔

(منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۲۱۱)

عورتوں کو قبلہ نہ بناؤ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یاتی علی الناس زمان همتهم بطونهم وشرفهم متاعهم وقبلتهم نساءهم ودينهم دراهمهم اولئك شر الخلق لاخلاق لهم۔

(مسند احمد ج ۵ ص ۴۰)

یعنی لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ ان کی عالی ہمتی وبلند پردازی پیٹ و معاش کے مسئلہ پر صرف ہوگی بڑے بڑے مقالے ولیکچر اس اس موضوع پر دیئے جائیں گے اور شرف و فضیلت کی چیز ان کی بڑی سے بڑی سرمایہ داری ہوگی، ان کی عورتیں ہی ان کا مرکز وقبلہ بنیں گی، ان کی دینداری درہم و دینار کی نذر چڑھ جائے گی، یہ لوگ بدترین مخلوق ہیں اور ان کا آخرت میں کچھ بھی حصہ نہ ہوگا۔

آج زمانہ اس حدیث مبارکہ کے ایک ایک حرف کی سچائی پر گواہ ہے ساری دنیا نے پیٹ کے مسئلہ کو سب سے بڑی اہمیت دے دی ہے اور درہم و دینار کی پوجا ہو رہی ہے سرمایہ داری ہی عزت و شرف کی چیز سمجھی جارہی ہے، عورتیں سب لوگوں کی قبلہ کعبہ بن چکی ہیں۔

ایک لطیفہ

دہلی میں ایک مولانا صاحب علم نحو کے بڑے ماہر تھے اور مولانا نحوی سے مشہور تھے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر آمدنی پر گزر اوقات کر رہے تھے۔ کسی واقف کار مخلص دوست نے مشورہ دیا کہ مولانا بھوپال میں اہل علم کی بڑی عزت ہے آپ وہاں چلے جائیے وہاں ڈیڑھ دو سو روپیہ ماہوار تنخواہ مل جائے گی، کہنے لگے کہ اچھی بات ہے مگر پہلے امیر المومنین سے دریافت کر لوں کہ انکی مرضی دہلی چھوڑنے پر ہے یا نہیں، دوست نے کہا کہ ہندوستان میں کون امیر المومنین ہیں کہ آپ ان سے دریافت کریں گے فرمایا کہ امیر المومنین یہ ہماری عورتیں ہیں جو ہم سب پر حکومت کرتی ہیں، ان کے احاطہ اقتدار اور دائرہ حکومت سے کوئی باہر نہیں جا سکتا۔ کہنے سننے میں تو یہ ایک لطیفہ ہے مگر دراصل پوچھئے تو یہ امر واقع ہے جس کا تجربہ ہر اہلی زندگی رکھنے والے کو روز مرہ ہو رہا ہے۔

عورت شوہر کے بعد کھانا کھائے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو تعلم المرأۃ ماحق الزوج لاتاکل ماحضر غذائہ وعشائہ حتی یفرغ منہ۔

(منتخب کنز العمال ج ۲ ص ۴۰۴)

یعنی اگر عورت کو شوہر کے حقوق کا علم ہو جائے تو وہ کبھی صبح و شام کا کھانا اس وقت تک نہ کھائے گی جب تک کہ اس کا شوہر کھانے سے فارغ نہ ہو جائے۔

اس سے معلوم ہوا کہ نیک اور صالح عورتوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنے کھانے سے پہلے شوہر کو کھلاتی ہیں اور اس کے کھانے کو گرم رکھتی ہیں اور صبح و شام کے کھانے میں شوہر کا انتظار کرتی رہتی ہیں۔

عورت کو شوہر کے کاموں میں معاونت کرنی چاہیئے

حضرت زبیرؓ شروع زمانہ میں بہت غریب تھے صرف ایک گھوڑا ایک اونٹ آپ کے پاس سواری وغیرہ کے لئے تھا لیکن غلام کوئی بھی نہ تھا جانور کے لئے چارہ گھاس وغیرہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا انتظام کرنا۔

حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی حضرت اسماءؓ آپ کے عقد میں تھیں تو یہ پاکباز خاتون روزانہ ۹ میل حضرت زبیرؓ کے نخلستان میں جاتیں اور وہاں سے اونٹ کے لئے گٹھلیاں و چارہ وغیرہ اپنے سر پر لاد کر لاتیں، پھر اسے خود توڑتیں اور ریزہ ریزہ کرتیں اور جانوروں کو کھلاتیں اور ڈول سے خود پانی کھینچ کر نکالتیں اور ان جانوروں کو پانی پلاتیں، باغ مدینہ سے ۹ میل دور تھا اور یہ آنحضورؐ نے حضرت زبیرؓ کو عطا فرمایا تھا۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص۲۱۵ و طبقات ابن سعد ج ۸)

آپ ذرا ان کی محنت و خدمتِ زوج کو ملاحظہ کیجئے کہ ۹ میل روزانہ پیدل آتی جاتیں اور سر پر گٹھلیوں کا بوجھ بھی لاد کر لاتیں، آج کی بیویوں کو بھی اسی طرح شوہر کی غریبی میں معاون بننا چاہیئے، پھر خدا نے حضرت زبیرؓ کو بے حد مالدار کیا کروڑوں کے مالک ہوئے اور حضرت اسماءؓ کی عسرت و تنگی کا زمانہ جلد کٹ گیا۔

(صحیح بخاری باب برکۃ مال الغازی کتاب الجہاد ملاحظہ کریں)

شوہر کی محبت و خدمت

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی اہلیہ کا نام زینبؓ تھا، انھوں نے رسول کریمؐ سے عرض کیا کہ میں دستکاری میں جو کچھ پیدا کرتی ہوں شوہر اور اولاد پر صرف ہو جاتا ہے اس لئے محتاجوں و فقیروں کو دینے کے لئے میرے پاس کچھ نہیں بچتا ہے، ایسی صورت میں مجھ کو کچھ ثواب حاصل ہو سکتا ہے یا نہیں، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم کو ڈبل ثواب ملیگا ایک تو صدقہ کا ثواب دوسرے قرابت داروں سے حسنِ سلوک کا ثواب۔

(صحیح مسلم باب الصدقہ و اسد الغابہ ج ۵ ص۴۷۳)

۲۔ حضرت خولہ اپنے شوہر سے از حد محبت کرتی تھیں، ایک بار ان کے بوڑھے شوہر نے کسی غصہ میں آکر کہدیا کہ انت علی کظھر امی یعنی تو مجھ پر میری ماں کی پیٹھ کی طرح ہے

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھاپے میں تند مزاجی آ ہی جاتی ہے، غصّہ فرو ہو تو سخت نادم ہوئے، بیوی کے پاس آنا چاہا تو خولہؓ نے کہا کہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ نہ پوچھ لیں ہمارے تعلقات حرام ہیں، شرم کے مارے خود تو گئے نہیں البتہ ان کی اہلیہ حضرت خولہؓ نبی کریمؐ کے پاس آئیں اور کہا کہ مجھ کو میرے شوہر بہت محبوب ہیں وہ میرے چچازاد بھائی بھی ہیں انھوں نے مجھ کو ایسی بات کہدی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ میرے خیال میں تم ان کے لئے حرام ہو چکی ہو، خولہؓ کو بڑا صدمہ ہوا، ہاتھ اٹھا دعا فرمائی کہ خدایا میں تجھ سے اس جدائی و رنج وغم کی شکایت کرتی ہوں، اے خدا جو بات ہمارے لئے باعثِ رحمت ہو وہ بات اپنے نبی کی زبان سے ظاہر فرما، تھوڑی دیر میں وحی کے آثار ظاہر ہوئے آنحضرتؐ پر قد سمع اللہ قول التی تجادلک فی زوجھا وتشتکی الی اللہ ورسولہ واللہ یسمع تحاورکما ان اللہ سمیع بصیر کی آیات نازل ہوئیں آپؐ نے مسکرا کر فرمایا کہ شوہر سے کہدو کہ لونڈی یا غلام آزاد کردیں، خولہؓ نے کہا اللہ کے نبیؐ کس کو آزاد کردیں نہ ان کے پاس لونڈی ہے نہ غلام فرمایا کہ اچھا مسلسل ساٹھ روزے رکھ لیں خولہؓ نے کہا وہ اس کی طاقت نہیں رکھتے، دن میں کئی بار کھاتے ہیں پھر بھی کمزوری رہتی ہے تو فرمایا کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلادیں فرمایا یہ بھی ان سے ممکن نہیں ہے ان کے پاس غلہ بھی نہیں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام منذر بنت قیس سے ایک اونٹ کھجور لے کر ساٹھ مسکینوں پر صدقہ کردو، خولہ گھر پہنچیں شوہر منتظر تھے پوچھا کیوں خولہ کیا ہوا، کہا سب خیریت ہے تم خوش قسمت ہو کھجوروں کا ایک انبار اونٹوں پر لاد کر ابھی آوے گا تم اس کو ساٹھ مسکینوں پر صدقہ کردو، یہ کفارہ ادا کرنے کے بعد ہمارے تمھارے تعلقات بحال ہو جائیں گے۔

(طبقات ابن سعد ج ۸)

ان واقعات میں دیکھئے کہ شوہروں کی محبت و خدمت میں ان کی بیویوں نے کس طرح اپنا بہترین فرض ادا کیا۔

ایک عقلمند محب شوہر صحابیہ

کتب حدیث میں یہ روایت محفوظ ہے ام سلیم کی عقلمندی اور شوہر سے محبت کی یہ

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات آج بھی ہزاروں عورتوں کے لئے اپنے اندر درس عبرت وبصیرت رکھتی ہے ابن الجوزیؒ لکھتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ کا لڑکا بیمار تھا لیکن اس حالت میں کاروباری ضروریات کے سبب حضرت ابوطلحہؓ باہر نکل گئے تھوڑی دیر کے بعد لڑکے کا انتقال ہوگیا۔ جب رات میں واپس آئے تو سب سے پہلے اپنے قریب البلوغ بیٹے کا حال اس کی ماں سے دریافت کیا، تھکے ماندے شوہر باہر سے آئے تھے، اگرچہ وہ یہ جواب دے دتیں کہ ان کا لڑکا انتقال ہوگیا تو ابوطلحہؓ بے چین ہوجاتے اور کھانا پانی کچھ کھا پی نہ سکتے، اس طرح اور خستہ و درماندہ ہوجاتے اس لئے ام سلمہؓ نے کمال عقلمندی سے جواب دیا ھو اسکن ما کان یعنی پہلے سے اب زیادہ سکون کی حالت میں ہے اس کے بعد شوہر کو کھانا کھلایا تھکے ماندے شوہر کی خدمت بھی کی، رات کو میاں بیوی ساتھ سوئے یہاں تک کہ ابوطلحہ نے خواہش کی تکمیل بھی کی، صبح کو بیوی نے مسئلہ پوچھا کہ کسی نے امانت دی ہو پھر وہ اس امانت کو واپس مانگے تو کیا کچھ رنج کرنا چاہیئے، انھوں نے کہا بخوشی دے دینا چاہیئے، اس پر کہا کہ تمہارا لڑکا اللہ کی طرف سے امانت تھا اسے واپس لے لیا گیا ہے تو حضرت ابوطلحہؓ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور یہ واقعہ آنحضورؐ کو سنایا۔ نبی کریمؐ نے ام سلیمؓ کے اس طرز عمل کی بے حد تحسین فرمائی۔

محبت سے کھلانے کا ایک نادر واقعہ

ایک بزرگ اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی نے میرے خورد و نوش و دیگر ضروریات پر سات ہزار درہم جو اس کی ذاتی ملکیت تھی میرے لئے خرچ کر دیا، اس کا دستور تھا کہ جب کھانا پکا لیتی تو خود نکال کر میرے سامنے لاتی اور کہتی کہ میرے سرتاج اس میار کھانا کو خوشی سے کھایئے فما نضجت الا بالتسبیح یعنی میں نے پورا کھانا تسبیح پڑھ پڑھ کر پکایا ہے، اب تسبیح وتقدیس کی فضا میں بیوی کے کھانا پکانے کا یہ تصور ہی کہاں ہے۔؟

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حُسنِ معاشرت پر امام احمد بن حنبلؒ کا واقعہ

میاں بیوی میں خلاف مزاج امور کا پیش آجانا اور ان میں اختلاف پڑ جانا دن رات کا تجربہ ہے، باہمی اختلاف میں رنجش و تلخی پیدا ہو جاتی ہے مگر اچھے لوگوں کو خدا بھی اہلیہ اچھی ہی عنایت کرتے ہیں، چنانچہ احمد بن حنبلؒ کو خدا نے ایسی ہی نیک مزاج بیوی عطا فرمایا تھا کہ کبھی امام اور اُن کی اہلیہ کے درمیان کوئی اختلاف ہی رُونما نہ ہوا، خود حضرت امام بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ میری بیوی نے میرے پاس تیس ۳۰ برس تک زندگی گزاری لیکن فما اختلفت انا ولاھی فی کلمۃٍ واحدۃٍ یعنی اس پوری مدت میں مجھ میں اور میری بیوی میں کسی معاملہ میں بھی اختلاف نہ پیدا ہوا۔

ج ۴ ص ۴۳۸
(تاریخ خطیب بغدادی)

آج کل کا زمانہ ہے کہ بالعموم ایک ایک دن میں خلاف مزاج امور پیش آتے رہتے ہیں اور میاں بیوی میں نوک جھونک چلتی رہتی ہے، کتنے خوش قسمت تھے امام احمد بن حنبلؒ کہ تیس ۳۰ برس کی طویل مدت میں کبھی کوئی باہمی اختلاف رونما نہ ہوا، اکبر الٰہ آبادی نے کیا خوب لکھا ہے۔

بی اے بھی پاس اور بی بی بھی ملے دل پسند وہ تو محنت کی بات ہے اور یہ تو قسمت کی بات ہے

حُسنِ معاشرت کا ایک تازہ واقعہ

اخبار صدق جدید کے شذرات میں حضرت مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی اہلیہ کا حال جنتی خاتون کے عنوان سے شائع ہوا ہے، مولانا کی اہلیہ کا نام زلیخا بیگم تھا۔ ان میں وہ تمام خوبیاں تھیں جو ایک اچھی خاتون میں ہونی چاہیئے، وہ اُمور خانہ داری سے بھی پوری طرح واقف تھیں اور مہمان نواز بھی تھیں، ایک دن کوئی خاتون ان سے ملنے گئیں تو خلاف عادت دس پندرہ منٹ بعد مسکراتی ہوئی آئیں اور معانقہ کرتے ہوئے کہا کہ معاف کیجئے گا بہن

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو اتنی دیر تک میرا انتظار کرنا پڑا میں مولانا کو کھانا کھلا رہی تھی۔

وہی خاتون بیان کرتی ہیں کہ ایک دن جب صبح میں پہنچی تو بیگم آزاد کے نرگسی آنکھوں میں سرخ ڈورے دیکھ کر میں نے مسکرا کر پوچھا کہ رت جگا ہوا ہے بھاوج؟ آنکھیں کیوں خمار و نیند سے بوجھل ہو رہی ہیں، وہ ہنس کر بولیں کہ آپ کی عادت تو بس بنانے کی ہے، آج کل مولانا تفسیر لکھ رہے ہیں، رات کے دو بجے کے بعد اٹھ بیٹھتے ہیں جتنی دیر وہ لکھتے ہیں پنکھا جھلتی رہتی ہوں، موسم بہت گرم ہے حبس ہی رہتا ہے بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ جاگیں اور محنت کرتے رہیں اور میں آرام سے سوتی رہوں۔

اس پر مولانا دریاآبادی کیا خوب قیمتی نوٹ لگاتے ہیں۔

اللہ اللہ اتنے بڑے پبلک لیڈر کی بیوی کے لئے اس بیسویں صدی میں پردہ نشین ہونا ہی بڑی بات ہے چہ جائیکہ اگلی جنتی بیویوں کی طرح شوہر کو کھانا بھی کھلائیں اور ان کو پنکھا بھی جھلیں اور شوہر کے آرام و راحت رسانی میں راتوں کو اپنی نیند بھی خراب کریں۔

(صدق جدید اکتوبر ۱۹۵۸ء)

نیک بیویاں دنیا کی جنت ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الدنیا متاع وخیر متاعھا المرأۃ الصالحۃ۔ (صحیح مسلم)

دنیا فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کی سب سے بہتر پونجی نیک و صالح بیوی ہے۔

ابن ماجہ کی حدیث ہے کہ تقویٰ و ایمان کے بعد مومن کے لئے سب سے بہتر چیز نیک عورت ہے، اگر اسے حکم دے تو اس کی فرماں برداری کرے اگر اس کی طرف دیکھے تو خوش کر دے اگر کوئی قسم کھالے تو پوری کر دے اگر اسے چھوڑ کر پردیس میں چلا جائے تو اپنے نفس اور خاوند کے مال کی حفاظت کرے۔

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلمۂ جامعہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح مسلمان مردوں میں وعظ فرماتے تھے اسی طرح ہفتہ میں ایک دن عورتوں کو بھی وعظ سناتے تھے، حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ وعظ کے لئے کہیں سے دعوت آئی تو دریافت فرماتے کہ مردوں میں وعظ ہوگا یا عورتوں میں جب مردوں میں وعظ ہوتا تو آپ تنہا جاتے اور آپ کے اصحاب جاتے، جب عورتوں میں وعظ کہنا ہوتا تو آپ کسی بیوی کو بھی ساتھ لے جاتے، حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ نے زنانہ میں جب وعظ کہا تو ہمیشہ پردہ سے وعظ فرمایا عورتوں کو حضورؐ نے بیعت بھی کیا مگر کسی کا ہاتھ نہیں چھوا۔

ایک بار آپ سے ایک کنواری لڑکی نے پوچھا کہ میری جنت کہاں ہے حضورؐ نے فرمایا شوہر والی ہونے سے پہلے جنت ماں باپ کے قدموں کے نیچے ہے اور شوہر والی ہونے کے بعد جنت شوہر کے قدموں کے نیچے ہے۔

شوہر پر بھی عورت کے کچھ حقوق ہیں، روٹی، کپڑا، مکان سب کی ذمہ داری شوہر پر ہے، بیوی سلا سلایا کپڑا بھی طلب کر سکتی ہے، پکا ہوا کھانا بھی طلب کر سکتی ہے لیکن بیوی ہماری خاطر باورچن بن جاتی ہے، بچوں کا کپڑا بھی سلتی ہے، اس طرح وہ ایک درزن بھی ہے، بچوں کے پاخانہ پیشاب کو دن ورات صاف کرتی ہے اس طرح وہ ہماری بھنگن بھی ہے، ہمارے بچے کو دودھ پلاتی ہے، اس طرح وہ ہماری دایہ بھی ہے عورت کے ان تمام احسانات کی قدر کرنی چاہیئے۔

۲۔ خود سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم اپنے ازواج مطہرات کے کاموں میں مدد فرماتے تھے، کبھی گھر میں جھاڑو دیتے، کبھی کپڑا سی لیتے، کبھی آٹا گوندھتے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مهنة اهله یعنی آنحضرت اپنے اہل کے محنت کے وقت والے کاموں میں شرکت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے تھے۔

۳۔ کھانا پکاتے وقت عورتوں کے ناک میں دھواں جانے سے جو تکلیف ہوتی ہے اس پر بھی آپ نے عورت کے لئے ثواب بتلایا ہے۔

۴۔ شوہر کے سوا باپ تک کی تنہائی کو نوجوان لڑکی کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپسند فرمایا ہے، ایک بار حضرت عائشہ رضی کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی تنہا تھے۔ حضور نے غصہ سے فرمایا، ابوبکر کیا شیطان کا خطرہ دور ہو گیا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی نے عرض کیا حضور کیا میرے لئے ایسا خیال فرمایا گیا ہے آپ نے جواب دیا کہ شیطان ابنِ آدم کے خون میں گردش کر رہا ہے۔

۵۔ ایک بار حضرت فاطمہ رضی ناخوش ہو کر حضرت علی رضی کے گھر سے نبی کریم کے گھر چلی آئیں اور کچھ شکایت کرنے لگیں، اتنے میں آپ تشریف لے آئے، آپ کو معلوم ہوا کہ شوہر سے ناخوش ہو کر میرے گھر آئی ہیں آپ نے اپنے لختِ جگر فاطمۃ الزہرا سے فرمایا کہ واپس جاؤ اور بطور نسخہ آپ نے فرمایا کہ جو عورت شوہر کے گھر میں ہونے والے تکالیف کا حال اپنے ماں باپ سے بیان نہ کرے بلکہ آرام سے گزر بسر کا تذکرہ کرے تو شوہر کے گھر واپس جانے سے پہلے خدا اس کے گھر کے حالات کو بدل دے گا اور تکالیف کی جگہ آرام کے اسباب مہیا کرے گا۔

۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب لڑکی روٹھ کر گھر واپس آئے تو اس کو اسی دن واپس کر دو۔

مگر آج کل دستور ہے کہ لڑکی کو فوراً ہی بلا لیتے ہیں اور طرفین میں مقدمہ بازی شروع ہو جاتی ہے، آپ نے فرمایا کہ لڑکی کو فوراً واپس کر دینے سے خدا تعالیٰ اس خاندان میں خوشحالی و فارغ البالی پیدا کرے گا۔

روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ رضی اور ان کے شوہر حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں کچھ خانگی شکر رنجی کی باتیں ہوئیں اور حضرت فاطمہ رضی رسول کریم کے پاس چلی آئیں تو حضرت

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیؓ بھی خاموش آگئے اور ایسی جگہ رُک گئے جہاں سے گفتگو سُن سکیں، حضرت فاطمہؓ کی شکایت پر آنحضرتؐ نے فرمایا اے بیٹی وہ کون سے مرد و عورت ہیں جن کے درمیان کبھی رنجش نہ ہو، اور کیا ضروری ہے کہ مرد تمام کام عورت کی منشاء کے مطابق ہی کرے اور بیوی کو کچھ نہ کہے، آخر میں آپؐ نے اپنی قرۃ العین کو ان الفاظ میں خطاب کیا یا بنیۃ اسمعی وتسمحی، یعنی پیاری بیٹی جو کچھ کہا جائے اُسے سُنا کرو اور درگذر کرتی رہو۔

(طبقات ابن سعد کتاب النساء)

حضرت علیؓ اس منصفانہ گفتگو سے بہت متاثر ہوئے اور حضرت فاطمہؓ کو خوش و خرم اپنے گھر لے گئے۔

سسرال میں لڑکیوں کو کیا ڈھنگ اختیار کرنا چاہیئے جس سے اس کے نئے گھر میں اس کا اقتدار و اختیار قائم ہو جائے اس کا بھی طریقہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا واعقلی انہ لا امراۃ لا تاتی ھوی زوجھا خوب اچھی طرح سمجھ لو کہ شوہر کے گھر میں اقتدار و اختیار کسی عورت کو اُس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک وہ شوہر کی خواہش کے مطابق کام نہ کرے۔

الغرض مسلمانوں کو زندگی کے ہر معاملہ میں ہر ہر شعبہ میں نبی کریمؐ مکمل ہدایات دے گئے ہیں، ان پر عمل کرنے سے ہم ہر شعبۂ زندگی میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اللہ پاک سے دعا ہے کہ حقوق و معاملات کے سلسلہ میں کتاب و سُنّت کے ان مضامین کو تمام مسلمانوں کے دلوں میں بٹھا دے اور ہم سب کو ادائے حقوق و صفائی و معاملات کی بہترین توفیق بخشے اور سچا و پکا مسلمان بنائے۔

آخر میں امام غزالیؒ کی ایک مفصل نصیحت پر اس کتاب کا خاتمہ کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو تلافی مافات و صفائی معاملات کی توفیق سے نوازے۔

. . . .

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام غزالیؒ کی ایک نصیحت

امام غزالیؒ لکھتے ہیں کہ جن لوگوں نے دنیا میں کسی قسم کا ظلم روا رکھا ہو گا، دن قیامت کے وہ تمام لوگ مظلوم دفریادی ہوں گے، اللہ پاک ان کو بدلہ دلائے گا، قیامت میں کوئی شخص کسی کی گردن پکڑے گا اور کوئی کسی کی پیشانی پکڑے گا، کوئی غلاف پکڑ کے کہے گا کہ اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے، کوئی کہے گا کہ اس نے مجھ کو گالی دی ہے، کوئی کہے گا کہ اس نے مجھ سے استہزاء وتمسخر کیا ہے، کوئی کہے گا کہ اس نے میری غیبت کی ہے اور بُرے الفاظ سے مجھ کو یاد کیا ہے، کوئی کہے گا کہ یہ میرا پڑوسی تھا اس نے میرے ساتھ بُرائی کی ہے، کوئی کہے گا کہ اس نے میرے ساتھ ایک معاملہ کیا تھا اور اس میں مجھ کو دھوکہ دیا، کوئی کہے گا کہ اس نے مجھ سے خرید و فروخت کیا تھا تو اس میں مجھ سے غبن کیا تھا اور خسارہ میں ڈالا، کوئی کہے گا کہ اس نے سامان کا عیب چھپا کر مجھ سے بیچا، کوئی کہے گا کہ اس نے اپنے سامان کے نرخ بتانے میں مجھ سے فریب کاری کیا تھا۔

کوئی کہے گا کہ یہ شخص مالدار تھا اور میں بھوکا تھا لیکن اس نے مجھ کو کھانا نہیں کھلایا کوئی کہے گا کہ مجھ پر ظلم ہو رہا تھا اور یہ دفع کرنے پر قادر تھا لیکن اس نے ظالم کے ساتھ اعانت کی اور اپنے اثر و اقتدار کے ذریعہ مجھ کو ظالم کے گزند سے نہیں بچایا۔

الغرض اپنی زندگی میں جس جس مجلس میں جس جس کی غیبت کی ہو گی جس جس کے ساتھ خیانت کیا ہو گا جس جس کو نظر بد سے یا نظر تحقیر سے دیکھا ہو گا وہ سب لوگ ظالم کو چاروں طرف سے گھیر کر حضرت جبار جل جلالہٗ سے فریاد کرینگے کتنی حسرت کا وہ دن ہو گا جب کوئی جواب آپ کے پاس نہ ہو گا اور بساط عدل بچھی ہو گی، خداوند تعالیٰ پوری حکومت مطلقہ کے ساتھ ظالم کو مخاطب کرے گا اس وقت تم مفلس و عاجز و فقیر ہو گے اور کچھ روپے پیسے دے کر بھی کسی کا حق معاف

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرا سکو گے، اُس وقت تمھاری ساری نیکیاں جس کے حصول میں تم نے ساری عمر کو لگایا تھا ایک ایک کر کے حبط ہو جائیں گی اور مظلوموں کے حقوق کے عوض یہ ساری نیکیاں ان کو منتقل ہو جائیں گی اور تم ایک دیوالیہ مفلس کی طرح رہ جاؤ گے۔

(احیاء العلوم ج ۴ صفحہ ۵۰)

مکرم ناظرین سے التجا ہے کہ اس بُرے دن کے خیال سے آج کے دن اپنے اپنے معاملات کو درست رکھیں اور باہمی تعلقات کو اس طرح صحیح و خوشگوار کر لیں کہ کل آپ کی نیکیاں اور ریاضیاں تباہ و برباد نہ ہو جائیں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اچھی توفیق عطا فرمائے تا کہ ہم سب کے حقوق ادا کریں اور باہمی معاملات کو اپنی زندگی میں پاک و صاف کر لیں اور ایک پاکباز و راست باز مومن کی طرح خدا کے حضور حاضر ہوں اور جنت الفردوس میں عزت کے ساتھ مقام حاصل کریں۔

تمت بالخیر

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے علمی ذوق و شوق کی تسکین کے لئے صوری اور معنوی حُسن و خوبی کے ساتھ

(ہماری شہرہ آفاق دینی مطبوعات)

اسلامی عقائد (شرح عقیدہ طحاویہ)

تحریک اہلحدیث یورپ میں

شیطان کی اذان (گانا بجانا)

گلدستہ اُلفت (محمد سعید اُلفت)

اسلام اور مسیحیت (مولانا ثناءاللہ امرتسری)

خلافت وملوکیت کی تاریخی وشرعی حیثیت

اسباب اختلاف الفقہاء

(مولانا محمد صادق سیالکوٹی، مولانا زبیر علی زئی)

تسہیل الوصول اِلی فی تخریج صلوٰۃ الرسولؐ

یہود ونصاری (تاریخ کے آئینہ میں) (امام ابن قیم)

درج ذیل نامور مؤلفین کی کتب کے مکمل سیٹ دستیاب ہیں — تراجم وتالیف (ابو عبدالرحمن شبیر بن نور)

☆ مولانا محمد صادق سیالکوٹی کی شہرہ آفاق تصانیف (۳۲ کتب کا سیٹ) ☆ مولانا محمود احمد غضنفر کی تالیفات وتراجم ☆ سلسلہ تفہیم السنہ کی مطبوعات (مولانا عبدالرحمن کیلانی) ☆ علمی وتحقیقی تصانیف (علامہ احسان الٰہی ظہیر)

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور

المکتبۃ السلفیۃ

۹۹- جے ماڈل ٹاؤن - لاہور

15027

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواتین کیلئے بہترین تحفے

تہذیب النسواں

﴿ تالیف : نواب شاہ جہاں بیگم ﴾

یہ کتاب فرائض منزلی کی تعلیم کے لئے نہایت مفید اور کار آمد ہے۔ اس میں عورتوں کے امراض' ادویہ' گھٹی' عقیقہ' تقریبات' غذا و لباس' بیماری و علاج' منت و نذر' توہمات' ادعیہ' تربیت' والدین کا برتاؤ' گھر کی آرائش' زیورات' تعلیم' فنون سپہ گری' کھانا پکانا' کپڑا سینا' ازواج' حقوق الزوجین' طلاق و خلع' عدت' بیماری' تیمارداری' تعزیت' موت' جزع و فزع' تجہیزو تکفین' سوگ خیرات' مقبرہ' زیارت قبور وغیرہ کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے یہ کتاب اس قابل ہے کہ تمام پڑھی لکھی عورتیں اس کا مطالعہ کریں اور اپنا دستور العمل بنائیں۔

مراۃ النساء

اَلدُّنْیَا کُلُّھَا مَتَاعٌ وَّ خیرُ مَتَاعِ الدُّنْیَا الْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ

(صحیح مسلم)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا تمام متاع ہے' اور بہتر متاع دنیا کی عورت نیک بخت ہے۔"

خروش آموز بلبل ہو گرہ غنچے کی وا کردے — کہ تو اس گلستان کے واسطے باد بہاری ہے

اس کتاب میں دور جاہلیت کی عورت کی حالت زار بیان کرکے اسلام میں اس کے اعزاز و اکرام اور عزت و رفعت کا منظر دکھایا گیا ہے اور پھر اسلام کے وہ تقاضے بیان کئے گئے ہیں جو اس نے مسلمان وفا شعار عورت پر عائد کئے ہیں۔ اور جن کا پورا کرنا سکولوں کالجوں کی لڑکیوں اور تمام مسلمان عورتوں پر فرض ہے۔ اعلیٰ کاغذ خوبصورت کتابت دیدہ زیب ٹائیٹل ہے۔ صفحات 400

سیرت خدیجۃ الکبریٰ

﴿ مولانا عبدالمجید سوہدروی ؒ ﴾

ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ ؓ کی سیرت مبارکہ پر یہ کتاب مولانا عبدالمجید سوہدروی ؒ کے قلم سے بالکل انوکھے اور خوبصورت انداز میں لکھی گئی ہے۔

﴿ مکمل فہرست کتب حاصل کرنے کیلئے رابطہ فرمائیں ﴾

نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور 7321865

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری شہرہ آفاق مطبوعات

اسلامی تعلیم

مولانا عبدالسلام بستوی ؒ

(2 جلد مکمل سیٹ)

برصغیر کے معروف عالم مولانا عبدالسلام بستوی کی مفصل کتاب جس میں اسلامی عقائد و اخلاق' نکاح وطلاق' وراثت' بیوع' طہارت' نماز' زکوٰۃ آداب طعام ولباس' احکام صوم وعیدین' مناسک حج' حقوق اللہ حقوق العباد کی تفصیل' غمی و شادی کے اسلامی آداب اور قرآنی قصص وحکایات ایمان کی تمام شاخوں کا بیان اور دیگر مسائل زندگی سے متعلق اسلامی احکام وہدایت کی دل نشین اور سلیس زبان میں تشریح کی گئی ہے۔ عمدہ کاغذ اعلیٰ طباعت مضبوط جلد بندی۔

تعبیر الرویاء

تالیف : علامہ ابن سیرین

خوابوں اور ان کی تعبیروں کے بارے میں علامہ ابن سیرین ؒ کی مشہور زمانہ کتاب کا مختصر اردو ترجمہ۔ خوبصورت جلد اعلیٰ کاغذ۔

تہذیب النسواں

تالیف : نواب شاہ جہاں بیگم

یہ کتاب فرائض منزلی کی تعلیم کے لئے نہایت مفید اور کارآمد ہے۔ اس میں عورتوں کے امراض' ادویہ' گھٹی' عقیقہ' تقریبات' غذا و لباس' بیماری و علاج' منت و نذر' توہمات' ادعیہ' تربیت' والدین کا برتاؤ' گھر کی آرائش' زیورات' تعلیم' فنون سپہ گری' کھانا پکانا' کپڑا سینا' ازواج' حقوق الزوجین' طلاق و خلع' عدت' بیماری' تیمارداری' تعزیت' موت' جزع و فزع' تجہیز و تکفین' سوگ خیرات' مقبرہ' زیارت قبور وغیرہ کو نہایت شرح و بسط کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے یہ کتاب اس قابل ہے کہ تمام پڑھی لکھی عورتیں اس کا مطالعہ کریں اور اپنا دستور العمل بنائیں۔

مکمل فہرست کتب حاصل کرنے کیلئے رابطہ فرمائیں

نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور Ph : 732 1865

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری شہرہ آفاق مطبوعات

خلافت وملوکیت کی تاریخی وشرعی حیثیت

﴿ مولانا صلاح الدین یوسف ﴾

مولانا مودودی مرحوم کی کتاب خلافت وملوکیت کے جواب میں لکھی گئی وہ کتاب جسے اہل علم نے بے حد سراہا' اور مذکورہ کتاب کا مدلل جواب قرار دیا عمدہ کاغذ اعلیٰ طباعت مضبوط جلد بندی آفسٹ کاغذ۔

خطبات سلفیہ

﴿ تالیف: مولانا محمد اسمٰعیل سلفی ﴾

اس کتاب میں عبادت' معاملات' معاشرت' خوراک' طریق بحث' ایمانیات' قیامت' جہاد' رد شرک اور اسی قسم کے دیگر مضامین پر انتہائی سنجیدہ' عالمانہ اور محققانہ خطبات شامل ہیں۔ مختلف دینی موضوعات پر تیاری کرنے والے طلبہ کے لئے نہایت موزوں ہے۔

خطبات مدارس

﴿ سید سلیمان ندوی ﴾

سیرت نبوی ﷺ کے مختلف پہلوؤں پر 8 خطبے جن کو سید سلیمان ندوی نے اکتوبر 1925ء کو مدراس کے انگریزی مدرسوں کے طالب علموں اور عام مسلمانوں کے سامنے لالی ہال مدراس میں ہفتہ وار دیئے۔

شیطان کی اذان

﴿ قاری محمد سعید صدیقی ﴾

"الشیطان اول ما تغنا" (شیطان گانے اور بجانے کا موجد ہے)

گانا بجانا' طبلہ' سارنگی' ڈھول' باجے' قوالی' ریڈیو' ٹی وی' وی سی آر' ڈس انٹینا' سینما اور دیگر آلات موسیقی جو بجائے جاتے ہیں۔ یہ سب شیطان کی اذانیں ہیں کیونکہ شیطان گانے بجانے کا موجد ہے اور گانا بجانا اس کی اذان ہے۔

﴿مکمل فہرست کتب حاصل کرنے کیلئے رابطہ فرمائیں﴾ نعمانی کتب خانہ اردو بازار لاہور Ph 732 1865

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝
اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی
اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۝

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

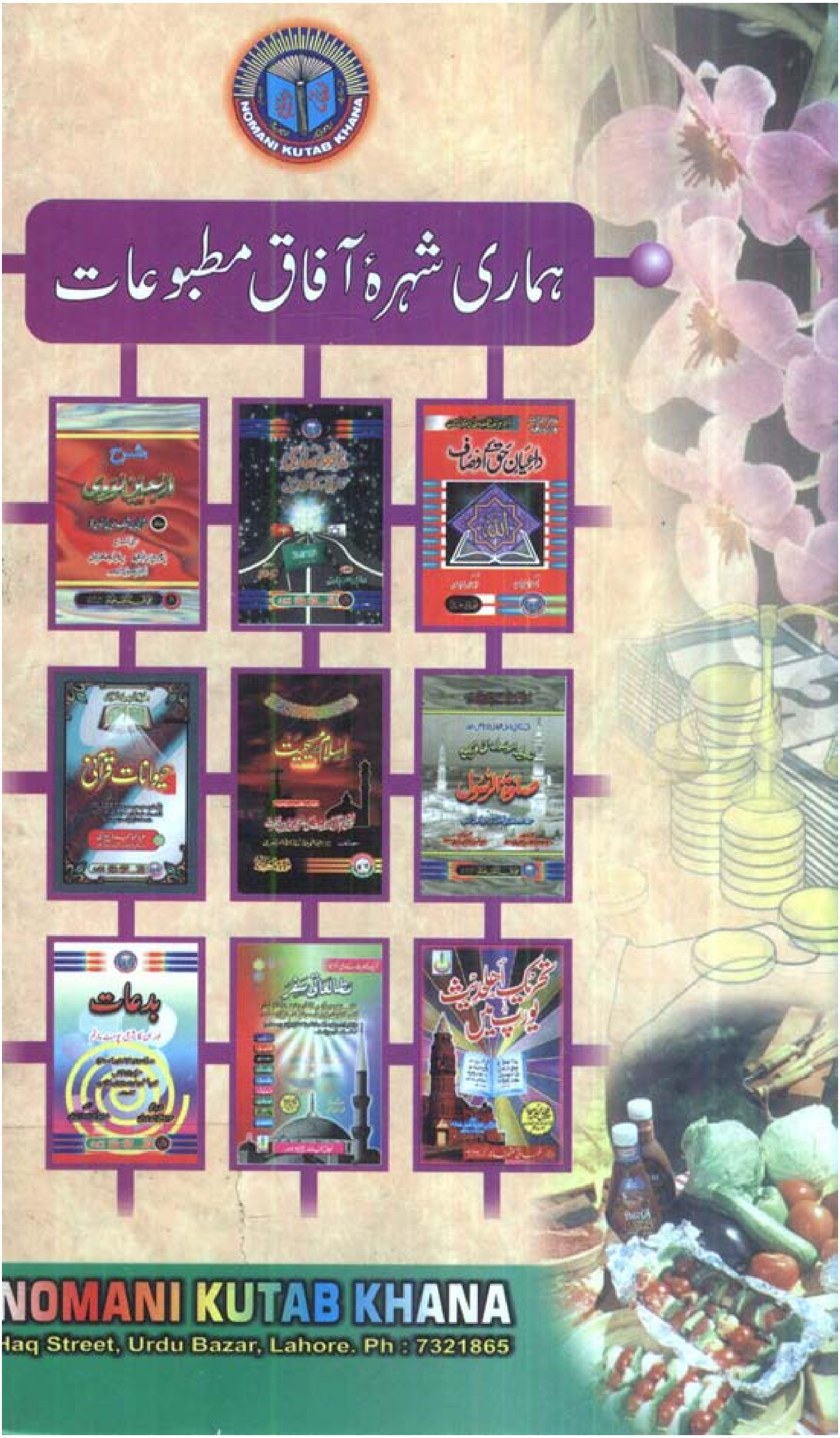

محکمہ دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ